متن و اُردو ترجمہ

تیرے عشق نچایا

کلام

حضرت بُلّھے شاہؒ

مترجم: مقصود علی آسی

بُلھا کیہ جاناں میں کون؟

نہ میں مومن وِچ مسیتاں
نہ میں وِچ کُفر دیاں ریتاں
نہ میں پاکاں وِچ پلیتاں
نہ میں موسیٰ نہ فرعون

بُلھا کیہ جاناں میں کون؟

عثمان پبلی کیشنز

متن واُردو ترجمہ

کلام

حضرت بابا بُلّھے شاہؒ

مترجم

مقصود علی آسی

ہر قسم کی بکس وی پی منگوانے کے لئے اس پتہ پر، خط لکھیں، فون کریں یا ایس ایم ایس کریں

نیا پتہ — جلال دین ہسپتال بلڈنگ

عثمان پبلی کیشنز

پرانا پتہ — شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

چوک اردو بازار لاہور۔

0423.7640094"0333.4275783

قیمت =/325

قیمت =/225

حالاتِ زندگی

نام:

آپؒ کا نام عبداللہ شاہؒ ہے۔

کنیت:

آپؒ کی کنیت بلھے شاہ ہے اور آپ کنیت سے مشہور ہیں۔

والد ماجد:

آپؒ کے والد ماجد سید سخی درویش محمدؒ اُچ شریف میں رہتے تھے۔ اُچ سے سکونت ترک کر کے ملکوال تشریف لائے، پھر ملکوال سے پانڈو میں جا کر اقامت گزیں ہوئے۔

تعلیم و تربیت:

آپؒ کے والد ماجد اپنے زمانہ کے ایک عالم تھے۔ ان کو عربی و فارسی میں دستگاہ حاصل تھی۔ چنانچہ آپؒ کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپؒ کے والد کی نگرانی میں ہی ہوئی۔ پھر آپ قصور پہنچ کر حافظ غلام مرتضیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے مزید تعلیم حاصل کی۔ جلد ہی آپ تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہوئے۔

تلاش حق:

تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی باطنی علوم حاصل کرنے کا شوق ہوا لیکن تحصیل علوم باطنی بغیر مرشد کامل ممکن نہیں تھا، اس لئے آپؒ مرشد کی تلاش میں لگ گئے۔

جدامجد کی زیارت:

ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ آپ کو نیند آ گئی اور خواب میں آپؒ نے دیکھا کہ سید عبدالحکیمؒ جو کہ پانچویں پشت سے آپ کے جدامجد ہیں، ایک تخت پر بیٹھے ہوا میں اُڑ رہے ہیں۔ ان کا تخت نیچے اُترا اور انہوں نے

آپ کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ ”تم کون ہو؟“ آپ نے جواب دیا کہ میں ”سید“ ہوں۔ انہوں نے آپ کا حسب نسب دریافت فرمایا اور آپ نے اپنا اور اپنے والد کا نام بتادیا۔ انہوں نے آپ سے فرمایا کہ ”ہمیں پیاس لگی ہے“ آپ نے ان کو دودھ پیش کیا۔ انہوں نے دودھ کا پیالہ لے کر تھوڑا سا خود نوش فرمایا اور باقی آپ کو دے دیا۔ آپؒ نے باقی دودھ پی لیا۔ دودھ پیتے ہی آپؒ کا سینہ روشن ہوگیا۔

رخصت ہوتے ہوئے حضرت سید عبدالحکیمؒ نے آپ سے فرمایا کہ:

”ہمارے پاس تمہاری امانت تھی، جو آج ہم نے تمہارے سپرد کردی، آج سے تم کو دس روپے روز ملا کریں گے، اب یہ ضروری ہے کہ تم مرشد کامل کی تلاش کرو، تاکہ اس کی وساطت سے تم جلد ہی معرفت اور سلوک کے مقامات طے کرسکو۔“

لاہور آمد:

آپؒ نے اپنے والد سے حضرت شاہ عنایت قادریؒ سے بیعت کی اجازت چاہی اور لاہور جانے کا ارادہ کیا۔ آپؒ کے والد نے بخوشی آپ کو اجازت دے دی۔ کچھ روپے اور دستار بھی آپ کو دی کہ حضرت شاہ عنایت قادریؒ کی خدمت میں پیش کریں۔

لاہور پہنچ کر آپ حضرت شاہ عنایت قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔

شرط:

حضرت شاہ عنایت قادریؒ نے آپ سے فرمایا کہ اس شرط پر بیعت کریں گے کہ پہلے پانچ سو روپے نقد، پانچ سو روپے کا ایک گھوڑا، پانچ سو روپے کے طلائی کنگنوں کی ایک جوڑی اور پانچ سو روپے کی ایک پوشاک لے کر آئیں۔

یہ سن کر آپ پریشان ہوگئے، آپ نے سوچا کہ شرط کا پورا کرنا ناممکن ہے۔ آپؒ راوی کے کنارے بیٹھے اسی سوچ وبچار میں تھے کہ ایک شخص نقاب ڈالے گھوڑے پر سوار وہاں پہنچا۔ اس نے آپؒ کو ایک تھیلی دی جس میں پانچ سو روپے تھے، طلائی کنگنوں کی جوڑی، پوشاک اور گھوڑا بھی دیا۔ وہاں سے پھر آپ شہر روانہ ہوئے۔

شہر میں جب داخل ہوئے تو لوگ پوشاک اور گھوڑے کو دیکھ کر بے اختیار کہہ اٹھے ”کہ یہ پوشاک اور گھوڑا حضرت شاہ عنایت قادریؒ کا ہے۔

بیعت وخلافت:

آپ خوشی خوشی وہ سارا سامان لے کر حضرت شاہ عنایت قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ عنایت قادریؒ آپ کو دیکھ کر مسکرائے۔ آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا اور خرچہ خلافت بھی عطا کیا۔ کچھ عرصہ آپ اپنے پیرومرشدؒ کی خدمت میں رہ کر اوران کے فیوض وبرکات سے مستفید ہو کر چناب کے کنارے رہنے لگے اور عبادت ومجاہدہ میں مشغول ہو گئے۔

قصور میں سکونت:

پھر آپؒ نے قصور میں سکونت اختیار کر لی۔ تعلیم وتلقین وتبلیغ میں مصروف ہو گئے۔

گوالیار میں آمد:

آپؒ کے پیرومرشد آپ سے کسی بات پر خفاء ہو گئے تو انہوں نے آپ کی ولایت سلب کر لی۔ آپؒ گولیار پہنچے، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ کے مزار پر حاضری دی اور روحانی فیوض حاصل کئے موسیقی کے فن میں کمال حاصل کیا۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کے پیرومرشد آپ سے خوش ہو گئے اور ولایت آپ کو عطا کر دی۔

وفات:

آپ کا وصال 1171ھ میں ہوا۔
آپ کا مزار قصور شہر میں واقع ہے۔

کشف وکرامات

(1)

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ جس گاؤں میں رہتے تھے وہاں سخت قحط آن پڑا۔ آپ نے لوگوں سے کہا کہ وہ آپ کی نشست گاہ پر مٹی ڈال کر اس کو اُونچا کریں اور فی کس دو آنے کے حساب سے اجرت لیں چنانچہ ارد گرد کے لوگ اجرت پر مٹی ڈالنے لگے۔ آپ روزانہ شام کو اپنے جائے نماز کے نیچے سے رقم نکال کر تمام مزدوروں کو فی کس دو آنے کے حساب سے ادا کر دیتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر دو آدمیوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یقیناً اس جائے نماز

کے نیچے ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے۔ وہ دونوں شخص رات کو آئے اور انہوں نے اس جگہ کو نیچے سے کھودنا شروع کر دیا۔ کافی گہرائی تک کھودنے کے باوجود جب ان کو وہاں سے کچھ نہ ملا تو انہوں نے کھدائی بند کر دی اور مٹی اس گڑھے میں ڈال کر جگہ ہموار کر دی اور اوپر حسب معمول جائے نماز بچھا دیا تاکہ بھید نہ کھل سکے۔ دوسرے دن وہ دونوں آدمی دیگر مزدوروں کے ساتھ مل کر پھر اسی جگہ مٹی ڈالنے لگے۔ شام کو آپ نے ان دو آدمیوں سے کہا کہ تمہیں آج کی مزدوری تمام مزدوروں کو مزدوری ادا کر چکنے کے بعد ادا کی جائے گی۔ جب آپ تمام مزدوروں کو دو دو آنے ادا کر چکے تو ان دو آدمیوں کو آپ نے چار چار آنے ادا کیے۔ دوسرے مزدوروں نے آپ سے عرض کی کہ آپ نے ہم کو تو دو دو آنے اجرت دی ہے لیکن ان کو چار چار آنے دیئے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ بھئی یہ تو رات کو بھی کام کرتے ہیں اور تم لوگوں نے تو صرف دن کو ہی کام کیا۔ وہ دونوں آدمی بہت شرمسار ہوئے اور آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

(2)

اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد جن دنوں سکھ پنجاب پر اپنا اقتدار قائم کرنے کی کوشش میں تھے، دو ہزار سکھ سپاہیوں کا ایک جتھہ ملتان کی جانب کسی مقام پر حملہ کرنے کی غرض سے جا رہا تھا۔ اس جتھہ نے رائے ونڈ کے قریب ایک گاؤں میں پڑاؤ ڈالا۔ جتھہ میں سے ایک سپاہی نے اپنے سکھ افسر سے ایک رات کی چھٹی مانگی تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں سے مل آئے جو کہ ایک نزدیکی گاؤں میں رہتے تھے۔ سکھ افسر نے اس کو چھٹی دے دی اور وہ سپاہی اس گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس گاؤں کو جاتے والا راستہ موضع پانڈو کے میں گزرتا تھا اور یہ گاؤں جہاں حضرت بلھے شاہ مقیم تھے۔ گاؤں پانڈو بھٹی کی ملکیت تھا اور یہاں اس کی برادری کے لوگ بڑے متکبر اور ہٹ دھرم تھے۔ وہ اپنے گاؤں میں سے کسی بھی گھڑ سوار کو گزرنے نہیں دیتے تھے۔ سکھ سپاہی گھوڑے پر سوار گاؤں سے گزرا تو وہاں چند نوجوانوں نے اسے گھوڑے سے اتار لیا۔ انہوں نے گھوڑا اس سے چھین لیا اور اس کی خوب پٹائی کی۔ انہوں نے سپاہی کے کیس کھول ڈالے اور غلیظ کنویں کا پانی اس کے سر اور منہ میں ڈال کر اس کو بری طرح ذلیل کیا۔ اتفاق سے اس دن گاؤں کا سردار پانڈو گاؤں میں موجود نہ تھا۔ یہ ہنگامہ دیکھ کر سید بلھے شاہؒ آگے بڑھے اور سکھ سپاہی کو ان نوجوانوں سے چھڑا دیا۔ اس کو گھوڑے پر سوار کرا کر گاؤں کی حدود سے باہر تک چھوڑ آئے۔ سکھ سپاہی کو چھوڑ کر جب آپ واپس آئے تو گاؤں کے تمام لوگ آپ کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے ایک غیر مسلم کی حمایت کی ہے۔ اتنے

میں گاؤں کا سردار پانڈو بھی آ گیا۔اس نے بغیر سوچے سمجھے یہ فیصلہ دے دیا کہ بلھے شاہ کو پتھر مار مار کر گاؤں سے نکال دیا جائے۔

لیکن لوگوں کی اکثریت آپ کے تقویٰ و نجابت کی وجہ سے آپ کا بڑا احترام کرتی تھی۔اس لئے آپ کو پتھر مارنے جیسی گستاخی کرنے پر کوئی آمادہ نہ ہوا۔البتہ پانڈو کی اولاد اور چند دوسرے لوگوں نے آپ کو اینٹیں اور پتھر مارنا شروع کر دیئے۔شیخو نامی شخص جو کہ پانڈو کا داماد تھا وہ آپ کا بڑا ارادت مند تھا۔اس کے بروقت پہنچنے پر آپ کی جان بچ گئی۔اس ناخوشگوار واقعہ سے دلبرداشتہ ہو کر آپ پانڈو کے سے صرف دو میل کے فاصلہ پر ایک اور گاؤں میں چلے گئے۔اس گاؤں کے چند معززین پانڈو بھٹی کے پاس شکایت لے کر گئے کہ بلھے شاہ سید بھی ہیں اور ان کی نجابت و شرافت کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر بھی ہے اور جب ارد گرد کے لوگ سنیں گے تو کیا کہیں گے کہ پانڈو کتنا بے لحاظ اور قدر نا شناس آدمی ہے اس نے ایک سید زادے کو اس طرح سے اپنے گاؤں سے نکال باہر کیا ہے۔

چنانچہ پانڈو، شیخو اور ایک اور آدمی گاؤں جا پہنچے اور بلھے شاہ سے کہا کہ آپ کو لینے آئے ہیں،اس لئے ساتھ چلیں۔آپ نے فرمایا کہ ہم اس گاؤں کو چھوڑ آئے ہیں اور اب دوبارہ اس گاؤں نہیں جائیں گے۔

پانڈو نے کہا کہ آپ اگر ہمارے ساتھ واپس گاؤں نہیں جائیں گے تو ہم آپ کو زبردستی اٹھا کر لے جائیں گے۔آپ نے جانے سے بالکل انکار کر دیا تو پانڈو نے نہایت بے ادبی سے آپ کا بازو کھینچ کر ساتھ چلنے کو کہا۔آپ نے کہا کہ میرے بازو کو چھوڑ دو ہم نہیں جائیں گے۔پانڈو نے کہا کہ اگر آپ نہیں جائیں گے تو ہم کم از کم آپ سے دعا یا بددعا کچھ نہ کچھ تو ضرور لے کر ہی جائیں گے۔خالی ہاتھوں واپس نہیں لوٹیں گے تاہم آپ نے فرمایا کہ میرے پاس نہ دعا ہے اور نہ بددعا۔آپ کے اس جواب پر بھی پانڈو آپ سے بحث و تکرار اور الٹی سیدھی باتوں میں مشغول رہا۔

ادھر سکھ سپاہی جب اپنے بیوی بچوں سے مل کر واپس گیا تو اس نے تمام واقعہ اپنی پلٹن کو سنا دیا۔اس پر فوج کے تمام افسروں نے مل کر فیصلہ کیا کہ ملتان کی جانب چلنے کی بجائے پہلے پانڈو کے والوں کی خبر لی جائے۔سکھوں کو فوج پانڈو کے پر ٹوٹ پڑی اور جو سامنے آیا اس کو تہ تیغ کر دیا اور گاؤں میں لوٹ مار شروع کر دی۔

جب پانڈو نے اپنے گاؤں پر سکھوں کا حملہ دیکھا تو بھاگ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی کہ حضور میرا کچھ تو رہنے دیجئے۔اس پر آپ نے فرمایا کہ اے پانڈو تمہارا رہا تو کچھ نہیں ہاں البتہ گاؤں کا نام پانڈو کے ضرور رہے گا اور جب تک گاؤں رہے گا تمہارا نام بھی قائم رہے گا۔

آپ اپنے مویشیوں کو چرانے کے لیے جنگل لے جایا کرتے تھے۔ایک دن آپ حسبِ معمول اپنے مویشیوں کو چرانے جنگل لے گئے۔آپ ایک پیڑ کے نیچے بیٹھ گئے۔بیٹھے بیٹھے آپ کو نیند آگئی۔مویشی چرتے چرتے ایک کھیت میں چلے گئے۔اتنے میں کھیت کا مالک وہاں آپہنچا۔اس نے جب مویشیوں کو اپنے کھیت میں دیکھا تو بے چین ہو کر آپ کو تلاش کرنے لگا۔پیڑ کے پاس آکر اس نے دیکھا آپ محوِ خواب ہیں اور ایک ناگ سانپ اپنے پھن کا سایہ کیے آپ کے پاس کھڑا ہے۔

"کھیت کا مالک" جیون خان یہ دیکھ کر متعجب ہوا اور پریشان بھی ہوا۔وہ بھاگا ہوا آپؒ کے والد کے پاس آیا اور کہا کہ ان کے مویشیوں نے اُس کا کھیت اجاڑ دیا ہے اور اُن کا لڑکا پیڑ کے نیچے مردہ پڑا ہے اور سانپ اُس کے برابر کھڑا ہے۔آپؒ کے والد کو جب معلوم ہوا تو وہ کچھ آدمیوں کے لے کر فوراً وہاں پہنچے۔سانپ غائب ہو گیا تھا اور آپ اٹھ کر بیٹھ گئے تھے آپؒ کے والد نے آپ سے کہا کہ لوگ شاکی ہیں کہ تمہارے مویشیوں نے کھیت اُجاڑ دیا ہے۔یہ سن کر آپؒ نے اپنے والد سے کہا کہ ایسا تو نہیں ہے آپ خود دیکھ لیں کہ کھیت اُجڑا ہے یا نہیں۔
واقعی کھیت پہلے سے زیادہ شاداب تھا۔جیون خان نے وہ سارا کھیت آپؒ کے والد کی نذر کر دیا۔

فہرست

(۱) اَلف اللہ رَتا دِل میرا!

اَلف اللہ نال رَتا دِل میرا — مینوں "ب" دی خبر نہ کائی
"ب" پڑھیاں کُجھ سمجھ نہ آوے — لذّت اَلف دی آئی
"ع" تے "غ" دا فرق نہ جاناں — ایہہ گل اَلف سُجھائی
بلّھیا، قول اَلف دے پُورے — جیہڑے دِل دی کرن صفائی

مشکل الفاظ ومعانی: رتا: سرخ۔ قول: کلام۔

ترجمہ: "الف"[1] کے ساتھ میرا دل اس کی محبت میں مستغرق ہو چکا ہے۔ "ب"[2] کی مجھے کوئی خبر نہیں۔ "ب" پڑھنے سے کچھ سمجھ نہیں آیا لذت "الف" ہی کی آئی ہے۔ میں "ع"[3] اور "غ" میں فرق سمجھ نہ سکا لیکن یہ بات "الف" نے ہی مجھے سمجھائی ہے۔ بلھے شاہ! الف کی باتیں ہی پوری ہیں جو دل کی صفائی کرتی ہیں۔

(۲) اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟

(۱) اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟
ایسی آئی مَن میں کاہ — دکھ سُکھ سبھ وِنجایو رے
ہار سنگار کو آگ لگاؤں — گھٹ اُپر ڈھانڈ مچایو رے
اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟

(۲) سُن کے گیان کی ایسی باتاں — نام نشان سبھی انگھاتاں
کوئل وانگوں کُوکاں آتاں — تیں اَجے وی ترس نہ آیو رے
اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟

(۳) اس گل گانی سیس کھپریا — بھیکھ منگن نوں در در پھریا
جوگن نام بھیا لٹ دھریا — انگ ببھوت رمایو رے

---

[1] الف: عربی اور فارسی کا پہلا حرف جو خدا کی وحدانیت کی علامت ہے۔

[2] ب: دوسرا حرف یعنی غیر خدا۔

[3] ع اور غ میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے اور میں خدا کو محبوب ومرشد میں ڈھونڈتا ہوں۔ اس کی محبت کو خدا کی محبت سمجھتا ہوں اور اس میں ذرا فرق نہیں کرتا۔

اب کیوں، ساجن، چر لائیو رے؟

عشق ملاں نے بانگ سنائی

کر کر سجدے گھر ول دھائی

اَب، کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

(۴) پریم نگر دے اُلٹے چالے

آپے آپ پھسے وچ جالے

اَب، کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

(۶) دُکھ برہوں نہ ہون پرانے

اندر جھڑکاں باہر طعنے!

اَب کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

(۷) مینا مالن روندی پکڑی

اِک مرنا، دُوجی جگ دی بھکڑی

اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟

(۸) بلھا شوہ سنگ پیت لگائی

دیکھ کے شاہ عنایتؒ سائی

اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟

اُٹھ دوڑن گل واجب آئی

متھے محراب ٹکایو رے

خُونی نین ہوئے خوش حالے

پھس پھس آپ کہایو رے

جس تن پیڑاں، سو تن جانے

نیونہہ لگیاں دکھ پایو رے

برہوں پکڑی کر کے تکڑی

ہُن کون بنا بن آیو رے

سوہنی بَن ٹَھن سبھ کوئی آئی

جی میرا بھر آیو رے

مشکل الفاظ و معانی: ساجن: محبوب، دوست۔ چر: دیر۔ من: دل۔ کا: کیا۔ ونجانا: ضائع کرنا، گنوانا۔ گھٹ: دل۔ ڈھائڈ: آگ کے شعلے۔ گیان: معرفت، آگہی، عرفان۔ باتاں: باتیں۔ گھاتاں: داؤ۔ تاک: موقع۔ کوکنا: فریاد کرنا۔ کھپریا: جوگیوں کا پیالہ نما برتن۔ لٹ: لمبے بال۔ انگ: جسم کا حصہ۔ ببھوت: راکھ۔ رمانا: رچانا۔ برہوں: جدائی۔ نیونہہ: محبت۔ مینا: ایک مشہور جانور۔ بھکڑی: رسوائی۔ سیس: سر

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ دل میں ایسی ایک بات آئی کہ میں نے دُکھ سُکھ سب گنوا دیے۔

ہار سنگھار کو اب میں کیا کروں کہ میرا دل و جان ہجر کی آگ میں جل رہا ہے۔

اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے

(۲) علم وآگہی کی باتیں سن کر تیرے نام ونشان کی تاک میں بیٹھا۔کوئل کی طرح بہت کوک رہا ہوں لیکن تجھے اب بھی ترس نہیں آتا۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۳) میرا جسم فقیروں کے لباس کی مانند ہے اور یہ سر کاسہ کے مانند ہے۔ میں بھکاری کی طرح بھیک مانگ رہا ہوں اور میں نے اپنے جسم پر راکھ مل رکھی ہے۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۴) عشق کے ملاں نے اذان سنادی اور ہم پر اٹھ کر دوڑنا واجب ہو گیا ہے سجدے کر کے میں گھر واپس لوٹ آئی ماتھے پر میں نے محراب کا نشان بنالیا۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۵) محبت کی دنیا کے دستور زالے ہیں خونی نینوں کے لئے خوشی ومسرت ہے۔ہم خود ہی جال میں پھنس چکے ہیں اور پھڑ پھڑا کر ہم نے اپنا آپ تباہ کر لیا ہے۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۶) جدائی کے دکھ پرانے نہیں ہوئے،دکھ کو وہی جانتا ہے جو اس میں مبتلا ہو۔اپنوں کی طرف سے جھڑکیں ملتی ہیں اور باہر والے طعنے دیتے ہیں۔محبت اختیار کرنے سے ہی یہ مصیبتیں لوٹتی ہیں۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۷) روتی ہوئی بیٹا کو مالن نے پکڑا ہے جدائی نے بھی مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔ایک مرنے کا غم ہے اور دوسرا جگ ہنسائی کا اندیشہ،اب دیکھیں کون دولہا بنتا ہے۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۸) بلھے شاہ!میں نے محبوب کے ساتھ پریت لگائی ہے۔بہت سوں نے ہمیں بھرمانے کی کوشش کی ہے لیکن شاہ عنایتؒ نے ایک نظر دیکھ کر ہی مجھے بھرمالیا ہے۔
اے محبوب!اب کس بات کی دیر ہے؟

(۳) اَب لگن لگی کیہہ کریے؟

(۱) اَب لگن لگی کیہہ کریے؟ نہ جی سکیے، نہ مَریے

تم سنو ہماری بیناں
موہے رات دنے نہیں چیناں
ہُن پی بِن پلک نہ سریے

اَب لگن لگی کیہہ کریے؟ نہ جی سکیے نہ مَریے

(۲)

اِیہہ اَگن برہوں دی جاری
کوئی ہری پیت نواری
بن درشن کیسے تریے!
اَب لگن لگی کیہہ کریے؟ نہ جی سکیے نہ مَریے

(۳)

بلھے پئی مصیبت بھاری
کوئی کرو ہماری کاری
ایہہ جیسے دکھ کیسے جریے!
اَب لگن لگی کیہہ کریے؟ نہ جی سکیے نہ مَریے

مشکل الفاظ ومعانی: لگن: محبت، تعلق۔ بینان: منہ کے ساتھ بجائے جانے والا ایک باجا، بات، آواز، موہے: مجھے۔ چیناں: آرام، چین، سکون۔ پی: محبوب، پیارا، پیا۔ اگن: آگ۔ برہوں: جدائی، فراق۔ ہری: ہماری۔ پیت: محبت۔ درشن: دیدار۔ بن: بغیر۔ جریے: برداشت کریں۔

ترجمہ:

(۱) اب مجھے محبت ہوگئی ہے، اب میں کیا کروں۔؟ میں نہ جی سکتا ہوں اور نہ مر سکتا ہوں۔ تم میری دکھ بھری آواز سنو۔ مجھے نہ رات کو چین ہے اور نہ دن کو سکون ہے۔ میں اب محبوب کے بغیر ایک پل بھی نہیں جی سکتا۔
اب مجھے محبت ہوگئی ہے اب میں کیا کروں؟

(۲) جدائی کی آگ نہ رکنے والی ہے کوئی میری محبت کو سنبھال کر رکھے میں (محبوب کے) دیدار کے بغیر کیسے کامیاب ہو سکتی ہوں۔
اب مجھے محبت ہوگئی ہے، اب میں کیا کروں؟

(۳) بلھے شاہ! مجھ پر سخت افتاد آپڑی ہے کوئی میری مدد کرے۔
اس طرح کے دکھ میں کیسے برداشت کروں اب مجھے محبت ہوگئی ہے، اب میں کیا کروں۔

☆☆☆

(۴) اَب ہم ایسے گم ہوئے

اَب ہم ایسے گم ہوئے
پریم نگر کے شہر
اَپنے آپ نوں سودھ رہے آں!
نہ سر ہاتھ نہ پیر
کھوئی خودی اپنا پد چیتا
تب ہوئی گل خیر
لتھے پگڑے پہلے گھر تھیں
کون کرے نرویر؟
بُلھا شوہ ہے دوہیں جہانیں
کوئی نہ دِسدا غیر

مشکل الفاظ ومعانی: پریم نگر: محبت کا شہر۔ سودھنا: درست کرنا، اصلاح کرنا۔ خود: خود کو۔ پد: مقام۔ چیتا: یاد کیا۔ لتھنا: گھاٹے میں ہونا۔ نرویر: انصاف۔

ترجمہ:

اب میں محبت کے شہر میں ایسا گم ہوا ہوں (عشق ومحبت میں ایسا محو ہو چکا ہوں) کہ اپنے آپ کو درست کر رہا ہوں لیکن اپنے سر، ہاتھ اور پیر کی بھی مجھے کوئی خبر نہیں۔ میں نے خود کو کھو کر اپنا آپ گنوا کر یہ مقام پایا ہے اور اس طرح سب کچھ ٹھیک ہوا ہے۔
ہم لتھے بگڑے پہلے گھر سے ہی تھے۔ ہمارے ساتھ کون انصاف کرے؟ اے بلھے شاہ! محبوب دونوں جہانوں میں ہے۔ اب کوئی غیر نظر نہیں آتا۔

(۵) اَپنے سَنگ رَلائیں پیارے

اَپنے سَنگ رَلائیں پیارے! اَپنے سَنگ رَلائیں
میں لایا ہے کہ تُدھ لایا، اپنی اوڑ نبھائیں
بوکن چیتے چت مچلتے، بھوکن کرن ادائیں!
ہول دِلے توں تھر تھر کنبدا، بیڑا پار لنگائیں

پہلے نیونہہ لگایا سی تَیں، آپے چائیں چائیں
راہ پواں تاں دھاڑن بیلے، جنگل لکھ بلائیں!
تیرے یار جگاتر چڑھیا، کنڈھے لکھ بلائیں
کرئی بندگی رب سچے دی، پون قبول دعائیں ،

بُلھے شاہ توں شوہ دا مکھڑا گھنگٹ کھول وکھائیں
اَپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں!

مشکل الفاظ ومعانی: سنگ: ساتھ۔ نیونہہ: عشق، محبت، لگن۔ تیں: تو نے۔ بیلے: جنگل۔ جگار: طوفان۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

اے محبوب مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا۔
پہلے تو نے بڑے شوق سے لگن لگائی تھی۔ میں نے لگائی ہے یا تو نے لگائی بس تم اس کو نبھانا ضرور۔
خوفناک جنگل میں راستہ بڑا کٹھن ہے۔ قدم قدم شیر چیتے دھاڑتے پھرتے ہیں۔ دریا کے دوسری جانب زبردست طوفان ہے اور اس کنارے پر لاکھوں بلائیں ہیں۔ میرا دل خوف سے کانپتا ہے، مجھے تو ہی پار اتار دے۔ سچے رب کی عبادت کر لے پھر تیری دعائیں بھی قبول ہوں گی۔
اے بلھے شاہ، کاش! محبوب کا مکھڑا گھونگھٹ ہٹا کر نظر آئے۔
اے محبوب مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا، مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا۔

(۶) اُٹھ جاگ

(۱) اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

اِک روز جہانوں جانا ہے
جا قبرے وچ سمانا ہے
تیرا گوشت کیڑیاں کھانا ہے
کر چیتا مرگ وسار نہیں

اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۲) تیرا ساہا نیڑے آیا ہے
کجھ چولی داج رنگایا ہے
کیوں اپنا آپ ونجایا ہے
اے غافل تینوں سار نہیں

اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۳) توں ستیاں عمر ونجائی ہے
توں چرخے تند نہ پائی ہے
تیری ساعت نیڑے آئی ہے
کیہہ کرسیں داج تیار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۴) توں جس دن جوبن متی سَیں
توں نال سیّاں دے رتی سَیں
ہو غافل گلیں وتی سَیں
ایہہ بھورا تینوں سار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۵) توں مُڈھوں بہت کُچجی سَیں
ہر لجیاں دی نہ لجّی سَیں
توں کھا کھا کھانے رجی سَیں
ہُن تائیں تیرا بار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۶) اج کل تیرا مکلاوا ہے
کیوں سُتی کر کر دعویٰ ہے
ان ڈٹھیاں نال ملاوا ہے
ایہہ بھلکے گرم بازار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۷) تُوں ایس جہانوں جائیں گی
پھُر قدم نہ اِتھے پائیں گی
ایہہ جوبن رُوپ ونجائیں گی
تَیں رہنا وچ سنسار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۸) منزل تیری دُور دُراڈی
تُوں بھُونا وچ جنگل وادی
اوکھا پہنچن پَیر پیادی
وسدی تُوں اَسوار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۹) اِک اکلی تنہا چل سَیں
جنگل بربر دیوچ رَل سَیں
لے لے توشہ ایتھوں گھل سَیں
اوتھے لین اُدھار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۱۰) اوہ خالی اے سُنج حویلی
توں وچ رہسیں اِک اکیلی
اوتھے ہوسی ہور نہ بیلی
ساتھ کسے دا بار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

(۱۱) جھڑے سن دیاں، دے راجے
نال جنہاں دے وجدے واجے
گئے ہو کے بے تختے تاجے
کجھ دنیا دا اعتبار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۲) کتھے ہے سلطان سکندر
موت نہ چھڈے پیر پیغمبر
سبھے چھڈ چھڈ گئے اڈمبر
کوئی ایتھے پائیدار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۳) کتھے یوسف ماہ کنعانی
لئی زلیخا پھیر جوانی
کیتی موت نے اوڑک فانی
پھیر اوہ ہار سنگار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۴) کتھے تخت سلیمانؑ والا
وچ ہوا اڈدا سی بالا
اوہ بھی قادر آپ سنبھالا
کجھ زندگی دا اعتبار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۵) کتھے مہر ملک سلطاناں
سبھے چھڈ چھڈ گئے ٹکاناں
کوئی مار نہیں بیٹھے ٹھاناں
لشکر دا جنہاں شمار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۶) پُھلاں پُھل چنبیلی لالا
سوسن، سُنبل، سرو نرالا
باد خزاں کیتا بُرحالا
نرگس نِت خمار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۷) جو کُجھ کر سیں سو کُجھ پاسیں
نہیں تے اوڑک پچھو تاسیں
سُنجی کونج وانگوں کُرلاسیں
کھنباں باجھ اُڈار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۸) ڈیرا کرسیں اوہنیں جائیں
جتھے شیر، پلنگ بلائیں
خالی ہسن محل سرائیں
پھر توں وارثے دار نہیں
اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۹) اسیں عاجز وچ کوٹ علم دے
اوسے آندے وچ قلم دے
دِن کلے دے ناہیں کم دے
باجھوں کلے پار نہیں

(۲۰) بُلّھا شوہ دن کوئی ناہیں
اِتھے اوتھے دو ہیں سرائیں
سنبھل سنبھل کے قدم ٹکائیں
پھر آون دُوجی وار نہیں

اُٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سَون تیرے درکار نہیں

مشکل الفاظ ومعانی: گھراڑے: خراٹے۔ درکار: ضروری، فائدے مند۔ مرگ: موت۔ وسارنا: بھلانا۔ سایا: معین تاریخ۔ داج: جہیز۔ ونجایا: ضائع کیا۔ جوبن: جوانی۔ کجی: بدسلیقہ۔ دراڈی: دُور۔ بریر: اجاڑ۔ توشہ: اسباب سفر۔ اڈنبر: شان وشوکت۔ سنج: ویران۔ ماہ کنعانی: کنعان کا چاند۔ اوڑک: آخر۔ میر: سردار۔ ملک: بادشاہ۔ پلنگ: چیتا۔ کوٹ: قلعہ۔

ترجمہ:

(۱) اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا۔ یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔
ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ہے قبر میں جا سمانا ہے تیرے تن بدن کا گوشت کیڑوں نے کھانا ہے۔ ذرا یاد رکھ اور موت کو بھولو نہیں۔
اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا۔

(۲) یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔ تیرے دن قریب آ گئے ہیں کیا تو نے کوئی کپڑا[1] اور جہیز وغیرہ تیار کیا ہے؟ اے غافل! تجھ کو کچھ خبر نہیں۔
اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں ہے۔

(۳) تو نے سو کر عمر گزار دی اور تو نے چرخے[2] سے کچھ نہ کاتا۔ تیری گھڑی[3] قریب ہی آ گئی ہے کیا کرے گی کہ تو نے جہیز[4] تیار نہیں کیا؟
اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۴) جس دن تُو جوانی کے نشے سے چُور تھی تو سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ غافل ہو کر تو باتوں میں لگی رہتی تھی۔ اس بات کی تجھ

۱۔ کیا تو نے اچھے عمل کیے ہیں؟ ۲۔ تو نے ایک بھی اچھا عمل نہیں کیا۔
۳۔ زندگی کا خاتمہ ۴۔ اچھے اعمال پاس نہیں

کو ذرہ بھر خبر نہ تھی۔

اُٹھ اور خواب سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۵) تو شروع سے ہی بڑی بے سلیقہ تھی تم پر بے شرمی کی حد ہو چکی تھی۔ تجھے بس کھانے پینے سے ہی سروکار تھا اسی لئے اب تیری کوئی حیثیت نہیں۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا۔ یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۶) جلد ہی تیری رخصتی ہے۔ تو بڑے بڑے دعوے کر کے غفلت کی نیند سوتی تھی بیگانوں سے تیرا سامنا ہونا ہے۔ کل کو موقع تجھے حاصل نہیں ہونا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں

(۷) تو نے اس دنیا سے چلی جانا ہے۔ پھر یہاں دوبارہ نہیں آسکو گی۔ یہ رنگ روپ سب ختم ہو جانا ہے۔ تجھے اس دُنیا میں نہیں رہنا۔

اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۸) تیری منزل بہت دور ہے تجھے جنگلوں اور وادیوں میں خاک چھاننی ہے پیدل چلنا مشکل ہے تم سے سواری بھی نہیں ہو سکتی۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۹) تم نے اکیلی ہی جانا ہے تجھے جنگل و بر بر میں پھرنا ہے۔ یہاں سے ہی اسباب سفر بھیج دے۔ وہاں کچھ مستعار نہیں ملتا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۰) وہ حویلی بالکل خالی ہے اس میں تجھے اکیلے رہنا ہے وہاں کوئی ساتھ نہ ہو گا کسی کا سہارا تجھے نہ ملے گا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۱) جو تاج و تخت کے مالک تھے جن کا ہر طرف حکم چلتا تھا ان کو تاج و تخت کے بغیر ہی جانا پڑا۔ دنیا کا کوئی اعتبار نہیں۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۲) کہاں ہے سلطان سکندر؟ موت نے تو پیروں اور پیغمبروں کو بھی نہیں چھوڑا سب ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر چلے گئے۔ یہاں کوئی ہمیشہ نہ رہ سکا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۳) کہاں ہیں یوسف ماہ کنعانی اور زلیخا کہ جس نے دوبارہ جوانی لی تھی۔ آخر موت کے ہاتھوں وہ بھی فانی ہو گئے۔ پھر وہ آرائش و زیبائش نہ ملی۔

اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۴) سلیمان کا تخت کہاں ہے جو کہ ہوا میں اونچا اڑتا تھا۔ اس کو بھی قادر نے اپنی قدرت سے ہی سنبھالا تھا۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔

اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۵) وہ بڑے بڑے سردار، امیر، اور بادشاہ کہاں ہیں؟ سب اپنے اپنے ٹھکانوں کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کوئی بھی ان میں سے

---

۵ تجھے موت آجانی ہے۔ ۶ نیک اعمال

مستقل قیام نہ کر سکا۔ جن کا لشکر بھی بے شمار تھا۔
اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۶) پھولوں میں چنبیلی، لالہ، سوسن، سنبل، اور سرو سرسبز ہوئے لیکن خزاں نے ان کو برباد کر دیا نرگس کا بھی بہت برا حال ہے۔
اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۷) جو تو کرے گا وہی تجھے ملے گا۔ اگر نہیں تو آخر تو پچھتائے گا۔ اکیلی کونج کی طرح آہ و بکاہ کرے گا۔ پروں کے بغیر اڑا بھی تو نہیں جا سکتا۔
اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۸) وہاں تیرا ٹھکانہ ہوگا کہ جہاں شیر، چیتے اور بلائیں ہیں۔ محل مکان سب خالی ہی رہیں گے۔ پھر تو ان کا حصہ دار بھی نہیں ہوگا۔
اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۹) ہم علم و عرفان کے باوجود عاجز ہیں اسی نے ہمیں یہ سب کچھ سکھایا ہے کلمے کے بغیر یہ کسی کام کے نہیں۔ کلمے کے بغیر کامیابی بھی ممکن نہیں۔
اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۲۰) اے بلھے شاہ! محبوب کے بغیر کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہاں وہاں اور دونوں جہانوں میں سنبھل سنبھل کر تم قدم رکھنا۔ دوسری بار تو یہاں نہیں آئے گا۔

(۷) اُٹھ گئے گوانڈھوں یار

(۱) اُٹھ گئے گوانڈھوں یار ربا ہُن کیہہ کریے؟
اُٹھ چلے ہُن رہندے نائیں
ہویا ساتھ تیار
ربا ہُن کیہہ کریے؟

(۲) ڈاڈھ کلیجے بل بل اُٹھے!
بھڑ کے برہوں نار
ربا ہُن کیہہ کریے؟

(۳) بلھا شوہ پیارے باجھوں
رہے اُرار نہ پار
ربا ہُن کیہہ کریے؟

اُٹھ گئے گوانڈھوں یار ربا ہُن کیہہ کریے؟

مشکل الفاظ ومعانی: گوانڈھوں: پڑوس سے۔ ڈاڈھ: سخت درد، ٹیس، چبھن۔ برہوں: جدائی۔ تاز: آگ۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

(۱) ہمارے پڑوس سے اُٹھ کر ہمارا محبوب جا رہا ہے۔ الٰہی! اب ہم کیا کریں؟
وہ اٹھ پڑے ہیں اور اب کسی طرح سے بھی رہنے کو تیار نہیں
وہ ہمارا ساتھی چلنے کو تیار ہو چکا ہے۔ یا الٰہی! اب ہم کیا کریں؟

(۲) دل میں رہ رہ کر ٹیسیں اٹھ رہی ہیں اور جدائی کی آگ بھی بھڑک رہی ہے۔
یا الٰہی! اب ہم کیا کریں۔

(۳) اے بلھے شاہ! پیارے محبوب کے بغیر ہم تو نہ آر کے رہے اور نہ پار کے رہے۔
یا الٰہی! اب ہم کیا کریں۔ ہمارے پڑوس سے اٹھ کر ہمارا محبوب جا رہا ہے۔ یا الٰہی اب ہم کیا کریں۔

(۸) اِک اَلف پڑھو!

(۱) اِک اَلف پڑھو چھُٹکارا ہے
اِک اَلفوں دو تن چار ہوئے
پھر لکھ کروڑ ہزار ہوئے
پر اوتھوں باجھ شمار ہوئے
ہِک اَلف دا نُکتہ نیارا ہے
اِک اَلف پڑھو چھُٹکارا ہے

(۲) کیوں پڑھنا ایں گڈ کتاباں دی!
سر چانا ایں پنڈ عذاباں دی
کیوں ہویاں شکل جلاداں دی
اَگے مُشکل پینڈا بھارا ہے
اِک اَلف پڑھو چھُٹکارا ہے

(۳) بَن حافظ حِفظ قُرآن کریں
پڑھ پڑھ کے صاف زبان کریں

پھر نعمت وچ دھیان کریں
مَن پھر دا جیوں ہلکارا ہے
اِک اَلف پڑھو چھٹکارا ہے

(۴) بُلھا بی بوڑھ دا بویا سی!
اوہ برچھ وڈا جا ہویا سی!
جد برچھ او، فانی ہویا سی!
پھر رہ گیا جی اکارا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: چھٹکارا: نجات۔ شمار: گنتی۔ نیارا: عجب۔ ہلکارا: پاگل برچھ: درخت۔ اکارا: اکیلا۔

ترجمہ :

(۱) ایک ''الف'' کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔ اس ایک ''الف'' سے ہی دو تین چار پیدا ہوئے اور پھر لاکھ کروڑ ہزار ہو گئے۔ پھر وہ بے شمار ہو گئے۔
ایک ''الف'' کا نکتہ نرالا ہے۔
ایک ''الف'' کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔

(۲) تو اتنی کتابیں کیوں پڑھتا ہے؟ سر پر یہ غموں کا بوجھ اٹھاتا ہے؟ تو نے ایک سخت جلاد جیسی شکل کیوں اختیار کر لی ہے۔
تجھے سخت اور دشوار ترین فاصلہ طے کرنا ہے۔
ایک ''الف'' کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔

(۳) تو حافظ بنتا ہے اور قرآن حفظ کرتا ہے پھر اسے پڑھ پڑھ کر اپنی زبان صاف کرتا ہے پھر دنیا کی نعمتوں میں اپنا دماغ کھپاتا ہے تو ایک قاصد کی طرح مارا مارا پھرتا ہے۔
ایک ''الف'' کے پڑھنے سے یہ تجھے نجات مل جائے گی۔

(۴) اے بلھے شاہ! برگد کا بیج بویا تھا تو وہ ایک بڑے درخت کی مانند پھیل گیا۔ جب وہ درخت فنا ہو گیا تو پھر پیچھے صرف وہی بیج رہ گیا۔ ایک ''الف'' کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔

(۹) اِک رانجھا مینوں لوڑیدا

(۱) اِک رانجھا مینوں لوڑی دا
کُن فیکونوں اگے دیاں لگیاں
نیونہہ نہ لگوا چوری دا
اِک رانجھا مینوں لوڑی دا

(۲)
آپ چھڑ جاندا نال مجھیں دے
سانوں کیوں بیلیوں موڑی دا
اِک رانجھا مینوں لوڑی دا

(۳)
رانجھے جیہا مینوں نہ کوئی
منتاں کر کر موڑی دا
اِک رانجھا مینوں لوڑی دا

(۴)
مان والیاں دے نین سلونے
سُوہا دوپٹہ گوری دا
اِک رانجھا مینوں لوڑی دا

(۵)
اَحد احمدؐ وِچ فرق نہ کوئی
اِک رتی بھیت مروڑی دا
اِک رانجھا مینوں لوڑی دا

مشکل الفاظ ومعانی: رانجھا: محبوب۔ لوڑی دا: چاہیے۔ کُن: ہوجا۔ فیکون: پس ہو جاتا ہے۔ اگے: پہلے۔ نیونہ: عشق۔ سلونے: دل موہ لینے والے۔ سوہا: سرخ۔ رتی: ذرہ بھر۔

ترجمہ:

(۱) مجھے تو بس رانجھے کی ضرورت ہے۔ تخلیق کائنات سے بھی پہلے میرا اور میرے محبوب کا تعلق ہے اور یہ ہمارا تعلق راز کی بات نہیں۔
مجھے تو بس رانجھے کی ضرورت ہے۔

(۲) خود تو بھینسیں چراتا ہے لیکن ہمیں جنگل سے واپس کیوں بھیج دیتا ہے۔
مجھے تو بس رانجھے کی ضرورت ہے۔

(۳) محبوب جیسا مجھے کوئی نہیں دعائیں کر کر میں اُس کو واپس لاتی ہوں۔
مجھے تو بس رانجھے کی ہی ضرورت ہے۔

(۴) مان والیوں کے نین دل موہ لینے والے ہیں اور گورے رنگ والی کا سرخ دوپٹہ ہے۔
مجھے تو بس رانجھے کی ہی ضرورت ہے۔

(۵) احد اور احمد ﷺ میں کچھ فرق نہیں بس ذرا سا میم کی مروڑی کا بھید ہے۔
مجھے تو بس رانجھے کی ہی ضرورت ہے۔

(۱۰) اِک نُقطے وِچ گل مُکدی ہے

(۱) اِک نقطے وِچ گل مُکدی ہے

پھڑ نُقطہ چھوڑ حِساباں نُوں
کر دُور کُفر دیاں باباں نُوں
چھڈ دوزخ گور عذاباں نُوں
کر صاف دِلے دیاں خواباں نُوں
گل ایسے گھر وِچ ڈُھکدی ہے

اِک نقطے وِچ گل مُکدی ہے

(۲) اَیویں متھا زمین گھسائیدا
پا لما محراب وِکھائیدا
پڑھ کلمہ لوک ہسائیدا
دِل اندر سمجھ نہ لیائیدا
کدی بات سچی بھی لُکدی ہے

اِک نقطے وِچ گل مُکدی ہے

(۳) کئی حاجی بَن بَن آئے جی
گل نیلے جامے پائے جی
حج وِیچ ٹکے لے کھائے جی
بَھلا ایہہ گل کیہنوں بھائے جی
کدی سچی گل بھی لکدی ہے

اِک نقطے وِچ گل مُکدی ہے

(۴) اِک جنگل بحریں جاندے نیں
اِک دانا روزے کھاندے نیں

بے سمجھ وجود تھکاندے نیں
ایویں چلیاں وِچ جِند سُکدی ہے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی ہے

(۵)

پھڑ مُرشد عبد خُدائی ہو
وِچ مستی بے پروائی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو
وِچ دل دے خُوب صفائی ہو
بُلھا بات سچی کدوں رُکدی ہے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی ہے

مشکل الفاظ و معانی: نقطہ: ذرا سی بات۔ باباں: واحد باب، دروازہ، کتاب کا حصہ۔ ڈھکدی: قریب ہوتی، پہنچی۔ نیلے جامے: نیلا لباس جو سوگ اور بدنامی کی علامت ہے۔ بھائے: اچھے لگے، پسند آئے۔ لکدی: چھپتی۔ ماندے: تھکے ہوئے، کمزور، آزردہ۔ پھڑ: پکڑ۔ عبد: بندہ

ترجمہ:

(۱) ایک[1] نقطے ہی پر بات ختم ہوتی ہے۔ ایک نقطے کو ہی پکڑو، باقی سب حساب کتاب چھوڑ دو۔ کفر کے دروازے بند کر دو دوزخ[2] اور قبر کے عذاب کے قصے ختم کر دو۔ دل کو وسوسوں سے پاک کرو بات اسی طرح بن سکتی ہے۔
ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۲) یونہی ماتھا زمین پر رگڑے جاتے ہو۔ (ماتھے پر) لمبے لمبے محراب پائے دکھاتے ہو۔ ریاکاری کے لئے منہ سے کلمہ پڑھتے ہو۔ دل سے اس (کلمہ) کو کچھ نہیں پاتے۔ سچ بات بھلا چھپی رہ سکتی ہے؟
ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۳) کئی حاجی بن کر آئے ہیں۔ نیلے رنگ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ حج بیچ کر کے بھی کھائے ہیں ایسے پھل کس کو بھاتے ہیں سچ بات بھلا چھپی رہ سکتی ہے۔
ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۴) کوئی جنگل اور بحر میں جاتے ہیں، اک دانہ روزی کھاتے ہیں۔ نادان وجود کو گھساتے ہیں تھکے ماندے گھر کو آتے ہیں ایسے ہی چلا کشی میں جان گھلتی ہے۔

---

[1] وحدت کی پہچان

[2] قبر موت اور دوزخ کا ڈر چھوڑ دے اور دل سے ہر طرح کے وسوسوں کو نکال دے۔

[3] دل صاف نہیں تو سجدہ کرنے کا کیا فائدہ؟

ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۵) کر بیعت اور مرد خدائی ہو، مستی اور بے پروائی کی حالت میں آجا خواہش، دعا اور دہائی چھوڑ، دل کو خوب صاف کر لے۔ بلھے شاہ! سچ بات بھلا چھپی رہ سکتی ہے؟ ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۱۱) اک نکتہ یار پڑھایا ہے

(۱) اک نکتہ یار پڑھایا ہے
ع غ دی ہکا صورت
ہک نقطے شور مچایا ہے
اک نکتہ یار پڑھایا ہے

(۲) سسی دا دل لٹن کارن
ہوت پنوں بن آیا ہے
اک نکتہ یار پڑھایا ہے

(۳) بلھا شوہ دی ذات نہ کائی
میں شوہ عنایتؒ پایا ہے
اک نکتہ یار پڑھایا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: نکتہ: باریک بات۔ ہکا: ایک ہی۔ ہک: ایک۔ دل لٹنا: دل موہ لینا۔ کارن: کیلئے۔ ہوت: بلوچ قوم کی ایک شاخ، پنوں کی ذات۔ شوہ: محبوب۔ کائی: کوئی۔

ترجمہ:

(۱) محبوب نے اک نقطہ پڑھایا ہے "ع" اور "غ" کی ایک جیسی صورت ہے، یہ سارا ایک نقطے کا ہی ہنگامہ ہے۔
محبوب نے ایک نقطہ پڑھایا ہے۔

(۲) سسی کا دل موہ لینے کو، خود پنوں بن کر آیا ہے۔
محبوب نے اک نقطہ پڑھایا ہے۔

(۳) بلھے شاہ! محبوب کی کوئی ذات نہیں میں نے محبوب شاہ عنایت کو پایا ہے۔
محبوب نے اک نقطہ پڑھایا ہے۔

☆☆☆

(۱۲) اُلٹی گنگا بہایو رے سادھو!

اُلٹی گنگا بہایو رے سادھو، تب ہر درسن پائے
پریم کی پُونی ہاتھ میں لیجو گُنجھ مروڑی پڑنے نہ دیجو
گیان کا تکلا دھیان کا چرخہ اُلٹا پھیر بھوائے
اُلٹے پاؤں پر کٹھن کرن جائے تب لنکا کا بھید اُپائے
دھنیر لُٹیا ہُن پھمن باقی تب اَنہد ناد بجائے
ایہہ گت گُر کی پریوں پاوے گُر کا سیوک تبھی سدائے
اَمرت منڈل مُوں مٹھ ایسی دیکھے ہری ہر ہو جائے
اُلٹی گنگا بہایو رے سادھو، تب ہر درسن پائے

مشکل الفاظ ومعانی: سادھو: درویش۔ ہر: محبوب۔ درس: دیدار۔ گُر: مرشد: سیوک: خدمت گار۔ امرت: آب حیات۔

ترجمہ:

اے درویش! اُلٹی گنگا بہاؤ تو پھر ہی تجھے محبوب کا دیدار ہو گا۔
پریم کی پُونی کو ہاتھ میں لے کر کوئی اُلجھن نہ پڑنے دینا۔
گیان کا تکلا اور دھیان کا چرخہ اُلٹا گھما دینا۔
سخت دکھ اور تکلیفیں برداشت کرو گے تو اصل بھید پالو گے۔
دھنیر لٹے گا اور پھمن رہ جائے گا تو تب سنکھ بجایا جائے گا۔
خدمت کا یہ طریقہ ہو گا تو پھر ہی محبوب کا خدمت گار کہلائے گا۔
اس آب حیات کے پانی سے کھیتی ہری ہو جاتی ہے۔
اے درویش! اُلٹی گنگا بہاؤ تو پھر ہی تجھے محبوب کا دیدار نصیب ہو گا۔

(۱۳) اُلٹے ہور زمانے آئے

(۱) اُلٹے ہور زمانے آئے
کاں لگڑ نُوں مارن لگے
چڑیاں جُرّے کھائے

ل غیر معمولی محنت کرو۔

الٹے ہور زمانے آئے

(۲) عراقیاں نوں پئی چابک پوندی
گدوں خوذ پوائے
الٹے ہور زمانے آئے

(۳) اپنیاں دیوچ الفت ناہیں
کیا چاچے کیا تائے
الٹے ہور زمانے آئے

(۴) پیو پتراں اتفاق نہ کائی
دھیاں نال نہ مائے
الٹے ہور زمانے آئے

(۵) سچیاں نوں پئے ملدے دھکے
جھوٹے کول بہائے
الٹے ہور زمانے آئے

(۶) اگلے جا بنگاہ لے بیٹھے!
پچھلیاں فرش وچھائے
الٹے ہور زمانے آئے

(۷) بھوریاں والے راجے کیتے
راجیاں بھیکھ منگائے
الٹے ہور زمانے آئے

(۸) تھا حکم حضوروں آیا
تس نوں کون ہٹائے
الٹے ہور زمانے آئے

مشکل الفاظ ومعانی: لگڑ: شہباز۔ جُرّے: شاہین۔ چابک: دُرّے۔ گدوں: گدھے۔ بگاہ: بانس کا ڈنڈو۔ بھوریاں والے: چیتھڑوں میں ملبوس۔

ترجمہ:

(۱) اُلٹے اور ہی زمانے آئے ہیں۔ کوؤں نے شہباز کو مارنا شروع کر دیا ہے اور چڑیا شاہین تک کو کھا گئی ہیں۔
اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۲) اعلیٰ نسل کے عراقی گھوڑوں کو دُرّے[1] پڑ رہے ہیں اور یہ دُرّے گدھے لگوا رہے ہیں۔
الٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۳) اپنوں میں محبت نہیں رہی چاہے وہ چچا[2] ہوں یا تایا ہوں۔
الٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۴) باپ بیٹوں میں اتفاق نہیں۔ بیٹیاں ماں کے ساتھ نہیں۔
اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۵) جو سچ پہ ہیں ان کو دھکے دیے جا رہے ہیں جھوٹوں کو پاس[3] بٹھایا جاتا ہے۔
الٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۶) لائق فائق لوگ بدنصیب بن گئے ہیں اور نااہل لوگوں کو فرش پر بٹھایا جا رہا ہے۔
الٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۷) چیتھڑے پہننے والے بادشاہ بن گئے ہیں اور بادشاہوں نے بھیک مانگنا شروع کر دی ہے۔
الٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۸) اے بلھے شاہؒ! مالک کی طرف سے حکم آیا ہے۔ اس کو کون بدل سکتا ہے۔
الٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۱۴) اماں بابے دی بھلیائی

اماں بابے دی بھلیائی
اوہ ہُن کم اساڈے آئی

اماں بابا چور دُھراں دے، پتر دی وڈیائی
دانے اُتوں گُت بگتی، گھر گھر پئی لڑائی
اساں قضیے تداہیں جالے جد کنک اوہناں لُوکائی

---

[1] اشراف کی جگہ رذائل نے لے لی ہے۔
[2] خونی رشتوں والے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہیں۔
[3] نواز اجا رہا ہے۔
[4] مراعات مل رہی ہیں۔

کھائے خیرا تے پھاٹیے جمعہ، اُلٹی دستک لائی
بُلھا طوطے مار باگاں تھیں کڈھے، اُلو رہن اُس جائی

اماں بابے دی بھلیائی
اوہ ہُن کم اساڈے آئی

مشکل الفاظ ومعانی: بھلیائی: نیکی۔ دھراں دے: ازلی۔ وڈیائی: بڑائی۔ گُت بگُتی: باہم دست وگریباں۔ قضیے: مسائل۔ مدائیں: تبھی۔ لڑکائی: چھپائی۔ کنک: گندم۔

ترجمہ:

اماں اور بابا کی نیکی ہمارے کام آ رہی ہے۔
اماں بابا سے خطا ہوگئی اور بیٹے کو بڑائی مل گئی۔ دانے ہی کی وجہ سے یہ جھگڑے اور گھر گھر لڑائی پڑی ہے ہم میں یہ تمام قضیے اسی وجہ سے پڑے ہیں کہ انہوں نے گندم کو چھپا کر کھالیا۔ کھائے کوئی اور سزا کسی اور کو ملے، یہ بھی الٹا ہی اصول ہے۔
اے بلھے شاہ! یہ تو ایسے ہے کہ طوطوں کو مار کر باغوں سے نکال دیا گیا اور ان کی جگہ وہاں اُلوؤں کو رکھ لیا۔ اماں اور بابا کی نیکی اب ہمارے کام آ رہی ہے۔

(۱۵) الیس نیونہہ دی اُلٹی چال

(۱) الیس نیونہہ دی اُلٹی چال

صابرؔ نے جد نیونہہ لگایا
دیکھ پیا نے کیہہ دکھلایا
رگ رگ اندر کرم چلایا
زورا ور دی گل محال

الیس نیونہہ دی اُلٹی چال

(۲) زکریاؔ نے جد پایا قہارا
جس دم وجیا عشق نقارا
دھریا سر تے تکھا آرا
کیتا اَیڈ زوال

ایس نیونہہ دی اُلٹی چال

(۳)
جد شیخ نے پائی جھاتی
رمز عشق دی لائی کاتی
جَلوہ دِتا اپنا ذاتی
تن خنجر کیتا لال

ایس نیونہہ دی اُلٹی چال

(۴)
آپ اِشارہ اکھ دا کیتا
تاں مدھوا منصورؒ نے پیتا
سولی چڑھ کے درشن لیتا
ہویا عشق کمال

(۵) ایس نیونہہ دی اُلٹی چال

(۵)
سُلیماںؑ نوں عشق جو آیا
مُندرا ہتھوں چا گوایا
تخت نہ پریاں دا پھر آیا
بھٹھ جھوکے تھیا بے حال

ایس نیونہہ دی اُلٹی چال

(۶)
بُلھے شاہؒ ہُن چپ چنگیری
نہ کر ایتھے اَیڈ دلیری
گل نہ بن دی تیری میری
چھڈ دے سارے وہم خیال

ایس نیونہہ دی اُلٹی چال

مشکل الفاظ ومعانی: نیونہہ: عشق، محبت۔ پیا: محبوب۔ کرم: کیڑا۔ کھارا: تلخ مزہ، تیلیوں کا چوکھوٹا ٹوکرا جس پر دلہا کو نہلاتے ہیں۔ کاتی: چھری، چھوٹی تلوار، چنگیری: اچھی۔ ایڈ: اتی۔

ترجمہ:

(۱) یہ عشق ہمیشہ الٹی چال ہی چلتا ہے۔ حضرت ایوب صابرؒ جب عشق اختیار کیا تو دیکھو محبوب نے کیا کر کے دکھا دیا ان کے تن بدن میں کیڑے ڈال دیے (یقیناً) طاقتور کی بات ٹالنی بہت مشکل ہوتی ہے۔
یہ عشق ہمیشہ الٹی چال ہی چلتا ہے۔

(۲) زکریا نے جب میدان عشق میں قدم رکھا تو عشق نے نقارا بجا دیا۔ ان کو آرے سے چیر دیا گیا۔ ان پر یہ صورت حال عشق ہی کی وجہ سے بنی۔
یہ عشق ہمیشہ الٹی چال ہی چلتا ہے۔

(۳) جب یحییٰؑ نے ایک جھلک دیکھی تو عشق کے بھید کو تیغ بنا دیا اپنا ذاتی جلوہ دکھا دیا تن بدن کو لہو میں نہلا دیا۔
یہ عشق ہمیشہ الٹی چال ہی چلتا ہے۔

(۴) آپ ہی چھپا کر اشارہ کر دیا تب ہی تو منصور نے (شراب، عشق کا) پیالہ پیا سولی چڑھ کر اس نے دیدار کیا اور اس کے عشق نے کمال حاصل کر لیا۔
یہ عشق ہمیشہ الٹی چال چلتا ہے۔

(۵) سلیمان نے جب عشق اختیار کیا تو (عشق ہی کی وجہ سے) ان کے ہاتھ سے انگوٹھی گم ہو گئی۔ پھر پریوں کا تخت بھی نہ آیا۔ پھر محبوب نے بھٹی میں ایدھن ڈالا۔
یہ عشق ہمیشہ الٹی چال چلتا ہے۔

(۶) اے بلھے شاہ! یہاں اب چپ رہنا ہی اچھا ہے۔ یہاں اتنی دلیری نہ دکھاؤ یہاں تو میری تیری کی گنجائش نہیں سب وہم وخیال تُو اپنے ذہن سے نکال دے۔ یہ عشق ہمیشہ الٹی چال چلتا ہے۔

(۱۶) ایسا جگیا گیان پلیتا

(۱) ایسا جگیا گیان پلیتا

ہَم ہندو نہ تُرک ضروری
نام عشق دی ہے منظوری
عاشق نے ہَر جیتا
ایسا جگیا گیان پلیتا

(۲) دیکھو ٹھگاں شور مچایا جمنا مرنا چا بنایا

مُورکھ بھلّے رولا پایا جِس نوں عاشق ظاہر کیتا

ایسا جگیا گیان پلیتا

(۳) بکھا عشق دی بات نیاری پریم والیاں بڑی کراری

مُورکھ دی مت ایویں ماری واک سُخن چُپ کیتا

ایسا جگیا گیان پلیتا

مشکل الفاظ ومعانی: جگیا: روشن ہوا۔ گیان: معرفت، عرفان۔ پلیتا: فیتا، دیے کی بتی۔ تُرک: مسلمان سپاہی، ہندو باہر سے آنے والے مسلمانوں کو تُرک کہتے ہیں۔ مورکھ: بیوقوف، ناواقف۔ رولا: شور۔ نیاری: انوکھی۔ کراری: تیز۔ واک: بات، بول۔ سخن: کلام

ترجمہ:

(۱) ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہوگئی۔
ہمارا نہ تو ہندو اور نہ مسلمان ہونا ضروری ہے۔ عشق کا نام ہی ہمارا منظور نظر ہے۔
عاشق نے ہی محبوب کو جیت رکھا ہے۔
ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہوگئی۔

(۲) دیکھو! ٹھگوں نے ایسے ہی شور مچا رکھا ہے وہ پیدا ہونے اور مرنے پر ہی اکتفا کیے بیٹھے ہیں۔ وہ بے خبر ہیں اور بس شور کر رہے ہیں۔ کسی عاشق نے ہی یہ بات ظاہر کی ہے۔
ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہوگئی۔

(۳) اے بلھے شاہ! عشق کی ہر بات ہی عجب ہوتی ہے۔ محبت والوں کے لئے بڑی تیز اور تیکھی ہوتی ہے۔ بے وقوف اور کم عقل لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہم نے بھی خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہوگئی۔

(۱۷) ایہہ اَچرج سادھو!

ایہہ اَچرج سادھو کون کہاوے چھن چھن روپ کِتے بن آوے

مکہ لنکا سہدیو کے بھیت، دوہو کو ایک بتاوے

جب جوگی تم وصل کرو گے بانگ کہے بھانویں ناد وجاوے

بھگتی بھگت نیارو نا ہیں، بھگت سوامی جیہڑا من بھاوے

ہر پر گٹ پرگٹ ہی دیکھو! کیا پنڈت پڑھ بید سناوے

ڈھیان دھرو ایہہ کافر ناہیں، کیا ہندو کیا تُرک کہاوے
جب دیکھو تب اوہی اوہی پُگھا شوہ ہر رنگ سماوے
ایہہ اَچرج سادھو کون کہاوے چھن چھن روپ کتے بن آوے

مشکل الفاظ ومعانی: اچرج: انوکھا، عجیب وغریب۔ سادھو: مرشد، محبوب۔ کتے: کہیں۔ بھیت: راز۔ دوہوکو: دونوں کو بچارو ناہیں: فرق نہ تلاش کرو۔ جیہڑا: جو۔ پرگٹ: ظاہر، عیاں، آشکار۔ دھیان دھرو: غور کرو۔ تُرک: بہادر تُرک مسلمان۔

ترجمہ:

اس انوکھے سادھو[1] کو ہم کیا کہیں، جو ہر لمحہ اور ہر پل ایک نئے روپ میں آتا ہے۔
وہ مکہ مکرمہ اور لنکا کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور ان دونوں کے پیچھے ایک ہی بھید بتاتا ہے اے جوگی! جب تم مالک (محبوب) سے وصل کروگے، تو اذان[2] اور ناد ایک ہی معانی بتائیں گی۔
بھگتی اور بھگت میں فرق نہ ڈھونڈو، بھگتی وہی ہے جو اس (محبوب) کو اچھا لگے اس کا جلوہ تو ہر جگہ ظاہر ہے۔ اے پنڈت! تم کس لئے وید پڑھ سناتے ہو۔ غور سے سن لو وہ کافر نہیں، جسے تم ہندو یا مسلمان کہتے ہو۔ میں جب بھی دیکھتا ہوں، وہی نظر آتا ہے۔ اے بلھے شاہ! وہ (محبوب) ہر رنگ میں سما جاتا ہے۔
اس انوکھے سادھو کو ہم کیا کہیں وہ تو ہر لمحہ اور ہر پل ایک نئے روپ میں آتا ہے۔

(۱۸) ایہہ دُکھ جا کُھوں کس آگے

ایہہ دکھ جا کُہوں کِس آگے
رَم رَم گھاہ پریم کے لاگے

سکت سکت ہو رین وہانی ہمرے پیا نے پیڑ نہ جانی
کیا جاؤں پیا کیا من بھائی بلکت بلکت رین وہاسی
[illegible] دی گل پے گئی پھاسی اک مرنا دوجا جگ دی ہاسی
[illegible] بھرت نت موہی رے موہی کون کرے مُوں سے دل جوئی
[illegible] پیا میں دکھی ہوں دھروئی دُکھ جگ کے موہے پُوچھن آئے

۲ اذان اور ناد میں فرق ملتا ہے۔

جن کے پیا پردیس سدھائے ۔ نہ پیا آئے نہ پیا آئے
ایہہ دکھ جا کہوں کس جائے ۔ بلھا شاہؒ گھر آ پیاریا
اک گھڑی کو ٹرن گزاریا ۔ تن من دھن جیا تیں پر واریا
ایہہ دکھ جا کہوں کس آگے
رم رم گھاء پریم کے لاگے

مشکل الفاظ ومعانی: ایہہ: یہ۔ رم رم: لُوں لُوں۔ سکت سکت: سسک سسک۔ رین: رات۔ وہانا: گزارنا۔ ہمرے: ہمارے۔ پیا: محبوب۔ پیڑ: درد۔ بلکت بلکت: بلک بلک۔ کرت پھرت: چلتے پھرتے۔ نت: ہمیشہ۔

ترجمہ:

یہ دکھ کس کو جا کر سناؤں۔ محبت میں میرا لُوں لُوں بُری طرح زخمی ہے۔
سسک سسک کر میں نے رات گزاری میرے محبوب نے میرا درد نہ جانا۔ سمجھ نہیں آتا کہ محبوب کو کیا من بھا گیا ہے۔ میں نے بلک بلک کر رات گزاری ہے پھنسی پھنسی میں پھندے میں پھنس گئی ہوں۔
موت اور جگ ہنسائی اب میرا مقدر ہے۔ چلتے پھرتے میں موہی جاتی ہوں کون میری دل جوئی کرے گا۔ میں تیرے پیار کی دہائی دیتی ہوں ساری دنیا کے دکھ میری مزاج پرسی کے لئے آئے ہیں۔ جن کے محبوب پردیس چلے گئے (وہ محبوب) کے بغیر کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟ میرے محبوب نہیں آئے یہ دکھ میں کہاں بیان کروں؟ بلھے شاہ! محبوب گھر آ جائے اگر ایک گھڑی کے لئے مجھے ملنے آؤ تو میں اپنا تن من دھن تجھ پر قربان کر دوں۔
یہ دکھ کس کو جا کر سناؤں۔ محبت میں میرا لوں لوں بری طرح زخمی ہے۔

(۱۹) آ سجن گل لگ اساڈے

آ سجن گل لگ اساڈے کیہا جھیڑا لایو ای
ستیاں بیٹھیاں کجھ نہیں ڈٹھا، جا گدیاں شوہ پایو ای

قُم باذنی شمسؒ بولے، الٹا کر لٹکایو ای
عشقن عشقن جگ وچ ہویاں دے دلاسا ڈٹھایو ای
میں تیں کائی نہیں جدائی، پھر کیوں آپ چھپایو ای
مجھیں آئیاں ماہی نہیں آیا پھوک برہوں ڈولایو ای
اس عشق دے ویکھے کارے، یوسف کھوہ پوایو ای
وانگ زلیخا وچ مصر دے گھنگٹ کھول رلایو ای
رب ارنی موسیٰ بولے، تد کوہ طور جلایو ای
لن ترانی جھڑکا والا، آپ حکم سنایو ای
عشق دیوانے کیتا فانی، دل یتیم بنایو ای
بلھا شوہ گھر وسیا آکے، شاہ عنایتؒ پایو ای

آ سجن گل لگ اساڈے کیہا جھیڑا لایو ای
ستیاں بیٹھیاں کجھ نہیں ڈٹھا، جا گدیاں شوہ پایو ای

مشکل الفاظ ومعانی: کیہا: کیسا۔ جھیڑا: جھگڑا، بحث وتکرار۔ شوہ: محبوب۔ جھڑ کا والا: سخت قسم کا۔

ترجمہ:

آؤ محبوب، میرے گلے لگ جاؤ، یہ جھگڑا کیسا۔
سوتے اور بیٹھے کچھ نہ دیکھا، جاگتے ہی محبوب کو پایا ہے۔
''قم باذنی''[1] شمس بولے اور ان کو الٹا لٹکا دیا گیا۔
میرے عشق کے چرچے پوری دنیا میں ہوئے اور تم نے ہی مجھے تسلی دی۔
میں تم سے جدا نہیں ہوں پھر تم اپنے آپ کو مجھ سے کیوں چھپاتے ہو۔
بھینسیں آ گئی ہیں لیکن ماہی نہیں آیا جدائی کی آگ نے مجھے متزلزل کر دیا ہے۔
کیا تم نے اس عشق کے کام دیکھے ہیں؟ یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینک دیا گیا اور زلیخا کی طرح مصر کے بازار میں تمام پردے چاک کر دیئے موسیٰ علیہ السلام نے ''رب ارنی''[2] کہا تو کوہ طور کو جلا دیا گیا۔
''تم مجھے نہیں دیکھ سکتے'' خود ہی تو یہ تمہارا حکم تھا۔
عشق دیوانے نے فنا کر دیا ہے اور میرے دل کو یتیم بنا دیا ہے۔
اے بلھے شاہ! جب سے میں نے شاہ عنایت کو پایا ہے، میرا محبوب میرے گھر میں آ کر رہنے لگا ہے۔
آؤ محبوب میرے گلے لگ جاؤ، یہ جھگڑا کیسا۔
سوتے اور بیٹھے کچھ نہ دیکھا جاگتے ہی محبوب کو پایا ہے۔

(۲۰) آکھاں وے دِل جانی پیاریا

آکھاں وے دِل جانی پیاریا، مینوں کیہا چیٹک لایا ای
میں تیں وِچ نہ ذرا جدائی، ساتھوں اپنا آپ چھپایا ای
مجھیں آئیاں رانجھا یار نہ آیا، پھوک برہوں ڈوں لایا ای
ہیں نیڑے مینوں دور کیوں دسنائیں ساتھوں اپنا آپ چھپایا ای
وِچ مصر دے وانگ زلیخا گھنگٹ کھول رُلایا ای
شوہ بلھے دے سر پر بُرقع تیرے عشق نچایا ای

1۔ شاہ شمس نے قم باذنی کہہ کر ایک مردے کو زندہ کیا اور اس کی پاداش میں ان کی کھال اتار دی گئی۔
2۔ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔

آکھاں وے دِل جانی پیاریا، مینوں کیہا چیٹک لایا ای

مشکل الفاظ ومعانی: چیٹک: چاٹ' شوق' لگن، تیں: تُو مجھیں: بھینسیں۔ پھوک: بیماری، تکلیف، دکھ۔ برہوں: فراق، جدائی۔ گھنگٹ: گھونگٹ۔ برقع: نقاب، پردہ۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

اے میرے محبوب! تو نے مجھے یہ کیا لگن لگا دی ہے۔
مجھ میں اور تجھ میں ذرہ بھر فرق نہیں پھر بھی تو خود کو مجھ سے چھپائے ہوئے ہے۔ بھینسیں تو آ گئی ہیں لیکن رانجھا ¹یار نہیں آیا۔ تو نے جدائی کا دکھ لگا دیا ہے۔ تو بالکل قریب ہے لیکن مجھے تُو دور کیوں دکھائی دیتا ہے تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپایا ہوا ہے۔
مصر (کے بازار) میں زلیخا کی طرح تو نے گھونگٹ اٹھا کر مجھے بے حال کر دیا ہے۔
اے میرے محبوب بلھے شاہ کے سر پر برقع ہے اور تیرا عشق اسے نچا رہا ہے۔
اے میرے محبوب! تو نے مجھے یہ کیا لگن لگا دی ہے۔

(۲۱) آمل یارا سار لے میری

آ مِل یارا سار لے میری
میری جان دُکھاں نے گھیری

اندر خواب وچھوڑا ہویا خبر نہ پیندی تیری
سُنجی بَن وِچ لُٹی سائیں سُور پلنگ نے گھیری

مُلاں قاضی راہ بتاون، دین بھرم دے پھیرے
ایہہ تاں ٹھگ جگت دے جھیور لاون جال چوپھیرے

کرم شرع دے دھرم بتاون، سنگل پاون پیریں
ذات مذہب ایہہ عشق نہ پُچھدا، عشق شرع دا ویری

ندیوں پار ملک سجن دا لہر لوبھ نے گھیری
ستگور بیڑی پھڑی کھلوتے، تیں کیوں لائی آدیری

بلھا شاہؒ شوہ تینوں ملسی، دِلنوں دے دلیری
پیتم پاس تے ٹولنا کس نوں، بھل گیوں شکر دوپہری

آمل یارا سار لے میری
میری جان دکھاں نے گھیری

مشکل الفاظ ومعانی: سار: خبر۔ سُنجی: اکیلی۔ سور پلنگ: طاقتور ڈاکو۔ دھرم: مذہب، ایمان۔ لہر لوبھ: حرص وطمع۔ شوہ: محبوب۔ شکر دوپہری: دوپہر کے وقت۔

ترجمہ:

اے محبوب! میری خبر لے کہ میری جان دکھوں میں گھر چکی ہے۔
خواب میں میں تم سے بچھڑ گئی اور اب تیری کچھ خبر نہیں میں اکیلی ویران جنگل میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹ گئی ہوں۔
ملاں قاضی راستہ بتاتے ہیں، وہ تو خود دین مذہب سے پھر چکے ہیں۔ یہ زمانے کے ٹھگ ہیں اور سب اطراف جال بچھا

1. سب بچھڑے ہوئے پیارے مل گئے ہیں لیکن مجھے تیری جدائی تکلیف دے رہی ہے۔

دیتے ہیں۔شرع کی باتیں بتاتے ہیں اور پاؤں میں زنجیر ڈال دیتے ہیں۔ عشق ذات، مذہب کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ عشق تو شرع سے ہٹ کر بات بھی کر دیتا ہے۔
ندی کے اُس پار محبوب کا دیس ہے لیکن حرص وہوس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ مرشد بیڑی کو پکڑے ہوئے ہے۔ تو نے کس بات کی دیر لگا دی ہے؟
اے بلھے شاہ! دلیر بن محبوب تجھے مل جائے گا۔ محبوب تو تیرے پاس ہے تُو سخت دوپہر میں کس کو ڈھونڈتا ہے؟
اے محبوب! میری خبر لے کہ میری جان دکھوں میں گھر چکی ہے۔

(۲۲) آ و سیّو رل دیونی ودھائی

(۱) آ و سیو رل دیونی ودھائی
میں ور پایا رانجھا ماہی
اَج تاں روز مُبارک چڑھیا
رانجھا ساڈے ویہڑے وڑیا
ہتھ کھونڈی موڈھے کمبل دھریا
چاکاں والی شکل بنائی
آ و سیو رل دیونی ودھائی
میں ور پایا رانجھا ماہی

(۲) مُکٹ گئواں دے وچ رُلدا
جنگل جُوہاں وچ کس مُلدا
ہے کوئی اللہ دے وَل بُھلدا
اَصل حقیقت خبر نہ کائی
آ و سیو رل دیونی ودھائی
میں ور پایا رانجھا ماہی

(۳) بلھے شاہؒ اک سودا کیتا
پیتا زہر پیالہ پیتا

نہ کچھ لاہا ٹوٹا لیتا
درد دکھاں دی گٹھڑی چائی
آؤ سیو رل دیونی ودھائی
میں ور پایا رانجھا ماہی

مشکل الفاظ ومعانی: ودھائی: مبارک باد۔ ور: ساتھی، دولہا، برابر کا جوڑ۔ چاک: چرواہا۔ مٹک: تاج۔ جوہاں: کھلی بے آباد جگہیں۔ لاہا: نفع۔ ٹوٹا: نقصان۔

ترجمہ:

(۱) سہیلیو آؤ! مجھے مبارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پا لیا ہے آج مبارک دن چڑھا ہے کہ رانجھا ہمارے گھر آیا ہے۔ اس کے ہاتھ میں کھونڈی اور کاندھے پر کمبل ہے۔ چاکوں جیسی اس نے صورت بنائی ہوئی ہے۔
سہیلیوں آؤ! مجھے بارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پالیا ہے۔

(۲) تاج مویشیوں کے پاؤں میں ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جنگلوں اور چراگاہوں میں یہ کس سے ملتا ہے؟ لگتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ اصل حقیقت کی تو خبر نہیں۔
سہیلیوں آؤ! مجھے مبارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پالیا ہے۔

(۳) اے بلھے شاہ! ایک سودا کیا ہے کہ زہر کا ایک پیالہ پی لیا ہے نفع اور نقصان کا کچھ خیال نہ کیا دکھوں کی بس گٹھڑی اٹھالی ہے۔
سہیلیوں آؤ! مجھے مبارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پالیا ہے۔

(۲۳) آؤ فقیرو میلے چلئے

آؤ فقیرو میلے چلئے، عارف کا سُن باجا رے
انہد سبد سنو بہو رنگی تجئے بھیکھ بیاجا رے

انہد واجا سرب ملاپی نر ویری سرناجا رے
میلے باجھوں میلا اوتر، رُڑھ گیا مول وہاجا رے

کٹھن فقیری رستہ عاشق قائم کرو من باجا رے
بندا رب بھیو اک بلھا پڑا جہان براجا رے

مشکل الفاظ ومعانی: سبد: شبد، بول۔ بہورنگی: کئی رنگوں کی۔ بھیکھ: خیرات، بخشش۔ بیاج: نفع، سود۔ سرب: پورا کا پورا، مکمل۔ رُڑھ گیا: بہہ گیا۔ براجا: تشریف رکھے ہوئے، بیٹھے ہوئے۔

ترجمہ:

آؤ فقیرو میلے کو چلیں اور صوفیانہ ساز و آواز کو سنیں، کئی طرح کی شاندار اور کبھی نہ سنی جانے والی موسیقی کو سنیں خیرات و نفع وغیرہ کو چھوڑ دیں۔

یہ ایک نئی ہی موسیقی کے سُر کے ¹اندر سے ظہور میں آتی ہے۔ یہ سب کو ملانے والی ہے اور کسی کی دشمن نہیں

1. سمجھ بوجھ، عقل، چھٹی حس۔

ملنے کے بغیر تو میلہ ابتر ہے۔ یہ تو ایسے ہے کہ جیسے اصل اور نفع دونوں ہی ضائع ہو گئے۔
فقیری اور عشق کا راستہ دونوں ہی بہت کٹھن ہیں اس کے لئے اپنے من کے ساز کو درست کرو۔
عاشق تو آدمی سے خدا¹ بن بیٹھا ہے۔ لیکن بلھے شاہ! وہیں کا وہیں ہے۔

(۲۴) اَب تو جاگ

(۱) اَب تو جاگ مُسافر پیارے! رَین گئی، لٹکے سَھ تارے

آوا گون سرائیں ڈیرے
ساتھ تیار مسافر تیرے
اَجے نہ سُنئیوں کوچ نقارے
اب تو جاگ مسافر پیارے!

(۲) کر لے اَج کرنی دا ویرا
مُڑ نہ ہوسی آون تیرا
ساتھی چلو چل پکارے
اب تو جاگ مسافر پیارے!

(۳) موتی، چُونی، پارس، پاسے
پاس سمندر، مَرو پیاسے
کھول اکھیں اُٹھ بَہو بیکارے
اب، تو جاگ مسافر پیارے!

بلّھا! شوہ دے پَیریں پڑیے
غفلت چھوڑ، کُجھ حیلہ کریے
مرگ جتن دِن کھیت اُجاڑے
اب تو جاگ مسافر پیارے!

مشکل الفاظ و معانی: رَین: رات۔ لٹکے: ماند پڑ گئے۔ آواگون: آنا جانا۔ ویرا: ویلا، وقت۔ چُونی: چھوٹا یاقوت۔ پاسے: پاس

1. فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔

نی: قریب۔ بیکارے: بیکار، نکمے، شوہ: محبوب۔ مرگ: ہرن۔

ترجمہ:

(۱) اے مسافر! اب تو جاگ۔ رات گئی اور سب تارے بھی چھپ گئے۔ یہ دنیا تیرا عارضی مقام ہے۔ تیرے ہی ساتھی تیار ہو چکے ہیں تو اب بھی کوچ کے نقارے کی آواز نہیں سن رہا۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔

(۲) ابھی وقت ہے کچھ کر لے۔ پھر تیرا یہاں آنا نہیں ہوگا۔ ساتھی چلو چلو پکار رہے ہیں۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔

(۳) موتی یاقوت، اور پارس[1] تیرے پاس پڑے ہیں۔ تو تو سمندر کے پاس کھڑا ہے اور پیاسا ہے۔ آنکھیں کھول اور اے بیکار بیدار ہو جا۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔

(۴) اے بلھے شاہ! محبوب کے قدموں میں پڑیں غفلت چھوڑیں اور کوئی نیک کام کریں۔ غفلت کی وجہ سے ہرن کھیت برباد کر رہا ہے۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔

(۲۵) آپے پائیاں کنڈیاں

آپے پائیاں کنڈیاں تے آپے کھچنائیں ڈور
ساڈے ول مکھڑا موڑ
عرش کرسی تے بانگاں ملیاں، مکے پے گیا شور
بلھے شاہؒ اساں مرنا ناہیں مر جاوے کوئی ہور
ساڈے ول مکھڑا موڑ

مشکل الفاظ ومعانی: کنڈی: شکار کو پھانسنے کا اوزار۔ مکھڑا: چہرہ، رخ، منہ۔ بانگیں: اذانیں۔ ول: طرف۔

ترجمہ:

اے محبوب! تو نے خود ہی مجھے پھانس لیا ہے اور خود ہی اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اے محبوب! ذرا میری طرف تو مکھڑا کرو۔
عرش کرسی پر جب اذانیں ہوئیں تو مکہ میں ایک تہلکہ مچ گیا۔
اے بلھے شاہ! ہم مر نہیں سکتے۔ کسی اور کو مرنا ہے تو مر جائے۔
اے محبوب! ذرا میری طرف تو مکھڑا کرو۔

☆☆☆

[1] ایک پتھر جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اس سے جو چیز رگڑی جائے سونا بن جاتی ہے۔

(۲۶) آئی رُت شگوفیاں والی

آئی رُت شگوفیاں والی چڑیاں چُگن آئیاں
اِکناں نُوں جُرّیاں پھڑ کھادا، اِکناں پھاہیاں لائیاں

اِکناں آس مُڑن دی آہے، اِک سیخ کباب چڑھائیاں
بُلھے شاہ! کیہ وَس اوہناں دا جو مار تقدیر پھسائیاں

مشکل الفاظ ومعانی: رُت: موسم۔ شگوفیاں والی: پھول کھلنے والی۔ جُرّہ: شکاری پرندہ۔ آس: امید۔ وَس: بس۔

ترجمہ:

بہار کا موسم آ گیا ہے اور چڑیاں دانہ چُگنے آئی ہیں۔ بعضوں کو شکاری پرندوں نے پکڑ کھایا اور کچھ جال میں پھنس گئیں۔ بعض کو واپس لوٹنے کی امید ہے اور کچھ کو کباب بنا کر سیخوں پر چڑھا دیا گیا۔

اے بُلھے شاہ! ان کا کیا قصور ان کو تو تقدیر نے مار پھنسایا ہے۔

(۲۷) اپنا دَس ٹِکانا

جس ٹھانے دا مان کریں تُوں اوہنے تیرے نال نہ جانا
ظلم کریں تے لوک ستاویں کسب پھڑیو لُٹ کھانا
کر لئے چاوڑ چار دیہاڑے اوڑک تُوں اُٹھ جانا
شہر خموشاں دے چل وسیئے جتھے مُلک سمانا
بھر بھر پُور لنگھاوے ڈاہڈا ملک الموت مہانا
ایہناں سبھناں تھیں ہے بُلھا اوگنہارا پُرانا
اپنا دَس ٹِکانا، کِدھروں آیا، کِدھر جانا!!!

مشکل الفاظ ومعانی: دَس: بتا۔ ٹھانا: ٹھکانہ۔ چاوڑ: عیش۔ شہرِ خموشاں: قبرستان۔ ملک الموت: موت کا فرشتہ: مہانا: ملاح۔

ترجمہ:

جس ٹھکانے کا تو مان کرتا ہے اس نے تیرے ساتھ نہیں جانا۔ تو ظلم کرتا ہے اور لوگوں کو ستاتا ہے۔ لوٹ کر کھانا تیرا پیشہ ہے۔ چار دن تُو عیش کر لے آخر تو نے چلے جانا ہے۔ شہرِ خموشاں کی طرف چلتے ہیں جہاں سب لوگوں نے جانا ہے۔ ملک الموت ملاح کشتیاں بھر بھر کر اُتارے جاتا ہے۔ لیکن بُلھے شاہ ان سب سے پرانا گنہگار ہے۔

تو اپنا ٹھکانہ تو بتا کہ تو کدھر سے آیا ہے اور تو نے کدھر جانا ہے؟

☆☆☆

(۲۸) اِک ٹُونا

اِک ٹُونا اَچنبا گاواں گی
میں رُٹھا یار مناواں گی

ایہہ ٹُونا میں پڑھ پڑھ پھُوکاں سُورج اَگن جلاواں گی
اَکھیں کاجل، کالے بادل بھَواں سے آندھی لیاواں گی
سَت سمندر دِل دے اندر دِل سے لہر اُٹھاواں گی
بجلی ہو کر چمک ڈراواں بادل ہو گرجاواں گی
عِشق انگیٹھی، ہرمل تارے چاند سے کفن بناواں گی
لامکاں کی پٹڑی اُوپر بہہ کر ناد بجاواں گی
لائے سَواں میں شَوہ گل اپنے تد میں نار کہاواں گی
اِک ٹُونا اَچنبا گاواں گی
میں رُٹھا یار مناواں گی

مشکل الفاظ ومعانی: ٹُونا: جادو۔ اچنبا: انوکھا۔ اگن: آگ۔ بھواں: پلکیں۔ ہرمل: ایک بیج کا نام۔ ناد: سنکھ۔ سواں: سو جاؤں۔ شوہ: محبوب۔ یار: ہمیشہ کیلئے ساتھی۔

ترجمہ:

میں ایک ایسا انوکھا منتر پڑھوں گی کہ اپنے روٹھے ہوئے یار کو منالوں گی۔ میں یہ منتر پڑھ پڑھ کر پھونکوں گی اور سورج کی کرنوں سے آگ جلاؤں گی۔ میری آنکھوں میں کاجل کالے بادلوں کی طرح ہے، میں پلکوں سے آندھی لاؤں گی۔ میرے دل کے اندر سات سمندر ہیں، میں دل سے موج اٹھاؤں گی۔ میں بجلی بن کر چمکوں گی اور ڈراؤں گی اور بادلوں کی طرح گرجوں گی۔

(عشق کی) انگیٹھی میں، ہرمل (کی طرح کے) تاروں کے ساتھ، میں چاند کو کفن بنالوں گی۔ لامکاں کی پٹڑی پر میں بیٹھوں گی اور سنکھ بجاؤں گی۔

میں جب محبوب کو گلے سے لگا کر سو جاؤں گی، تب میں ہمیشہ کے لئے اس کی ساتھی کہلواؤں گی۔

میں ایک ایسا انوکھا منتر پڑھوں گی کہ اپنے روٹھے ہوئے یار کو منالوں گی۔

☆☆☆

(۲۹) بس کر جی ہُن بس کر جی

(۱) بس کر جی ہُن بس کر جی
اِک بات اساں نال ہس کر جی
تُسی دِل میرے وچ وسدے ہو
ایویں ساتھوں دور کیوں نسدے ہو
نالے گھت جادو دل کھسدے ہو
ہُن کِت ول جا سو بس کر جی
بس کر جی ہن بس کر جی
اِک بات اساں نال ہس کر جی

(۲) تس مویاں نوں مار نہ گھتدے سی
کھدو وانگ کھونڈی بت گھتدے سی
گل کر دیاں دا گل گھتدے سی
ہن تیر لگاؤ کس کر جی
بس کر جی ہُن بس کر جی
اِک بات اساں نال ہس کر جی

(۳) تُسی چُھپدے ہو، اساں پکڑے ہو
اساں نال زُلف دے جکڑے ہو
تسی جے چُھپن نوں تکڑے ہو
ہُن جان نہ مِلدا نس کر جی
بس کر جی ہن بس کر جی
اک بات اساں نال ہس کر جی

(۴) بلھا شوہ میں تیری بردی ہاں

تیرا مُکھ ویکھن نُوں مَردی ہاں
نِت سَو سَو مِنتاں کَردی ہاں
ہُن رَہو پنجر وِچ دھس کر جی

بس کر جی ہُن بَس کر جی
اِک بات اَساں نال ہس کر جی

مشکل الفاظ ومعانی: گھت جادو: جادو ڈال کر۔ دل کھسدے ہو: دل، چھین لیتے ہو۔ کت ول: کس طرف۔ مویاں نوں: مردوں کو۔ کھدو: گیند۔ کھونڈی: مڑی ہوئی چھڑی۔ ٹکڑے: ٹکڑے۔ بردی: خادمہ۔ دھس کر: جذب ہو کر، چھپ کر۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! بس کریں اب بس کریں ہمارے ساتھ ایک بات ہنس کر کرلیں آپ میرے دل میں بستے ہو ایسے مجھ سے دور کیوں بھاگتے ہو؟ اور جادو کے ساتھ دل بھی چھین لیتے ہو۔ اب آپ کس طرف بھاگ کر جا رہے ہیں؟
اے محبوب! بس کریں اب بس کریں ہمارے ساتھ ایک بات ہنس کر کرلیں۔

(۲) آپ مرے ہوؤں کو مارنے سے نہیں رکتے۔ زمین پر پڑے ہوئے گیند کی طرح مجھے کوٹتے ہو۔ میں کوئی بات کروں تم میرا گلا گھونٹتے ہو اب کوئی تیر لے ہی زور سے لگاؤ۔
اے محبوب! بس کریں اب بس کریں، ہمارے ساتھ ایک بات ہنس کر کریں۔

(۳) آپ چھپتے ہیں اور ہم پکڑتے ہیں۔ ہم نے بھی اپنی زلفوں کے ساتھ آپ کو پکڑ لیا ہے۔ آپ اگر چھپنے میں بہت ہوشیار ہیں تو اب ہم بھی آپ کو جانے نہیں دیں گے۔
اے محبوب! بس کریں اب بس کریں، ہمارے ساتھ ایک بات ہنس کر کریں۔

(۴) اے بلھے شاہ کے محبوب! میں تیری نوکر ہوں۔ تیرا مکھ دیکھنے کو ترستی ہوں اور ہمیشہ سو منتیں کرتی ہوں۔ اب میرے جسم کے ڈھانچے میں چھپ کر بیٹھ جاؤ۔ اے محبوب! بس کریں اب بس کریں، ہمارے ساتھ ایک بات ہنس کر کریں۔

(۳۰) بلھا کیہہ جاناں ذات عشق دی کون

بلھا کیہہ جاناں ذات عشق دی کون — نہ سُونہاں، نہ کم بکھیڑے، ونجے جاگن سون
رانجھے نُوں میں گالیاں دیواں، مَن وِچ کراں دعائیں — میں تے رانجھا اِکو کوئی، لوکاں نُوں ازمائیں!
جس بیلے وِچ بیلی دِسے اُسدیاں لواں بلائیں — بلھا شوہ نُوں پاسے چھڈ کے جنگل ول نہ جائیں
بلھا کیہہ جاناں ذات عشق دی کون — نہ سُونہاں، نہ کم بکھیڑے، ونجے جاگن سون

مشکل الفاظ ومعانی: رانجھا: محبوب۔ سُونہاں: خبریں۔ بکھیڑے: مشکل کام۔ ونجے: خراب ہو، ضائع ہو۔ بیلے: جنگل۔ بیلی: دوست، محبوب۔ لواں بلائیں: قربان جاؤں۔

ترجمہ:

اے بلھے شاہ! مجھے کیا پتہ کہ عشق کی ذات کیا ہے۔ نہ واقف کار ہوں اور نہ کام ہی آسان ہے۔ اس میں تو سونا جاگنا ترک کرنا پڑتا ہے۔

رانجھے کے خلاف میں باتیں کرتی ہوں لیکن دل میں اس کے لئے دعائیں کرتی ہوں میں اور رانجھا ہم تو ایک ہی ہیں۔

ہم تو بس لوگوں کو آزماتے ہیں جس جنگل میں محبوب بستا ہے میں اس کے قربان جاتی ہوں۔ اے بلھے شاہ! محبوب کو چھوڑ کر کسی اور طرف نہ جانا۔

اے بلھے شاہ! مجھے کیا پتہ کہ عشق ذات کیا ہے، نہ واقف کار ہوں اور نہ یہ کام ہی آسان ہے۔ اس میں تو سونا جاگنا ترک کرنا پڑتا ہے۔

(۳۱) بلھا! کیہہ جاناں میں کون؟

(۱) بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں مومن وچ مسیتاں

نہ مَیں وچ کفر دیاں ریتاں

نہ مَیں پاکاں وچ پلیتاں

نہ میں موسیٰ نہ فرعون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

(۲) نہ میں اندر بید کتابان

نہ بھنگاں نہ وچ شراباں

نہ وَچ رنداں مست خراباں

نہ وچ جاگن نہ وچ سون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

(۳) نہ وچ شادی نہ غمناکی

نہ مَیں وچ پلیتی پاکی

نہ میں آبی نہ میں خاکی

نہ میں آتش نہ میں پون

بلھا کیہ جاناں میں کون؟

(۴)
نہ میں عربی نہ میں لہوری
نہ میں ہندی شہر نگوری
نہ ہندو نہ تُرک پشوری
نہ مَیں رہندا وِچ چندون

بلھا کیہ جاناں میں کون؟

(۵)
نہ مَیں بھیت مذہب دا پایا
نہ میں آدم حوا جایا
نہ میں اپنا نام دھرایا
نہ وچ بیٹھن نہ وچ بھون

بلھا کیہ جاناں میں کون؟

(۶)
اوّل آخر آپ نُوں جاناں
نہ کوئی دُوجا ہور پچھاناں
میتھوں ہور نہ کوئی سیاناں
بلھا اوہ کھڑا ہے کون؟

بلھا کیہ جاناں میں کون؟

مشکل الفاظ ومعانی: کیہ: کیا۔ مسیت: مسجد۔ ریتاں: رسم ورواج۔ بید: عالم، گیانی۔ پون: ہوا، باد، ریح۔ بھون: چلتا پھرتا۔ میتھوں: مجھ سے۔ سیاناں: عقل مند، دانا۔

ترجمہ:

(۱) بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟
نہ تو میں مسجد میں مومن ہوں اور نہ ہی مجھ میں کفر کی کوئی ریت (رسم) پائی جاتی ہے۔ نہ میں پلیدوں میں پاک ہوں۔ نہ میں موسیٰ[1] ہوں اور نہ فرعون ہوں۔
بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۲) نہ تو میں کتابوں کا عالم ہوں اور نہ میں نشے میں ہوں اور نہ شرابی ہوں۔ نشے کرنے والے مست خرابوں میں سے بھی نہیں

[1] نہ میں انتہائی پارسا ہوں اور نہ انتہائی نافرمان۔

ہوں۔ نہ جاگتا ہوں اور نہ میں سوتا ہوں۔
بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۳) نہ میں خوش باش ہوں اور نہ غم ناک ہوں، پلیدی اور پاکی میں بھی نہیں ہوں۔ نہ میری پیدائش پانی سے ہے اور نہ میں خاک سے بنا ہوں۔ نہ میں آگ ہوں اور نہ ہوا ہوں۔
بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۴) نہ میں عربی ہوں اور نہ لاہور کا ہوں۔ ہندو بھی نہیں ہوں اور ترک پشاوری بھی نہیں ہوں۔ نہ ہی میں چندون میں رہتا ہوں۔
بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۵) نہ میں نے مذہب کا بھید پایا ہے اور نہ میں آدم وحوا کا جایا ہوں۔ نہ ہی میں نے اپنا کوئی نام رکھوایا ہے۔ نہ میں بیٹھنے والوں میں ہوں اور نہ چلنے پھرنے والوں میں ہوں۔
بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۶) میں تو اول آخر اپنے آپ کو ہی جانتا ہوں۔ کسی دوسرے کو بالکل نہیں پہچانتا۔ میں اپنے کو زیادہ سمجھدار مانتا ہوں۔ اے بلھے شاہ! ذرا دیکھو تو وہ کون کھڑا ہے۔
اے بلھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۳۲) بلھے نوں سمجھاون آئیاں

بلھے نُوں سمجھاوَن آئیاں، بھیناں تے بھرجائیاں!

(۱) مَن لے بلھیا ساڈا کہنا، چھڈ دے پلا رائیاں
آل نبی اولاد علیؔ نُوں، کیوں لیکاں لائیاں

(۲) جیہڑا اسانُوں سید سدے، دوزخ مِلن سزائیاں
جو کوئی سانُوں رائیں آکھے، بہشتیں پینگھاں پائیاں

(۳) رائیں سائیں سبھناں تھائیں، رب دیاں بے پروائیاں
سوہنیاں پرے ہٹائیاں نیں، تے کوجھیاں لے گل لائیاں

(۴) جے تُوں لوڑیں باغ بہاراں، چاکر ہو جا رائیاں
بلھے شوہ دی ذات کیہ پچھنیں، شاکر ہو رضائیاں

مشکل الفاظ ومعانی: پلا: دامن۔ لیکاں لائیاں: بدنام کیا۔ کوجھیاں: بدصورت۔ چاکر: غلام، خادم۔

ترجمہ:

بلھے کو قریبی عزیز و اقارب سمجھانے آئے ہیں کہ

ح میرا نفس عناصر اربعہ سے نہیں بنا بلکہ یہ کوئی اور ہی ازلی و دائمی شے ہے۔

ح زمان ومکاں کی حدود میں مقید نہیں ہوں۔

ح حقیقت مجسم صورت میں سامنے ہے۔

(۱) اے بلھے شاہ! ہمارا کہنا مان لے اور ارائیوں[1] سے تعلق چھوڑ دے۔ آل نبی ﷺ اور اولادِ علی علیہ السلام کو تو نے بدنام کر دیا ہے۔

(۲) جو ہمیں سید کہہ کر پکارے اس کو دوزخ میں سزائیں ملیں گی اور جو ہمیں ارائیں کہے وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

(۳) ارائیں تو ہر جگہ موجود ہیں رب کی بے پروائی ہے کہ نیچ ذات والوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور اونچی ذات والوں کو دھتکار دے۔

(۴) اگر تو بہشتی باغ بہاروں کی طلب رکھتا ہے تو ارائیوں کا خدمت گار ہو جا۔ اے بلھے شاہ! ذات کیا پوچھتے ہو، بس اللہ کی رضا پر شکر کرو۔

(۳۳) بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۱) بنسی کاہن اَچرج بجائی

بنسی والیا چاکا رانجھا تیرا سُر ہے سبھ نال سانجھا

تیریاں موجاں ساڈا مانجھا ساڈی سُر تیں آپ ملائی

بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۲) بنسی والیا کاہن کہاویں شبد اَنیک اَنُوپ سُناویں

اَکھیاں ویچ نظر نہ آویں کیسی بکھڑی، کھیل رچائی

بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۳) بنسی سبھ کوئی سُنے سُناوے ارتھ اس کا کوئی ورلا پاوے

جو کوئی انہد کی سُر پاوے سو اس بنسی کا سودائی

بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۴) سُنیاں بنسی دیاں گھنگوراں کوکاں تن من وانگوں موراں

ڈِٹھیاں اس دیاں توڑاں جوڑاں اِک سُر دی سبھ گلا اٹھائی

---

[1] ارائیں، ایک قوم (حضرت سید بلھے شاہؒ کے مرشد حضرت شاہ عنایت قادری ارائیں تھے۔

بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۵) اِس بنسی دا لَما لیکھا! جس نے ڈھونڈا، تس نے دیکھا

ساری اِس بنسی دی ریکھا اس وجودوں صفت اٹھائی

بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۶) اِس بنسی دے پنج ست تارے آپ اپنی سُر بھر دے سارے

اِک سُر سبھ دے وچ دم مارے ساڈی اس نے ہوش بھلائی

بنسی کاہن اَچرج بجائی

(۷) بلّھا پیّج پئے تکرار بُوہے آن کھلوتے یار

رکھیں کلمے نال بیوہار تیری حضرت بھرے گواہی

بنسی کاہن اَچرج بجائی

مشکل الفاظ ومعانی: بنسی: بانسری۔ کاہن: محبوب۔ اچرج: انوکھی۔ سُر: لے، راگ کے مطابق نکالی گئی آواز۔ شبد: لفظ۔ ارتھ: مطلب۔ ورلا: شاذ و نادر۔ لیکھا: حساب کتاب۔ ریکھا: خاکہ۔

ترجمہ:

(۱) کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔
اے بانسری والے چاک رانجھا! تمہاری سُر کا سب کے ساتھ تعلق ہے۔ تُو خوشیاں مناتا ہے اور میں غمگین وافسردہ ہوں۔
ہماری سُر تو نے ہی ملائی ہے۔
کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔

(۲) اے بانسری والے! تُو کاہن کہلاتا ہے۔ اس بانسری سے تُو طرح طرح کے نغمے سناتا ہے۔ آنکھوں سے تو نظر نہیں آتا، کیسا پراسرار کھیل تو کھیلتا ہے۔
کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔

(۳) بانسری تو سب سنتے سناتے ہیں لیکن اس کے معانی تو کوئی کوئی جانتا ہے۔ کوئی بے مثل سر پاتا ہے تو وہ اس بانسری کا شیدائی بن جاتا ہے۔
کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔

(۴) بانسری کی تانیں میں نے سُنی ہیں۔ میں موروں کی طرح خوشی سے چہکتی ہوں۔ اس کے جوڑ توڑ کو دیکھ کر ایک سُر کے کمال کو

میں نے پالیا ہے۔
کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔

(۵) اس بانسری کا بہت لمبا چوڑا حساب ہے۔ ڈھونڈنے والے نے ہی اس کو پایا ہے۔ اس بانسری کی موسیقی ایک ہی ہے۔ وجود سے اس نے یہ صفت حاصل کی ہے۔
کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔

(۶) اس بانسری کے پانچ سات ہی سوراخ ہیں، سب اپنی اپنی آواز نکالتے ہیں۔ سب میں ایک سُر ہی دم مارتی ہے۔ ہماری تو اس نے ہوش بھلا دی ہے۔
کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔

(۷) میرے سب مسئلے حل ہو گئے ہیں۔ محبوب دروازے پر آن کھڑا ہوا ہے۔ کلمے کے ساتھ اپنا تعلق پکا رکھنا کہ حضور ﷺ تیری گواہی دیں گے۔

(۳۴) بے حد رمزاں دَسدا نیں

بے حد رمزاں دَسدا نیں
ڈھولن ماہی

میم دے اوہلے وَسدا نیں
ڈھولن ماہی

اولیاء منصور کہاوے
رمز انا الحق آپ بتاوے
آپے آپ نوں دار چڑھاوے
تے کول کھلو کے ہسدا نیں
ڈھولن ماہی

بے حد رمزاں دَسدا نیں
ڈھولن ماہی

میم دے اوہلے وَسدا نیں
ڈھولن ماہی

مشکل الفاظ ومعانی: رمز: راز، پوشیدہ بات۔ ڈھولن ماہی: پیارا محبوب۔ دار: سولی۔

ترجمہ:

محبوب بے حد بھید بتاتا ہے، پوشیدہ باتیں بتاتا ہے۔ میم[1] کے پردے میں رہتا ہے۔ اولیا اور منصور[2] کہلواتا ہے اور خود ہی انا الحق[3] کی رمزیں بتانے لگتا ہے۔
خود ہی دار پر چڑھا دیتا ہے اور پاس کھڑا ہو کر ہنستا ہے۔
اشاروں سے بڑی پوشیدہ باتیں بتاتا ہے، میرا محبوب۔
میم کے پردے میں رہتا ہے، میرا محبوب۔

(۳۵) بھانویں جان نہ جان وے، ویہڑے آوڑ میرے

(۱) بھانویں جان نہ جان وے، ویہڑے آ وڑ میرے
میں تیرے قربان وے، ویہڑے آ وڑ میرے
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی ڈھونڈاں جنگل، بیلا، روہی
ڈھونڈاں تاں سارا جہان وے، ویہڑے آ وڑ میرے
میں تیرے قربان وے، ویہڑے آ وڑ میرے

(۲) لوکاں دے بھانے چاک مہیں دا رانجھا تے لوکاں وچ کہیندا
ساڈا تاں دین ایمان وے، ویہڑے آ وڑ میرے
میں تیرے قربان وے، ویہڑے آ وڑ میرے

(۳) شاہ عنایتؒ سائیں میرے! ماپے چھوڑ لگی لڑ تیرے
لائیاں دی لج جان وے، ویہڑے آ وڑ میرے
میں تیرے قربان وے، ویہڑے آ وڑ میرے

مشکل الفاظ ومعانی: ویہڑا: صحن۔ بیلا: جنگل، ویران جگہ۔ روہی: جنگل، صحرا، ریگستان۔ چاک: چرواہا۔ مہیں: بھینسیں۔ کہیندا: کہلواتا۔

---

[1] خدا کا ظہور احمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات میں پایا جاتا ہے۔
[2] منصور حلاجؒ جس کو انا الحق کہنے کی پاداش میں سولی چڑھایا گیا۔
[3] میں حق ہوں، منصورؒ کا نعرہ۔

ترجمہ :

(۱) میرے محبوب تو مجھے جان نہ جان مگر کبھی میرے گھر میں تو ضرور آؤ۔ میں تیرے قربان جاؤں میرے گھر ضرور آؤ۔ تیر
جیسا مجھے اور کوئی نہیں۔ میں نے جنگلوں، ریگستانوں میں ڈھونڈ لیا ہے۔
میں نے ساری دنیا چھان ماری ہے میرے گھر ضرور آؤ۔ میں تیرے قربان جاؤں میرے گھر ضرور آؤ۔

(۲) لوگ تو تمہیں ایک معمولی چرواہا سمجھتے ہیں۔ تو لوگوں میں رانجھا کہلواتا ہے لیکن ہمارا تو تم دین ایمان ہو۔ میں تیرے قربا
جاؤں کبھی میرے گھر ضرور آؤ۔

(۳) میرے سائیں شاہ عنایتؒ! میں سب کچھ چھوڑ کر تمہارے لڑ لگی ہوں۔ ذرا میری عزت رکھنا، میرے گھر ضرور آؤ۔
تیرے قربان جاؤں کبھی میرے گھر ضرور آؤ۔

(۳۶) بھر واسا کیہہ آشنائی دا

بھر واسا کیہہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

(۱) ابراہیمؑ چِخا وِچ پایو سُلیمان توں بُھٹھ جھوکایو
یونسؑ مچھی توں نِگلایو پھر یوسفؑ مصر وکائی دا

بھر واسا کیہہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

(۲) زکریاؑ سر کلوتر چلایو صابرؒ دے تن کیڑے پایو
صنعاں گل زُنّار پوایو کتے اُلٹا پوش لُہائی دا

بھر واسا کیہہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

(۳) پیغمبر دا نُور اُپایو نام امام حُسین علیہ السلام دھرایو
جُھولا جبریل جُھلایو پھر پیاسا گلہ کٹائی دا

بھر واسا کیہہ آشنائی دا

ڈر لگدا بے پروائی دا

(۴) جا زکریاؑ رکھ چھپایا چھپنا اُس دا بُرا منایا
آرا سر تے چا وگایا سنے رکھ چرائی دا
بھروسا کیہہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

(۵) شیخؒ اُس دا یار کوہایا نال اوسے دے نیونہہ لگایا
راہ شرع دا اُن بتلایا سر اُس دا تھال ٹکائی دا
بھروسا کیہہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

(۶) بلھاؒ شوہ ہُن صحیح سنجھاتے ہیں ہر صُورت نال پچھاتے ہیں
کتے آتے ہیں کتے جاتے ہیں ہُن میتھوں بُھل نہ جائی دا
بھروسا کیہہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

مشکل الفاظ ومعانی: چِخا: آگ کا الاؤ۔ بھٹھ: بڑا تنور۔ کلوتر: بڑا آرا۔ زنار: دھاگہ جو ہندو گلے میں پہنتے ہیں۔ اشنائی آشنائی۔ ایایو: بنایا، تخلیق کیا۔

ترجمہ:

(۱) آشنائی پر کیا بھروسہ کریں کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ کو چخا میں ڈال دیا گیا۔ حضرت سلیمانؑ سے بھٹ جھونکایا گیا۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی نگل گئی۔ مصر میں حضرت یوسفؑ کو کم قیمت پر بیچا گیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کریں کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔

(۲) حضرت زکریاؑ کے سر پر آرا چلایا گیا۔ حضرت ایوب صابرؑ کے تن بدن میں کیڑے ڈال دیے گئے۔ صنعانؒ کے گلے میں زنار ڈال دیا گیا۔ کہیں کسی کی کھال الٹی اتاری گئی۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے؟

(۳) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور سے بنایا، حضرت امام حسین علیہ السلام کا خوبصورت نام رکھوایا۔ جبرائیلؑ نے ان کا جھولا جھولایا۔ پھر پیاس کی حالت میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔

(۴) حضرت زکریاؑ کو درخت نے چھپالیا۔ اس چھپنے کا بھی برا منالیا۔ ان کے سر پر آرا چلادیا گیا۔ درخت سمیت ان کو چیر کر رکھ دیا گیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔

(۵) حضرت یحییٰؑ اس کے دوست تھے۔ ان سے محبت بھی کی۔ شرع کا راستہ انہوں نے ہی بتایا پھر جگہ جگہ ان کو آزمائشوں سے بھی دوچار کیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔

(۶) بلھے شاہ! اب ہم نے محبوب کو اچھی طرح جان لیا ہے۔ اس کی ہر صورت میں ہم نے پہچان کر لی ہے۔ کہیں محبوب آتا ہے اور کہیں جاتا ہے اب وہ مجھ سے بھول نہیں سکتا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے؟

(۳۷) بھینا! کتدی کتدی ہُٹی

بھینا! میں کتدی کتدی ہٹی!

پچھی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ وچ رہ گئی جتی

اَگے چرخہ پچھے پیہڑا، میرے ہتھوں تند ترٹی
بھوندا بھوندا اوراڑ گا چب اُلجھی تند ٹُٹی

بَھلا ہو یا میرا چرخہ ٹٹا، جند عذابوں چھٹی
داج دیج نوں اوس کیہ کرنا، جس پریم کٹوری مُٹھی

اوہو چور میرا پکڑ منگاؤ، جس میری جند مُٹھی
بلھا شوہ نے ناچ نچائے، اوتھے دھم پئی کرٹی

بھینا! میں کتدی کتدی ہٹی!

مشکل الفاظ ومعانی: پچھی: ٹوکری۔ پڑی: پیڑھی۔ پچھواڑے: پیچھے۔ جتی: جوڑی۔ ترٹی: ٹوٹی۔ اورا: رخی، جس پر دھاگہ لپیٹا جاتا ہے۔ چھٹی: رہا ہوئی۔

ترجمہ : اے بہنو! میں کاتتے کاتتے تھک گئی ہوں۔

ٹوکری اور پیڑی پیچھے رہ گئی اور بس پونیوں کی جوڑی ہی میرے ہاتھ رہ گئی۔ آگے چرخہ ہے اور پیچھے پیڑی ہے اور میرے ہاتھوں چرخے کی تندی ٹوٹ گئی ہے۔ چلتے چلتے اٹیرنا گر پڑا اور چب[1] کے الجھتے ہوئے تند بھی ٹوٹ گئی۔

اچھا ہوا کہ میرا چرخہ ٹوٹا اور میری جان عذاب سے چھوٹی۔ اس نے جہیز کا کیا کرنا جس کے ہاتھ میں محبت کا پیالہ ہو۔

وہی میرا دل چوری کرنے والا ہے۔ جس نے میری جان کو سخت اذیت دی۔

اے بلھے شاہ! محبوب نے ہی ناچ نچوائے اور ڈھول کی تال بھی بڑی تیز تھی۔

☆☆☆

---

[1] چرخے کی گول ٹکیہ جو تکلے کو سہارا دیتی ہے۔

(۳۸) پانی بھر بھر گئیاں سبھے

(۱) پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار
اِک بھرن آئیاں اِک بھر چلیاں، اِک کھلیاں بانہہ پسار
ہار حمیلاں پائیاں گل وچ، بانہیں چھنکے چوڑا
کنیں بک بک جھمکے پالے، سبھ اڈنبرا کوڑا
اگے شوہ نے جھات نہ پائی، اینویں گیا سنگار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار

(۲) ہتھیں مہندی، پیریں مہندی، سر تے دھڑی گندائی
تیل پھلیل پاناں دا بیڑا، دندیں مسی لائی
کوئی جو سد پیو نیں ڈاڈھی، وسریا گھر بار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے آپو اپنی وار

(۳) تُکھا شوہ دے پندھ پویں جے، تاں توں راہ پچھانیں
"پوں ستاراں" پاسیوں منگدا وا پیا تیرے کانیں
گنگی ڈوری کملی ہوئی، جان دی بازی ہار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار

مشکل الفاظ ومعانی: بانہہ: بازو۔ حمیلاں: گجرے۔ اڈنبرا: بناؤ سنگار۔ ڈوری: بہری۔ کملی: دیوانی۔

ترجمہ:

(۱) سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔
کچھ بھرنے آئی ہیں، کچھ بھر چلی ہیں، کچھ بانہیں پھیلائے کھڑی ہیں۔
گلے میں ہار اور گجرے ڈالے ہوئے ہیں، بانہوں میں چوڑیاں چھنکتی ہیں، کانوں میں بالیں اور جھومر ہیں اور سب آرائش وزیبائش ہے۔
محبوب نے ایک نظر دیکھا نہیں ان کا سب بناؤ سنگار ایسے ہی گیا۔
سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔

(۲) ہاتھوں میں مہندی ہے، پاؤں میں مہندی ہے۔ گندھے ہوئے بال کنپٹیوں پر ہیں۔
خوشبو اور عطر بدن پر ملے ہیں۔ منہ میں پان کا بیڑا ہے اور دانتوں پر مسی[1] لگائی ہے۔
کوئی سخت بلاوا جو آیا تو سب گھر بار بھول گئیں۔
سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔

(۳) اے بلھے شاہ! اگر محبوب کے پیچھے چلو تو صحیح راستہ مل جائے۔
تجھے کامیابی کی امید تھی لیکن ناکامی مل گئی۔
تم گونگی، بہری اور دیوانی ہو گئی ہو۔ جان کی بازی ہار گئی ہو۔
سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔

(۳۹) پتیاں لکھاں میں شام نوں

(۱) پتیاں لکھاں میں شام نوں، مینوں پیا نظر نہ آوے
آنگن بناں ڈراونا کت بدھ رین وہاوے

(۲) پاندھے پنڈت جگت کے، پُوچھ رہی آں سارے
بید پوتھی کیا دوس ہے، اُلٹے بھاگ ہمارے

(۳) نیندگئی کت دیس نوں، اوہ بھی ویرن میری
مت سُفنے میں آملے، اوہ بیندن کیہڑی

(۴) رو رو جیو لاونڈیاں غم کرنی آں دونا
نیوں نیر بھی نہ چلن، کسے کیتا ٹونا

(۵) پیڑ پرائی جو رہی، دُکھ رُم رُم جاگے
بے دردی باہیں ٹوہ کے، مُڑ پاچھے بھاگے

(۶) بھائیا وے جوتشیا، اک سچی بات بھی کہیو
جے میں ہینی بھاگ دی، تُم چُپ نہ رہیو

(۷) اک ہنیری کوٹھڑی دُوجا باتی!
بانہوں پکڑ کے لے چلے، کوئی سنگ نہ ساتھی

(۸) بھج سکاں تے بھج جاں، چ عشق فقیری
دولڑی، تلوی چولڑی، گل پریم زنجیری

(۹) پاپی دونوں گم ہوئے، سر لاگی جانی
گئے عنایت قادریؒ میں پھر کٹھن کہانی

(۱۰) اک فقراں دی گودڑی، لگے پریم دے دھاگے
سکھیا ہووے پی سنویں، کوئی دکھیا جاگے!

(۱۱) دست پھلاں دی ٹوکری، کوئی لیئو بپاری!
در در ہوکا دے رہی آں، سبھ چلن ہاری!

(۱۲) ساجن تمری پیت سے، مھ کو ہاتھ کیہہ آیا
چھتر سولاں سر جا لیا پر تیرا پنتھ نہ پایا

(۱۳) پریم نگر چل وسیئے، جتھے گت ہمارا
بلھا شوہ توں منگنی ہاں، جے دئے نظارہ

پتیاں لکھاں میں شام نوں، مینوں پیا نظر نہ آوے
آنگن بناں ڈراونا کت بدھ رین وہاوے

مشکل الفاظ ومعانی: پتیاں: خط۔ پیا: محبوب۔ کت بدھ: کس طرح۔ رین: رات۔ پاندھے: نجومی۔ جگت: زمانہ۔ ویری: دشمن۔ سُفنا: خواب۔

ترجمہ:

(۱) میں محبوب کو خط لکھتی ہوں، مجھے محبوب نظر نہیں آتا، اس کے بغیر صحن بھی مجھے ڈراتا ہے اور یہ رات بھی کس طرح بسر ہو؟

(۲) زمانے کے نجومیوں اور پنڈتوں سے پوچھتی ہوں کہ حساب لگا کر بتائیں کہ میرے اُلٹے مقدر کیوں ہیں۔

(۳) نیند کدھر چلی گئی، وہ بھی میری دشمن ہو گئی ہے۔ شاید محبوب مجھے خواب میں ہی مل جائے لیکن وہ نیند کون سی ہو گی۔

(۴) رو رو کر دل کو تسلی دیتی ہوں اور غمگین بھی بہت ہوں۔ آنکھوں سے آنسو بھی نہیں نکلتے، نجانے کیا جادو ہو گیا ہے۔

(۵) بیگانی تکلیف برداشت کرتی ہوں اور روں روں میں دکھ جاگتا ہے۔ بے درد میری حالت دیکھ کر دور چلا جاتا ہے۔

(۶) اے بھائی نجومی! سچی بات بتانا اگر میں خوش قسمت نہیں ہوں تو خاموش مت رہنا۔

(۷) ایک اندھیر امکان ہے اور باقی کچھ نہیں۔ بانہوں سے پکڑ کر مجھے لے چلے ہیں اور میرا کوئی ساتھی نہیں۔

(۸) بھاگ سکوں تو بھاگ جاؤں۔ یہ عشق کی فقیری بچی ہے، گلے میں عشق کی زنجیر بڑی مضبوط پڑی ہے۔

(۹) دونوں پاپی بھاگ گئے ہیں اور مجھ پر مصیبت بن گئی ہے۔ میرے مرشد عنایت قادریؒ کہیں چلے گئے ہیں اور میری جان مشکل میں پھنس گئی ہے۔

(۱۰) فقر کی ایک گودڑی ہے اور گودڑی کو پریم کے دھاگے لگے ہیں۔ سکھ میں وہ ہے جو خوشی سو جائے اور دکھی ساری رات جاگتا رہے۔

(۱۱) میرے ہاتھوں میں پھولوں کی ٹوکری ہے، کوئی بیوپاری اس کو خریدے، میں جگہ جگہ آواز دیتی ہوں کہ دنیا فانی ہے۔

(۱۲) اے محبوب! تیری محبت سے میرے ہاتھ کیا آیا؟ بہت دکھ درد برداشت کر لئے لیکن تیرا اتا پتا نہ مل سکا۔

(۱۳) پریم نگر چل کر رہیں جہاں ہمارا محبوب رہتا ہے۔ اے بلھے شاہ! میں محبوب سے اس کے جمال کا نظارہ مانگتی ہوں۔

(۱۴) میں محبوب کو خط لکھتی ہوں، مجھے محبوب نظر نہیں آتا۔ اس کے بغیر صحن بھی مجھے ڈراتا ہے اور یہ رات بھی کس طرح بسر ہو؟

(۴۰) پردہ کس توں راکھیدا

(۱)

پردہ کس توں راکھیدا
کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا

پہلوں آپے ساجن ساجیدا
ہُن دسناں سبق نماجیدا
ہُن آیا آپ نظارے نوں
وچ لیلیٰ بن بن جھاکیدا

پردہ کس توں راکھیدا
کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا

(۲)

شاہ شمسؒ دی کھل لُہایو
منصورؒ نوں چا سُولی دوایو
زکریےؑ سر کلوتر دھرایو
کیہہ لیکھا رہیا باقی دا

پردہ کس توں راکھیدا
کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا

(۳) کُن کیہا فیکون کہایا
بے چُونی دا چُون بنایا
خاطر تیری جگت وسایا
سر پر چھتر لولاکی دا
پردہ کس توں راکھیدا
کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا

(۴) ہُن ساڈے وَل دھایا ہے
نہ رہندا چھپیا چُھپایا ہے
کِتے تُھا نام دھرایا ہے
وِچ اوہلا رکھیا خاکی دا
پردہ کس توں راکھیدا
کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا

مشکل الفاظ ومعانی: ساجیدا: بنایا جاتا ہے۔ بے چُونی: بے مثل۔ دھانا: حملہ بولنا۔ دھرایا: رکھا۔ اوہلا: پردہ۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟
پہلے خود ہی دوست بناتے ہو تو پھر اب یہ بہانے کیسے؟ اب خود ہی نظارے کو آ گئے ہو، لیلیٰ بن بن کر نظارہ کرتے ہو۔ اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۲) شاہ شمسؒ کی کھال اتاری گئی۔ منصورؒ کو سولی چڑھایا گیا۔ زکریاؑ کے سر پر آرا چلایا گیا۔ باقی اب اور حساب کیا رہ گیا۔
اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۳) ''کن'' کہا اور ''فیکون'' کہلوایا۔ بے مثل کی مثل تخلیق کر دی۔ محبوبؐ کی خاطر جہان بنا دیے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ''لولاک'' کا سایہ کیا۔
اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۴) اب ہماری طرف متوجہ ہے۔ اب وہ چھپا چھپایا نہیں رہا۔ کہیں تھا نام رکھ دیا اور درمیان میں خاکی ہونے کا پردہ رکھ دیا۔
اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۴۱) پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

(۱) پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

نیونہہ لگا مت گئی گواتی

نَحنُ اَقربُ ذات پچھاتی

سائیں بھی شاہ رگ توں نیڑے

پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

(۲) ہیرے ہو مُڑ رانجھا ہوئی

ایہہ گل ورلا جانے کوئی

چُک پئے سبھ جھگڑے جھیڑے

پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

(۳) کے براتاں راتیں جاگن

نُور نبی ﷺ دے برسن لاگن

اوہو دیکھ اساڈے ویہڑے

پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

(۴) انا الحق آپ کہایا لوکا

منصورؒ نہ دیندا آپے ہوکا

مُلاں بن بن آون بیڑھے

پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

(۵) بلھا شاہؒ شریعت قاضی ہے

حقیقت پر بھی راضی ہے

سائیں گھر گھر نیاؤں نبیڑے

پڑتالیو! ہُن عاشق کیہڑے

مشکل الفاظ ومعانی: پرتالیو: تم نے جانچ لیا ہے۔ نیونہہ: عشق، محبت۔ پچھاتی: پہچانی ۔ سائیں: مالک، آقا، خدا۔ نیڑے: قریب۔ مڑ: دوبارہ۔ ورلا: کوئی کوئی، اکا دکا۔ چُک پئے: ختم ہو گئے، اٹھ گئے۔ کے: والے۔ کہایا: کہلوایا۔ جھیڑے: بحث مباحثہ کرنے والے، فیصلہ کرنے والے۔ نیاؤں: انصاف۔

ترجمہ:

(۱) کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟
محبت ہوئی تو عقل گم ہو گئی (لیکن) میں نے "نحن اقرب"[1] کی ذات کو پہچان لیا۔ مالک حقیقی تو شاہ رگ سے بھی نزدیک ہے۔
کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟

(۲) ہیر ہو کر اب میں رانجھا[2] بن گئی ہوں (لیکن) یہ بات شاذ ہی کوئی جانتا ہے، سب جھگڑے (اب) ختم ہو گئے ہیں۔
کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟

(۳) وہ خوش قسمت ہیں جو رات کو جاگتے ہیں۔ ان پر نبی ﷺ کے نور کی بارش ہوتی ہے۔ دیکھو وہی (محبوب) ہمارے گھر میں بھی ہے۔
کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟

(۴) "میں انا الحق"[3] تم نے خود ہی کہلوایا۔ منصورؒ نے خود تو یہ اعلان نہ کیا تھا۔ ملاں فتویٰ باز بن بن کر آتے ہیں۔
کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟

(۵) بلھے شاہ! شریعت ہی قاضی ہے[4] اور حقیقت پر بھی یہ راضی ہے۔
مالک گھر گھر میں انصاف کرتا پھرتا ہے۔ کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟

(۴۲) پیا پیا کرتے ہمیں پیا ہوئے

پیا پیا کرتے ہمیں پیا ہوئے، اب پیا کس نوں کہیے

ہجر وصل ہم دونوں چھوڑے، اب کس کے ہو رہیے

مجنوں لال دیوانے وانگوں، اب لیلیٰ ہو رہیے

1۔ ہم قریب ہیں، شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

2۔ فنافی الذات ہو گئی ہوں۔ مجھ میں اور اس میں دوری ختم ہو گئی ہے۔

3۔ میں حق (خدا) ہوں، منصورؒ کا نعرہ جس کے باعث اس کو سولی چڑھا دیا گیا۔

4۔ پابندیاں لگاتی ہے۔

بلھا شوہ گھر میرے آئے، اب کیوں طعنے سہیئے

پیا پیا کرتے ہمیں پیا ہوئے، اب پیا کس نوں کہیئے

مشکل الفاظ ومعانی: پیا: محبوب۔ ہجر: جدائی۔ وصل: ملاپ۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

پیا پیا (محبوب محبوب) کہتے میں خود ہی پیا (محبوب) بن گیا ہوں اب میں پیا (محبوب) کس سے کہوں؟

ہجر اور وصل دونوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔ اب میں کس کا بن کر رہوں؟ مجنوں دیوانے کی طرح آپ ہی لیلیٰ بن جاؤں۔ اے بلھے شاہؒ! محبوب میرے گھر آ گیا ہے اب میں (غیروں کے) طعنے کیوں سہوں؟

پیا پیا (محبوب، محبوب) کہتے میں خود ہی پیا (محبوب) بن گیا ہوں اب میں پیا (محبوب) کس سے کہوں؟

(۴۳) پیاریا سانوں مٹھڑا نہ لگدا شور

پیاریا سانوں مٹھڑا نہ لگدا شور، ہُن میں تے راضی رہناں

(۱) پیاریا سانوں مٹھڑا نہ لگدا شور میں گھر کھلا شگوفہ ہور
ویکھیاں باغ بہاراں ہور ہُن میتھوں کجھ نہ کہناں

پیاریا سانوں مٹھڑا نہ لگدا شور، ہُن میں تے راضی رہناں

(۲) ہُن میں موئی نی میریئے ماں پونی میری لے گیا کاں
ڈو ڈو کر دی مگرے جاں پونی دے ڈئیں سائیں دے ناں

پیاریا سانوں مٹھڑا نہ لگدا شور، ہُن میں تے راضی رہناں

(۳) بلھا سائیں دے نال پیار مہر عنایت کرے ہزار
ایہو قول تے ایہو قرار دلبر دے وچ رہناں

پیاریا سانوں مٹھڑا نہ لگدا شور، ہُن میں تے راضی رہناں

مشکل الفاظ ومعانی: کاں: کوا۔ ڈوڈو: کوا اُڑانے کا بول۔

ترجمہ:

(۱) اے پیارے! ہمیں شور اچھا نہیں لگتا۔ لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے اے پیارے! ہمیں شور اچھا نہیں لگتا میرے گھر

میں ایک نیا شگوفہ کھلا ہے اور میں نے نئی نئی بہاریں دیکھی ہیں۔اب مجھے تم کچھ نہ کہنا۔

اے پیارے! ہمیں شور اچھا نہیں لگتا لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے۔

(۲) اے میری ماں! میں اب مری کہ مری!! کوا میری پونی لے گیا ہے۔ میں دہائی دیتی اس کے پیچھے پیچھے پھر رہی ہوں کہ خدا کا واسطہ مجھے میری پونی دے دو۔

اے پیارے! ہمیں شور اچھا نہیں لگتا لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے۔

(۳) اے بلھے شاہ! مالک سے محبت ہو گئی ہے وہ مجھ پر ہزار ہا مہر عنایت کرتا ہے۔اب میرا یہی قول وقرار ہے کہ دلبر کے سنگ ہی رہنا ہے۔

اے پیارے! ہمیں شور اچھا نہیں لگتا۔لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے۔

(۴۴) پیارے بن مصلحت اُٹھ جاناں

(۱) پیارے بن مصلحت اُٹھ جاناں
ٹوں کدئیں تے ہو سیاناں

کر کے چاوڑ چار دیہاڑے
تھیسیں انت نماناں!
ظلم کریں تے لوک ستاویں
چھڈ دے ظلم ستاناں
پیارے بن مصلحت اُٹھ جاناں
ٹوں کدئیں تے ہو سیاناں

(۲) جس جس دا بھی مان کریں ٹوں
سو بھی ساتھ نہ جاناں
شہر خموشاں ویکھ ہمیشہ
جس وچ جگ سماناں

۱۔ دنیا کا شور وشغب ۲۔ شیطان

۳۔ عبادت اور اچھے اعمال ۴۔ محبوب، جان کا مالک

پیارے بن مصلحت اُٹھ جاناں
تُوں کدئیں تے ہو سیاناں

(۳) بھر بھر پُور لنگھاوے ڈاڈھا
ملک الموت مہاناں
اِتھے ہین تنتے سبھ
میں اوگن ہار نماناں
پیارے بن مصلحت اُٹھ جاناں
تُوں کدئیں تے ہو سیاناں

(۴) بُکھا دُشمن نال برے وچ
ہے دُشمن بل ڈھاناں
محبوب ربانی کرے رسائی
خوف جائے ملکاناں
پیارے بن مصلحت اُٹھ جاناں
تُوں کدئیں تے ہو سیاناں

مشکل الفاظ ومعانی: بن: بغیر۔ مصلحت: حاصل، بھلائی، بہتری۔ کدئیں: کبھی۔ چاوڑ: نازنخرے۔ تھیسیں: ہوگا۔ انت: آخر۔ لوک: لوگ۔ ڈاڈھا: طاقتور۔ مان: غرور، تکبر۔ مہانا: ملاح۔ تنتے: شان وشوکت والے۔ نماناں: عاجز۔ بل ڈھانا: گرانا۔

ترجمہ:

(۱) اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُٹھ جانا ہے کبھی تو تُو سمجھ دار بن۔
چار دن کے نازنخرے دکھا کر، آخر تم لاچار ہو جاؤ گے۔ ظلم کرتے ہو اور لوگوں کو ستاتے ہو۔ یہ ظلم اور لوگوں کو ستانا چھوڑ دو۔
اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُٹھ جانا ہے۔ کبھی تو تُو سمجھ دار بن۔

(۲) جس جس پر بھی تم مان کرتے ہو، وہ بھی کوئی تیرے ساتھ نہ جائے گا۔ شہر خموشاں کو ذرا دیکھ جس میں سب جگ نے سمانا ہے۔
اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُٹھ جانا ہے کبھی تو تُو سمجھ دار بن۔

(۳) طاقتور کشتا، بھر بھر کر پہنچا رہا ہے، وہ کشتی بان جس کو کہ ملک الموت کہتے ہیں۔

یہاں تو سب بڑے بڑے ٹھگے ہیں میں ہی ایک عاجز گنہگار ہوں۔
اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُٹھ جانا ہے۔ کبھی تو تُو سمجھ دار بن۔

(۴) اے بلھے شاہ! دشمن برائی لئے ہوئے ہے اسکو تونے گرانا ہے۔
محبوب ربانی اگر مدد کرے تو موت کا کوئی خوف نہ رہے۔ اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُٹھ جانا ہے۔ کبھی تو تُو سمجھ دار بن۔

(۴۵) پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا

(۱) پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

جاندا جا نہ آویں پھیر اوتھے بے پرواہی ڈھیر

اوتھے ڈیہل کھلوندے شیر توں بھی پھدیا جاویں گا

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۲) کھوہ وچ یوسف پایو نیں پھڑ وچ بازار وکایو نیں

اک اٹی مل پوایو نیں! توں کوڈی مل وکاویں گا!

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۳) عشقے ویکھ زلیخا ہے اوتھے عاشق ترفن ہے

مجھوں گروا بے بے توں اوتھوں کیہہ لیاویں گا

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۴) اِکناں دے پوست لہائیدے اک آریاں نال چرائیدے

اک سولی پکڑ چڑھائیدے اوتھے توں بھی ہیس کٹاویں گا

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۵) گھر کلالاں دا تیرے پاسے اوتھے آون مست پیاسے

بھر بھر پین پیالے کاسے توں بھی جی للچاویں گا

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۶) دلبر ہُن گئیوں کت لو بھلکے کیہہ جاناں کیہہ ہو
مستاں دے نہ کول کھلو توں بھی مست سداویں گا

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۷) بلھیا غیر شرع نہ ہو سکھ دی نیندر بھر کے سو
مونہوں نہ انا الحق گو پچھ سولی ڈھولے گاویں گا

پیاریا! سنبھل کے نیونہہ لا، پچھو پچھتاویں گا

مشکل الفاظ ومعانی: نیونہہ: عشق، محبت۔ ڈھیر: بہت زیادہ۔ ڈیہل کھلونا: گھبرا جانا۔ پھدنا: گرفتار ہونا کھوہ: کنواں۔ اٹی: سوت کی اٹی یعنی سوت کی چھوٹی سے گچھی۔ کوڈی: کوڑی۔ تڑفن: تڑپن۔ سیس: سر۔ کلال: شراب فروش۔ کاسہ: پیالہ۔ کت لو: کس طرف بھلکے: کل۔ ڈھولے: گیت۔

ترجمہ:

(۱) پیارے! ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔
اگر تو نے پیار کی نگری میں ضرور جانا ہے تو جا، لیکن پھر وہاں سے واپس کبھی نہ آنا، وہاں بے پرواہی بہت ہے وہاں تو شیر[1] بھی خوف سے کانپتے ہیں۔ تو بھی وہاں پکڑا جائے گا۔
پیارے! ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۲) یوسفؑ کو کنویں میں پھینکا گیا۔ پھر اس کو بازار میں بیچا گیا۔ صرف ایک سوت کی اٹی جتنا اس کا مول پڑا، تیری قیمت بھی ایک کوڑی جتنی پڑے گی۔
پیارے! ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۳) دیکھ کر عشق نے زلیخا کے ساتھ کیا کیا؟ وہاں تو سینکڑوں عاشق تڑپتے ہیں، مجنوں بھی ہائے ہائے کرتا ہے تو وہاں سے کیا لائے گا؟
پیارے! ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۴) بعضوں کے چمڑے[2] اتروائے جاتے ہیں، بعضوں کو آرے[3] سے چرایا جاتا ہے۔ بعض پکڑ کر[4] سولی چڑھائے جاتے ہیں تو

---

[1] عشق کی وادی میں تو بڑے بڑے دل گردے والے بھی گھبرا جاتے ہیں۔

[2] شمس تبریزؒ کی طرف اشارہ ہے جن کا چمڑا اتارا گیا۔

[3] حضرت زکریاؑ کی طرف اشارہ ہے جن کو کافروں نے آرے سے چیر اتھا۔

[4] منصور کو انا الحق کہنے پر سولی چڑھا دیا گیا تھا۔

بھی وہاں سر کٹا دیں گا۔

پیارے! ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۵) تیرے پاس ہی شراب بیچنے والوں کا مکان ہے، وہاں مست پیالے آتے ہیں، وہ بھر بھر کر کاسے پیتے ہیں تمہارا بھی دل للچائے گا۔

پیارے ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے پچھتانا پڑے۔

(۶) اے محبوب! تو چلا گیا ہے! انجانے کل کیا ہو جائے، مستوں کے پاس کھڑا نہ ہو ورنہ تو بھی مست کہلوائے گا۔

پیارے! ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۷) اے بلھے شاہ! غیر شرعی طور طریقے نہ اختیار کر، آرام کی نیند سو۔ منہ سے "انا الحق" کا نعرہ نہ لگا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بھی سولی چڑھ جائے۔

(۴۶) تانگھ ماہی دی جلی آں

(۱) تانگھ ماہی دی جلی آں

رت کانگ اڈاواں کھلیاں

کوڈی دمڑی پلے نہ کائی پار ونجن نوں میں سدھرائی

نال ملاح دے نہیں اشنائی جھیڑاں کراں وللیاں

تانگھ ماہی دی جلی آں

رت کانگ اڈاواں کھلیاں

(۲) نیں چندل دے شور کنارے گھمن گھیر تے ٹھاٹھاں مارے

ڈب ڈب موئے تارو بھارے شور کراں تے جھلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں

رت کانگ اڈاواں کھلیاں

(۳) نیں چندل دے ڈونگھے پاہے تلڈو غوطے کھاندے آہے

ماہی مینڈے پار سدھائے رہ گئی میں اکلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں
نت کانگ اُڈاواں کھلیاں

(۴) نیں چندل دیاں تارو پھاتاں کھلی اُڈیکاں ماہی دیاں واتاں
عشق ماہی دے لائیاں چاتاں جے کوکاں تاں میں جھلی آں
تانگھ ماہی دی جلی آں
نت کانگ اُڈاواں کھلیاں

(۵) پار چھاؤں جنگل بیلے! اوتھے خونی شیر بگھیلے
محبوب رب مینوں ماہی میلے میں ایس فکر وچ گلی آں
تانگھ ماہی دی جلی آں
نت کانگ اُڈاواں کھلیاں

(۶) اَدھی رات لکدے تارے اک لکے اک لکن ہارے
میں اُٹھ آئی ندی کنارے ہُن پار لنگھن نوں کھلی آں
تانگھ ماہی دی جلی آں
نت کانگ اُڈاواں کھلیاں

(۷) میں مَن تارو سار کیہہ جاناں ونجھ چپا نہ، تُلا پرانا
گھمن گھیر، نہ ٹانگ ٹکانا رو رو پھاتاں تلیاں
تانگھ ماہی دی جلی آں
نت کانگ اُڈاواں کھلیاں

(۸) بُلھا شوہ گھر میرے آوے ہار سنگار میرے مَن بھاوے
مُنہ مُکٹ متھے تِلک لگاوے جے ویکھے تاں میں بھلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں

نت کانگ اڈاواں کھلیاں

مشکل الفاظ ومعانی: نت: ہمیشہ۔ کانگ: کوا، موج۔ لشکدے تارے: ماند پڑتے ہوئے تارے۔ نیں چندل: دریائے چناب۔ گھمن گھیر: گرداب بھنور۔ جھلی: پاگل، احمق۔ تارو: تیرنے والا۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

(۱) محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔
میں کوے کو اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔
میرے پاس مال و دولت نہیں لیکن پار جانے کی امید رکھے ہوئے ہوں۔ ملاح کے ساتھ بھی کوئی آشنائی نہیں۔ پھر بھی میں پار جانے کے لئے اصرار کرتی ہوں۔
محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔ میں کوے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۲) چناب کے کنارے بڑا شور ہے گرداب اور موجیں ٹھاٹھیں مارتی ہیں بڑے بڑے تیراک ڈوب کر مر گئے ہیں میں اگر شور کروں تو احمق کہلواؤں گی۔
محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔ میں کوے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۳) چناب کے پانی کی بنیادیں بڑی گہری ہیں بڑے بڑے تیراک اس میں غوطے کھاتے ہیں۔
محبوب میرا اس پار جا چکا ہے، اب میں اس طرف اکیلی رہ گئی ہوں۔
محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں، میں کوے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۴) چناب کی لہروں میں تیرا جا سکتا ہے۔
میں کھڑی محبوب کی راہیں دیکھتی ہوں۔ محبوب کے عشق نے لگن لگائی ہے۔ میں آہ و فغاں کروں تو احمق کہلواؤں گی۔
محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔
میں کوے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۵) چناب کے اس پار جنگل اور بیلے ہیں۔ وہاں بے شمار خونی درندے ہیں۔ خدا مجھے میرا محبوب ملا دے۔ اس فکر میں میں اکیلی پریشان کھڑی ہوں۔
محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔
میں کوے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۶) آدھی رات ہو گئی ہے اور تارے ماند پڑ رہے ہیں۔ کچھ ماند پڑ گئے ہیں اور کچھ ماند پڑنے والے ہیں۔ میں اٹھ کر ندی کے کنارے آ گئی ہوں، پار جانے کو میں کھڑی ہوں۔

محبوب کی آس میں جلی جاتی ہوں۔
میں کوّے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۷) میں تیراک نہیں ہوں، میں تیرنا کیا جانوں؟ نہ بانس ہے اور نہ چپو ہے کشتی بھی ٹوٹی پھوٹی ہے۔ بھنور ہے اور پاؤں ٹکانے کو جگہ نہیں۔ میں زار وقطار روتی ہوں۔
محبوب کی آس میں جلی جاتی ہوں۔
میں کوّے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۸) اے بلھے شاہ! محبوب میرے گھر آئے، تو پھر مجھے یہ بار سنگھار اچھا لگے۔ منہ پر مکٹ[1] اور ماتھے پر تلک لگائے، اگر وہ مجھے دیکھے تو پھر میں اچھی ہوں۔ محبوب کی آس میں جلی جاتی ہوں۔
میں کوّے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۴۷) تُسی آؤ ملو، میری پیاری

(۱) تُسی آؤ ملو میری پیاری
میرے ٹُرنے دی تیاری

سبھے نَدّل کے ٹورن آیاں ماسیاں، پُھپھیاں، چاچیاں تائیاں
سبھے روندیاں، زار وزاری میرے ٹُرنے دی ہوئی تیاری

(۲) سبھے آکھن ایہہ گل جانیں ہو رہویں تُوں ہر دم نمانیں!
تد لگیں گی اوتھے پیاری میرے ٹُرنے دی ہوئی تیاری

(۳) سبھے ٹور گھراں نُوں مُڑیاں میں ہو اِک اُکلّڑی ٹُریاں
ہوئی آہی ڈارُں کونج نیاری میرے ٹُرنے دی ہوئی، تیاری

(۴) بُلھا شوہ میرے گھر آوے! میں کُجّی نُوں لے گل لاوے
اس شوہ دی ہے بات نیاری میرے ٹُرنے دی ہوئی تیاری

---

1. تاج جس میں سہرا بھی بنا ہو۔

مشکل الفاظ ومعانی: تُسی: تم۔ ٹرنا: چلنا، روانہ ہونا۔ آکھنا: کہنا۔ تد: تب۔ او تھے: وہاں۔ ٹورنا: روانہ کرنا۔ اکلڑی: اکیلی۔ ڈار: قطار۔ نیاری: الگ تھلگ۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

(۱) اے میری پیاری! مجھے آکر مل لو میرے چلنے کی تیاری ہوگئی ہے۔ میری خالائیں، پھوپھیاں اور چچیاں اور تایاں سب مجھے وداع کرنے آئی ہیں۔ زارو قطار سب رو رہی ہیں، میرے چلنے کی تیاری ہوگئی ہے۔

(۲) سب کہہ رہی ہیں کہ یہ بات یاد رکھنا کہ ہر دم عاجز بن کر رہنا کہ تب ہی تو وہاں پیاری لگے گی۔ میرے چلنے کی تیاری ہوگئی ہے۔

(۳) سب وداع کر کے گھروں کو لوٹ آئی ہیں۔ میں اب اکیلی ہی جا رہی ہوں۔ میں قطار سے بچھڑی ہوئی کونج کی طرح ہوگئی ہوں۔
میرے چلنے کی تیاری ہوگئی ہے۔

(۴) بلھے شاہ! محبوب میرے گھر آئے اور مجھ بے ہنر کو گلے سے لگائے۔ اس محبوب کی بات ہی کچھ اور ہے۔ میرے چلنے کی تیاری ہوگئی ہے۔

(۴۸) تُسی کرو اساڈی کاری

(۱) تُسی کرو اساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری
اوہ گھر میرے وچ آیا اوس آ مینوں بھر مایا
پچھو جادو ہے کہ سایہ اس توں لو حقیقت ساری
تُسی کرو اساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۲) اوہو دل میرے وچ وسدا بیٹھا نال اساڈے ہسدا
پچھاں باتاں تاں اُٹھ نسدا لئے بازاں وانگ اڈاری
تُسی کرو اساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۳) میں شوہ دریاواں پئی آں ٹھاٹھاں لہراں دے موتہہ گئی آں
چھڑ کے گھمن گھیر بھو پئی آں اُپروں برکھا رین اندھاری
تُسی کرو اَساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۴) سیاں ایڈ چھچھر چائے تارے کھاریاں بیٹھ چھپائے
منج دیاں رسیاں نانگ بنائے اینہاں سحراں توں بلہاری
تُسی کرو اَساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۵) ایہہ جو مُرلی کاہن وجائی دل میرے نُوں چوٹ لگائی
آہ دے نعرے کر دی آئی میں رُوواں زار وزاری
تُسی کرو اَساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۶) عشق دیوانے لیکاں لائیاں ڈاڈھیاں گھنیاں ستھاں پائیاں
ہاں میں بکری کول قصائیاں رہندا سہم ہمیشہ بھاری
تُسی کرو اَساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۷) عشق روہیلہ ناہیں چھپدا اندر دھریا باہر ٹپدا
مینوں دیو سنیہڑا سجدا میری کرو کوئی غم خواری
تُسی کرو اَساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۸) مَیں کیہہ مہر محبت جاناں ۔ سیاں کردیاں زور دھگانا
گل گل میوہ کہ ہدوانا کیہہ کوئی وید پساری
تُسی کرو اساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۹) نوشوہ جس دا بانس بریلی ٹُٹّی ڈالوں رہی اکیلی
کُوکے بیلے بیلی بیلی اوہدی کرے کوئی دلداری
تُسی کرو اساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

(۱۰) بلھا شوہ دے جے میں جاواں اپنا سر دھڑ پھیر نہ پاواں
اوتھے جاواں نہ دُکھ پاواں بھیڑی اینویں عمر گزاری
تُسی کرو اساڈی کاری
گیہی ہو گئی ویدن بھاری

مشکل الفاظ ومعانی: لیکاں لائیاں: بدنام کیا۔ چَنگا: اچھا لگنا، زور دھگانا: ناانصافی۔ کوکنا: فریاد وفغاں کرنا۔

ترجمہ:

(۱) تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا تکلیف دہ بن گیا ہے۔ وہ میرے گھر میں آیا ہے اور آتے ہی اس نے میرے دل کو لبھا لیا ہے، اس سے ہی پوچھو کہ یہ جادو ہے یا سایہ ہے۔ اس سے ساری حقیقت پوچھو۔
تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا تکلیف دہ بن گیا ہے۔

(۲) اسی کا میرے دل میں بسیرا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہنستا ہے۔ کوئی بات پوچھوں تو بھاگ اٹھتا ہے۔ بازوں کی طرح اڈاری مار جاتا ہے۔
تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۳) میں (پیار کے) گہرے دریاؤں میں داخل ہوگئی ہوں۔ موجوں اور لہروں کے منہ میں آ گئی ہوں۔ بھنوروں اور گردابوں نے مجھے سراپا گردش بنا دیا ہے۔ اوپر سے بارش ہو رہی ہے اور رات بھی اندھیری ہے۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۴) سہیلیوں نے اس قدر ناز نخرے دکھائے ہیں کہ ستاروں کو ٹوکریوں میں چھپا کر رکھ دیا ہے۔ موخ کی رسیوں سے سانپ بنا کر دکھا دیے ہیں۔ میں ان کے جادو پر قربان جاؤں۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۵) یہ جو محبوب نے بانسری بجائی ہے اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے، آہ کی نعرہ زنی کرتی میں زار و قطار رو رہی ہوں۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۶) عشق کے جنون نے مجھے رسوا کر دیا ہے۔ بڑی اور تکلیف دہ، مجلسوں میں میری بدنامی ہوئی ہے۔ میں قصابوں کے پاس بکری کی طرح ہوں اور مجھے ہر وقت خوف لاحق رہتا ہے۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۷) جانباز عشق اچھا نہیں لگتا۔ اندر چھپا ہو تو باہر آ کر ناچنے لگتا ہے۔ مجھے کوئی سچ کا پیغام دو کوئی میری غم خواری کرو۔ تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۸) میں مہر و محبت کا نام کیا جانوں؟ میری سہیلیاں مجھ سے زبردو ذکر رہی ہیں۔ گل گل، میوہ اور ہدوانہ کیا ہیں اور وید یا پنساری کون ہوتے ہیں۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۹) جس کا محبوب بانس بریلی (بہت دور) ہے وہ بالکل تن تنہا رہ گئی ہے، جنگل بیلے میں محبوب کو پکار رہی ہے کوئی اس کی دلداری و دل جوئی کرے۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

(۱۰) اے بلھے شاہ! اگر میں خود محبوب کے پاس چلا جاؤں تو پھر میں اپنا سر دھڑ باقی لے رکھ سکوں۔ وہاں جاؤں اور دکھ تکلیف سے چھٹکارا پالوں، میں نے اپنی عمر یونہی گنوا دی ہے۔

تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

☆☆☆

لے دکھ اور تکلیف سے بالکل آزاد ہو جاؤں۔

خونناب خم

"شرح دیوان حکیم مومن خان مومن"

امان اللہ کاظم

قیمت=/250

حکیم مومن خان مومن جو رنگین طبع رنگین مزاج شاعر مشہور ہے جس کی عاشقانہ شاعری عشقیہ شاعری کے دلدادگان کیلئے ایک انمول تحفہ ہے اس کے دیوان کا ہر شعر عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ امان اللہ کاظم نے مومن خان مومن کے اشعار کی بہت ہی سادہ اور دلنشین انداز میں شرح لکھی ہے اس طرح کہ ہر شعر کا حسن نکھر کر سامنے آگیا ہے ایک شاعر کے کلام کی شرح ایک شاعر کے قلم سے پہلی بار منظر عام پر آرہی ہے۔ ہر شعر میں مستعمل الفاظ کے معنی بھی ساتھ ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں تا کہ قاری کو کسی قسم کی زحمت نہ اٹھانا پڑے اور اس کے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے تشنگان علم میں بھی اس سے اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں آپ کی لائبریری میں اس کتاب کا ہونا لازمی ہے۔

شرح دیوان غالب

عبدالباری آسی

قیمت=/210

اپنے زمانے کی سب سے آسان شرح غالب مرور زمانہ سے نا پید ہو چکی تھی۔ علی گڑھ سے تعلق رکھنے والے عبدالباری آسی نے غالب کی شرح کو آج کے دور کے عین مطابق لکھا 1926ء کے بعد 2009ء میں دوبارہ منظر عام پر آرہی ہے ترتیب اضافہ الفاظ کی درستی عبدالباری آسی۔

کلام شرح دیوان غالب

خرم علیم

قیمت=/270

قدیم زمانہ سے غالب پر کئی شرحیں لکھی گئی لیکن آج کے عام آدمی کو غالب کو سمجھنا مشکل ہے۔ لیکن ہم نے یہ مشکل کام آسان کر دیا آپ نے غالب کی کئی شرحیں پڑھی ہو لیکن اس کتاب کو ایک بار پڑھ کر ضرور دیکھئے میں نہیں کہتا آپ خود اندازہ لگائیں گے کہ واقعی یہ شرح ایک شرح ہے۔

کلام شرح

کلیات اقبال (فارسی)

ڈاکٹر غلام جیلانی / امان اللہ کاظم

قیمت=/600

الف دال نسیم۔۔۔۔ 6 بکس یکجا ترجمہ تشریح کیساتھ۔۔۔ علامہ محمد اقبال اپنی جگہ ایک ادارہ فکر تھے ان کے فلسفیانہ انداز اور کلام کو سمجھنا کوئی آسان کام نہیں علامہ اقبال نے اپنی شاعری سے اپنی شناخت کروائی اور اپنی شاعری سے قوم کو کئی پیغام دیئے جو اس کلیات میں شامل ہیں اتنی آسان شرح اس سے پہلے نہیں چھپی نہ چھپے گی۔ یکجا کے علاوہ علیحدہ علیحدہ بھی موجود ہیں۔ اس میں شامل (" جاوید نامہ =/150 ")(" مثنوی مسافر =/120 ")(" ارمغان حجاز =/120 ")(" پیام مشرق =/150 ")(" زبور عجم =/150 ")(" اسرار خودی =/150 ")

غالب کے سو اشعار

خرم علیم

قیمت=/270

چوٹی کے دس مشہور معروف شاعروں نے غالب کے ان مشہور زمانہ سو اشعار کو اپنی زبان میں کس طرح پیش کیا۔ غالب کے اشعار کا طلسم آپ کے سامنے پیش ہے۔ غالب واحد شاعر ہیں جن کے کلام کی اتنی زائد شرحیں لکھی گئی ہیں اور تمام شرحوں کو لوگوں نے پسند کیا۔

ماء الحیات

"شرح دیوان خواجہ میر درد"

امان اللہ کاظم

قیمت=/250

خواجہ میر درد ایک صوفی شاعر مانے جاتے ہیں اس لیے ان کی شاعری میں صوفیانہ رنگ بدرجہ اتم موجود ہے وہ مسائل تصوف کو بڑے دلنشین انداز میں بیان کرتے ہیں ان کا ایک ایک شعر روحانیت اور عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا ہے وہ دنیا کی بے ثباتی کو کچھ اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ آدمی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہر ایک کے لیے ضروری تا کہ دین سے اور ادب سے محبت رکھنے والوں کی محبت جواں رہے۔

کلام شرح

کلیات اقبال (اردو)

امان اللہ کاظم

قیمت یکجا (کارڈ=/400)(مجلد=/450)

اُردو ترجمہ تشریح چار بکس کے ساتھ۔ اقبال کی بکس کا ترجمہ تشریح کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن ہمارے ہر دل عزیز مصنف بزرگ امان اللہ کاظم صاحب نے بڑے پیارے انداز میں ان چار بکس کو ترجمہ تشریح کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اتنا آسان ترجمہ پہلے کبھی نہیں ہوا ان بکس کے مطالعہ سے آپ ایک اچھی شاعری سے لطف اندوز ہوں گے۔ (" بانگ درا =/200 ")(" بال جبریل =/200 ")(" ضرب کلیم، ارمغان حجاز =/200 ")

تلخانہ شیریں "شرح"

دیوان ساغر صدیقی

امان اللہ کاظم / قیمت=/300

ساغر صدیقی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے اس کی شاعری میں سوز و گداز بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اس کا ہر شعر دنیا کے رنگ و بو میں روا رکھے جانے جبر و جور، انصافی دولت کی غیر مساویانہ تقسیم اور زبردست طبقے کیساتھ امراء وقت اور صاحبان اقتدار کے بے رحمانہ رویے کا مرثیہ ہے اس کے اشعار سیدھے دل تک اتر جاتے ہیں۔ اس کا جادو اثر انداز بیان دلوں کو موہ لیتا ہے۔ یہ ایک انمول تحفہ ہے ایک بار پڑھنے والا بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

(۴۹) تُوں کِدھروں آیا

(۱) تُوں کِدھروں آیا، کِدھر جانا — اپنا دس ٹِکانا

جس ٹھانے دا مان کریں تُوں — اوہنے تیرے نال نہ جانا

ظلم کریں تے لوک ستاویں — کسب پھڑیو لُٹ کھانا

محبوب سبحانی کرے آسانی — خوف جائے مکانا

کرلے چاوڑ چار دیہاڑے — اوڑک تُوں اُٹھ جانا

(۲) شہر خموشاں دے چل وسیئے — جتھے ملک سمانا

بھر بھر پُور لنگھاوے ڈاڈھا — ملک الموت مُہانا

ایتھاں سبھناں تھیں ہے بلھا — اوگن ہار پرانا

تُوں کِدھروں آیا کِدھر جانا — اپنا دس ٹِکانا

مشکل الفاظ ومعانی: ٹِکانا: ٹھکانہ۔ ٹھانا: دنیاوی اسباب۔ کسب: پیشہ۔ محبوب سبحانی: اللہ کے محبوب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا لقب۔ مکانا: ملک الموت کا۔ چاوڑ: شیخی، گھمنڈ۔ اوڑک: آخرکار۔ شہر خموشاں: قبرستان۔ ملک: انسان۔ پُور: کشتی میں ایک بار جتنی سواریاں ہوں۔ ڈاڈا: زبردست۔ مہانا: ملاح۔

ترجمہ:

(۱) (اے انسان) تو کدھر سے آیا ہے اور اور تو نے کدھر کو جانا ہے۔ اپنے ٹھکانے کا بھی تو کچھ بتا؟ تو جس دنیاوی مال واسباب کا مان کر رہا ہے وہ تیرے ساتھ نہیں جائے گا۔ تو ظلم کرتا ہے اور لوگوں کو ستاتا ہے۔ لوگوں کو لوٹنا تیرا پیشہ ہے۔ اب اللہ کا محبوب ہی آسانی پیدا کرسکتا ہے کہ ملک الموت کا خوف ختم ہو جائے۔ چار دن تو شیخی اور گھمنڈ کرلے، آخر تو نے یہاں سے چلے جانا ہے۔

(۲) شہر خموشاں (قبرستان) میں چل کر آباد ہو جاتے ہیں جہاں پوری دنیا نے سمانا ہے۔ زبردست ملاح (ملک الموت) بھر بھر کشتی پار لنگائے جا رہا ہے مگر ان میں سب سے پرانا گنہگار بلھا ہی ہے۔

(اے انسان) تو کہاں سے آیا ہے اور تو نے کدھر کو جانا ہے۔ اپنے ٹھکانے کا بھی تو کچھ بتا؟

(۵۰) تُونہیوں ئیں، مَیں ناہیں

تُو نہیوں ئیں، میں ناہیں، وے سجنا! تُونہیوں ئیں، مَیں ناہیں!

کھولے دے پرچھانویں وانگوں، گھوم رہیا من ماہیں
جاں بولاں تُوں نالے بولیں، چُپ رہواں من ناہیں
جاں سوواں تُوں نالے سوئیں، جاں ٹُراں تُوں راہیں
بُلھا شوہ گھر آیا ساڈے، جندڑی گھول گھمائیں

تُو نہیوں ئیں، مَیں ناہیں، وے سجنا! تُونہیوں ئیں، مَیں ناہیں!

مشکل الفاظ ومعانی: کھولا: ویرانہ۔ پرچھاواں: سایہ۔ جندڑی: جان۔ گھول گھمانا: قربان کردینا۔

ترجمہ:

تُو ہی ہے، میں نہیں ہوں، پیارے! تُو ہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ ویرانی میں سایے کی طرح تُو میرے من میں گھوم کررہا ہے۔
میں بولتا ہوں تو تُو میرے ساتھ بولتا ہے میں چپ رہتا ہوں تو تُو بھی چپ رہتا ہے۔
میں سوتا ہو تو تُو بھی سو جاتا ہے۔ میں چلتا ہوں تو تُو بھی راستہ میں ہوتا ہے۔
اے بلھے شاہ! محبوب ہمارے گھر آیا ہے، اس پر جان قربان کردینا۔
تُو ہی ہے، میں نہیں ہوں پیارے!
تُو ہی ہے، میں نہیں ہوں۔

(۵۱) تیرا نام دھیائیدا سائیں

تیرا نام دھیائیدا سائیں، تیرا نام دھیائیدا

چُلھے نالوں چُلھا چنگا، جس پر طعام پکائیدا
رَل فقیراں مجلس کیتی، بھورا بھورا کھائیدا
رنگھڑ نالوں کھنگر چنگا، جس پر پَیر گھسائیدا
بُلھا شوہ نوں سوائی پاوے جو بکرا بنے قصائیدا

تیرا نام دھیائیدا سائیں، تیرا نام دھیائیدا

مشکل الفاظ ومعانی: دھائیدا: یاد کیا جاتا ہے۔ چلھا: چولہا۔ چنگا: اچھا۔ بھورا بھورا۔: ذرہ ذرہ۔ رنگھڑ: راجپوتوں کی ایک گوت، مراد ضدی انسان۔ گھساتا: رگڑنا۔ سوائی: وہ ہی۔

ترجمہ:

اے پروردگار! تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔ تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔

اے بلھے شاہ! تجھ سے چولہا کہیں بہتر ہے کہ جس پر کھانا تو پکتا ہے۔ فقیروں نے مجلس منعقد کی اور یہ فیصلہ کیا کہ تھوڑا تھوڑا کھانا چاہیے۔

رنگھڑ (ہٹ دھرم انسان) سے بہتر تو پاؤں رگڑنے والا پتھر ہے، کیونکہ اس سے پاؤں تو صاف کرتے ہیں۔

اے بلھے شاہؒ! محبوب کو وہی پا سکتا ہے جو محبوب پر قربان ہو جائے۔

اے پروردگار! تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔

تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔

(۵۱۔ الف) تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

(۱) تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

تیرے عشق نے ڈیرا، میرے اندر کیتا!
بھر کے زہر پیالہ، میں تاں آپے پیتا!
جھبدے بوہڑیں وے طبیبا، نہیں تاں میں مر گئی آ

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

(۲) چھپ گیا وے سورج، باہر رہ گئی آ لالی
وے میں صدقے ہوواں، دیویں مڑ جے وکھالی
پیرا! میں بھل گئی آں، تیرے نال نہ گئی آ

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

(۳) ایس عشقے دے کولوں، مینوں ہٹک نہ مائے
لاہو جاندڑے بیڑے، کیہڑا موڑ لیائے
میری عقل جو بھلی، نال مہانیاں دے گئی آ

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

(۴) ایس عشقے دی جھنگی وِچ مور بولیندا
سانوں قبلہ تے کعبہ، سوہنا یار دِسیندا
سانوں گھائل کر کے، پھیر خبر نہ لئی آ
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

(۵) بُلھا شوہ نے آندا، مینوں عنایت دے بُوہے
جس نے مینوں پوائے، چولے ساوے تے سُوہے
جاں میں ماری ہے اڈی، مل پیا ہے رہیا!
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

مشکل الفاظ ومعانی: تھیا تھیا: رقص کا ایک انداز۔ آپے: خود بخود۔ ہٹک: روک۔ لاہو: سیل رواں۔ بھوہڑنا: جلدی آنا، خبر لینا۔ مہانا: کشتی بان۔ جھنگی: درختوں کا جھنڈ، ذخیرہ۔ ساوے: سبز۔ سوہے: سرخ۔ اڈی: ایڑی۔

ترجمہ:

(۱) تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔
تیرے عشق نے میرے دل میں ڈیرہ لگایا ہے۔ میں نے یہ زہر کا پیالہ خود ہی پیا ہے۔
اے طبیب! جلدی سے آنا نہیں تو میرا زندہ رہنا مشکل ہے۔
تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۲) (روشنی دینے والا) سورج چھپ گیا ہے اور صرف اس کی سرخی برقرار ہے۔
میں تیرے قربان جاؤں اگر تو مجھے دکھائی دے۔
اے مرشد! مجھ سے بھول ہوگئی کہ میں تیرے ساتھ نہ گئی۔
تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۳) اے ماں! مجھے اس عشق سے نہ روک۔ ڈوبتے ہوئے بیڑوں کو کون واپس لاسکتا ہے۔ میری عقل سے بھول ہوگئی کہ میں ملاحوں کے ساتھ ہی غرق ہوگئی ہوں۔
تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۴) اس عشق کے ذخیرے میں مور[1] بولتا ہے۔ ہمیں تو قبلہ و کعبہ پیارا محبوب ہی نظر آتا ہے[2]۔ اس نے ہمیں گھائل تو کر دیا مگر پھر

1۔ محبوب تو نظروں سے اوجھل ہے لیکن ہمیں اس کے دیدار کی امید ہے۔

2۔ عشق کی دنیا میں بڑی خوبصورتی اور دل کشی پائی جاتی ہے۔

ہماری خبر تک نہ لی۔

تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۵) اے بلھے شاہ! محبوب ہی مجھے شاہ عنایتؒ کے دروازے پر لایا ہے، جس نے مجھے رنگ برنگے لباس پہنائے ہیں۔ جب میں نے زمین پر ایڑی ماری تو فوراً مجھے محبوب مل گیا۔ تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۵۲) تیں رکت پر پاؤں پسارا ہے؟

(۱) تیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گزارا ہے

اک پلک جھلک دا میلہ ہے
کجھ کر لے ایہو ویلہ ہے
ایہہ گھڑی غنیمت دیہاڑا ہے

تیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گزارا ہے

(۲) اک رات سراں دا رہنا ہے
اتھے آکر پھل نہ بہنا ہے
کل سبھ دا کوچ نقارا ہے

تیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گزارا ہے

(۳) توں اوس مکانوں آیا ہیں
اتھے آدم بن سمایا ئیں
بن چھڈ مجلس کوئی کارا ہے

تیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گزارا ہے

(۴) بلھا ایہہ مجرم تمہارا ہے
سر چکیا پربت بھارا ہے
اس منزل راہ نہ کھاہڑا ہے

تیں کت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گزارا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: کت پر: کس پر۔ اتھاں: یہاں۔ سراں: سرائے۔ آکڑ: غرور۔ نقارہ: نوبت۔ کارا: کام۔

ترجمہ:

(۱) یہ کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہنا ہے۔ کوئی دم گھڑی کا یہاں میلہ ہے۔ کچھ کر لے یہی عمل کا وقت ہے۔
یہ گھڑی اور دن غنیمت ہیں۔
کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں یہاں تو کچھ دیر رہنا ہے۔

(۲) یہاں رہنا تو ایک رات سرائے میں رہنے کی طرح ہے۔ یہاں اکڑ کر اور مغروری سے بیٹھے نہیں رہنا۔ کل کو سب نے چلے جانا ہے کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہنا ہے۔

(۳) تو اس مکان سے آیا ہے۔ اس جہاں میں آباد ہو چکا ہے۔ یہ مجلس چھوڑ اور کوئی نیک کام کر۔
کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہنا ہے۔

(۴) اے بلھے شاہ! یہ تیری بڑی بات ہے کہ سر پر بھاری بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ منزل کا کوئی راستہ اور نشان نہیں ہے۔ کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہنا ہے۔

(۵۳) ٹک بوجھ کون چھپ آیا ہے؟

(۱) ٹک بوجھ کون چھپ آیا ہے
کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

جس نہ درد دی بات کہی اس پریم نگر نہ جہات پئی
اوہ ڈب موئی سبھ گھات گئی اوہ کیوں چندری نے جایا ہے

ٹک بوجھ کون چھپ آیا ہے
کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۲) مانند پلاس بنایو ای میری صورت چا لکھایو ای
مُکھ کالا کر وکھلایو ای کیا سیاہی رنگ لگایا ہے

ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
کِس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۳) اک رب دا ناء خزانہ ہے سنگ چوراں یاراں دانہ ہے
اُس رحمت دا گھسانا ہے سنگ خوف رقیب بنایا ہے

ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
کِس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۴) دُوئی دُور کرو کوئی شور نہیں ایہہ تُرک ہندو کوئی ہور نہیں
سَبھ سادھ کہو کوئی چور نہیں ہر گھٹ وچ آپ سمایا ہے

ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
کِس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۵) اینویں قصے کاہنوں گھڑنا ایں تے گلستاں بوستاں پڑھنا ایں
اینویں بے موجب کیوں لڑنا ایں کس اُلٹا وید پڑھایا ہے

ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
کِس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۶) شریعت ساڈی دائی ہے طریقت ساڈی مائی ہے
اگوں حق حقیقت آئی ہے اُتے معرفتوں کجھ پایا ہے

ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
کِس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۷)ہے وِرلی بات بتاون دی تُسی سمجھو دِل تے لاون دی
کوئی گت وِسو اُس پاون دی ایہہ کاہنوں بھیت بنایا ہے
ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
بُکس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۸)ایہہ پڑھنا علم ضرور ہویا پَر دَسناں نامنظور ہویا
جِس دَسیا سو منصورؒ ہویا اُس سُولی پکڑ چڑھایا ہے
ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
بُکس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۹)تینوں کسب فقر تائید کیا وکھ تن عارف بایزیدؒ کیا
کر زُہدی قطب فریدؒ تھیا کِسے بے محنت نہیں پایا ہے
ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
بُکس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۱۰)اس دُکھ سے بھڑک بھاگیں گا رہیں سُتا کد تُوں جاگیں گا
پھیر اُٹھ کر رووَن لاگیں گا کِسے غفلت مار سُلایا ہے
ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
بُکس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۱۱)غ ع دی صورت اک تھرا اک نقطے دا ہے فرق پڑا
اوہ نقطہ دِل تھیں دور کرا پھر غینوں عین جتایا ہے
ٹک بُوجھ کون چھُپ آیا ہے
بُکس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۱۴) جیہڑا مَن وِچ لگا دوآرے ایہہ کون کہے میں مُوا رے

تَن سبھ عنایتؔ ہوآرے پھر تلہاؔ نام دھرایا ہے

ٹک بُوجھ کون چُھپ آیا ہے

کِس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: ٹک: ذرا تھوڑی دیر کے لئے۔ بھیکھ: بہروپ۔ وٹایا: بدلا، تبدیل کیا۔ پریم نگر: پیار کی نگری۔ جھات: نظر، جھلک۔ چندری: بری۔ پلاس: ڈھاک کا درخت، ٹاٹ۔ سنگ: ساتھ۔ کھسمانہ: ذمہ داری۔ ترک: بہادر جنگجو ترک مسلمان۔ سادھ: سادھو، فقیر، جوگی۔ گھٹ: دل۔ وید: سبق۔ ورلی: کوئی کوئی۔ گت: طریقہ، راستہ۔ بھیت: بھیس۔ کچرک: کب تک۔ دوآ: دوسرا، دوجا۔ موا: مردہ۔ دھرایا: رکھوایا۔

ترجمہ:

(۱) ذرا بوجھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے۔ کس بہروپیے نے روپ بدلا ہے؟ جس نے درد کو جانا نہیں اس نے پریم نگر کو اک نظر دیکھا نہیں۔ وہ دکھ برداشت کرے یا ڈوب مرے۔ اسکی ماں کمبخت نے اسے جنا ہی کیوں ہے؟

ذرا بوجھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے۔

کس بہروپیے نے روپ بدلا ہے؟

(۲) تو نے کپڑے پر میری تصویر کھینچی ہے میری شکل گہرے گہرے سیاہ رنگ سے بنائی ہے۔ میرا چہرہ اتنا خوبصورت نہیں بنایا۔ یہ کیسا سیاہی رنگ لگایا ہے؟

ذرا بوجھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے۔ کس بہروپیے نے روپ بدلا ہے

(۳) خدا کا نام ایک خزانہ ہے۔ چور ٹھگ اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کی رحمت کی سب ذمہ داری ہے لیکن ساتھ رقیب[1] کا خطرہ بھی پیدا کر دیا ہے۔

ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپیے نے روپ بدلا ہے۔؟

(۴) کوئی شور نہیں بس دوئی دور کرو۔ ہندو اور مسلمان یہ دو الگ الگ نہیں۔ سب سادھ ہیں کوئی چور نہیں۔ ہر دل میں وہ (خالق) آپ بسا ہوا ہے۔

ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپیے نے روپ بدلا ہے؟

(۵) یونہی قصے کیوں بناتے ہو، کس لئے گلستان[2] اور بوستان پڑھتے ہو۔

[1] شیطان کی شکل میں دشمن بھی روح کے ساتھ لگا دیا ہے جو روح کو خزانے سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

[2] فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعدی کی کتابیں۔

ایسے ہی بے مقصد کیوں لڑتے ہو، یہ کس نے تجھے الٹا سبق پڑھایا ہے؟
ذرا لؤ جھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے؟
کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے۔

(۶) شریعت ہماری پرورش کرنے والی ہے اور طریقت ہماری ماں ہے۔ اس کے آگے حقیقت ہے اور معرفت سے ہم نے سب کچھ پایا ہے۔
ذرا لؤ جھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے؟

(۷) یہ ایک ایسی بات ہے جو شاذ و نادر ہی تمہیں کوئی بتائے گا۔ یہ دل کو لگنے والی بات ہے کہ کیا اس کو پانے کا کوئی طریقہ ہے؟ یہ پردہ کیوں ڈال رکھا ہے۔
ذرا لؤ جھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے؟

(۸) یہ علم کا پڑھنا تو نہایت ضروری ہے لیکن اس بارے میں کچھ بتایا بھی نہیں جا سکتا۔ جس کسی نے بتانے کی کوشش کی ہے وہ تو پھر ایک طرح کا منصور ہی ہوا جسے پکڑ کر سولی چڑھا دیا گیا۔ ذرا لؤ جھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے؟

(۹) تجھے کب فقر کی تاکید کی گئی ہے۔ بایزید کو بھی تکلیفیں سہنی پڑی ہیں۔ زہد و ریاضت کی بناء پر ہی فریدالدین گنج شکرؒ کو قطب دوراں کیا گیا۔ محنت و ریاضت کے بغیر کسی کو بھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔
ذرا لؤ جھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے؟
کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے؟

(۱۰) اس دکھ سے کب تک بھاگتا پھرے گا؟ تو سویا ہے کب جاگے گا؟ تو جب بیدار ہوگا تو رونا پڑے گا۔ تجھے کس غفلت نے بے سدھ کر رکھا ہے۔
ذرا لؤ جھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے؟

(۱۱) عین اور غین [3] کے حرف ایک جیسے ہیں۔ صرف ایک ہی نقطے کا فرق ہے۔ یہ نقطہ دل سے دور ہٹاؤ پھر غین سے عین نظر آئے گی۔
ذرا لؤ جھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے۔ کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے؟

(۱۲) یہ من میں دُوئی جو سمائی ہے۔ کون کہے گا کہ "میں" پر موت آگئی ہے؟ تن سارا عنایتؔ ہو گیا ہے تو پھر بُلھا نام پڑا۔ ذرا لؤ جھ تو یہ کون چُھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپئے نے روپ بدلا ہے۔؟

☆☆☆

۳۔ دوئی کو دور کرنے سے وحدت ہی رہ جائے گی۔

(۵۴) چر نہ عشق مجازی لاگے

(۱) چر نہ عشق مجازی لاگے
سوئی سیوے نہ بن دھاگے
عشق مجازی داتا ہے
جس پچھے مست ہو جاتا ہے
عشق جیہناں دے ہڈیں پیندا
سوای نر جیوت مروندا
عشق پتا تے ماتا ہے
جس پچھے مست ہو جاتا ہے

(۲) عاشق دا تن سک دا جائے
میں کھڑی جندبڑ کے سائے
دیکھ معشوقاں کھڑ کھڑ ہاسے
عشق بتال پڑھاتا ہے
جس تے عشق ایہہ آیا ہے
اوہ بے وس کر وکھلایا ہے
نشہ رُوم رُوم میں آیا ہے
اس وچ نہ رتی اوہلا ہے

(۳) ہر طرف دسیندا مولا ہے
بلھا عاشق بھی ہُن تردا ہے
جس فکر پیا دے گھر دا ہے
رب ملدا دیکھ اُچروا ہے
مَن اندر ہویا جھاتا ہے
جس پچھے مست ہو جاتا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: چر: جب تک۔ داتا: دینے والا، عطا کرنے والا۔ نر: مرد، آدمی۔ جیوت: جس وقت، جتنی دیر۔ تن: جسم، بدن۔ جندبڑ: سائے والا درخت، پیارا درخت۔ بتال: اتا پتا۔ رُوم رُوم: لوں لوں۔ رتی: ذرا سا، تھوڑا سا۔ دسیندا: نظر آتا۔ مَن: دل۔ جھاتا: روشنی۔

ترجمہ:

(۱) جب تک عشق مجازی نہ ہو، سوئی دھاگے کے بغیر ہی نہیں سکتی۔ عشق مجازی (کچھ) دینے والا ہے۔ یہ جذب و مستی کی کیفیت لاتا ہے۔
عشق جن کی ہڈیوں میں بستا ہے، وہ جیتے جی ہی مر جاتے ہیں۔ عشق ہی باپ ہے اور ماں ہے یہ جذب و مستی کی کیفیت لاتا ہے۔

(۲) عاشق کا تن سوکھتا ہی جاتا ہے۔ میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے کھڑی ہوں، معشوقوں کو دیکھ دیکھ کر کھل کھلا کر ہنستا ہے۔

عشق ہی صحیح سبق پڑھاتا ہے۔ جس پر عشق آتا ہے، اس کو بے بس کر کے چھوڑتا ہے۔ اس کے لوں لوں میں نشہ سا آجاتا ہے اور اس میں ذرا شک نہیں۔

(۳) ہر طرف خدا کی ذات دکھائی دیتی ہے۔ بلھے شاہ! عاشق کو بھی اب چار چاند لگتے ہیں۔ جس کو فقط محبوب کے گھر کی فکر ہوتی ہے اس کو رب بھی مل جاتا ہے۔ اس کا من روشن ہو جاتا ہے۔ یہ جذب و مستی کی کیفیت لاتا ہے۔

(۵۵) جس تن لگیا عشق کمال

(۱) جس تن لگیا عِشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال

درد منداں نُوں کوئی نہ چھیڑے
جس نے آپے دُکھ سہیڑے
جمنا جیونا مُول اُگھیڑے
بوجھے اپنا آپ خیال

جس تن لگیا عِشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال

(۲) جس نے ویس عشق دا کیتا
دُھر درباروں فتویٰ لیتا
جدوں حضوروں پیالہ پیتا
کُجھ نہ رہیا جواب سوال

جس تن لگیا عِشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال

(۳) جس دے اندر وسیا یار
اُٹھیا یارو یار پُکار
نہ اوہ چاہے راگ نہ تار
اینویں بیٹھا کھیڈے حال!

جس تن لگیا عشق کمال

ناچے بے سُر تے بے تال

(۴) بُلھا شوہ وِنگر سچ پایا

جُھوٹھا رولا سبھ مُکایا

سچیاں کارن سچ سُنایا

پایا اُس دا پاک جمال

جس تن لگیا عشق کمال

ناچے بے سُر تے بے تال

مشکل الفاظ ومعانی: تن: جسم۔ بے سر بے تال: نظم وضبط کے بغیر۔ اکھیڑے: اکھاڑ دے۔ ولیں: روپ۔ پوشاک: لباس۔ حضوروں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ وسیا: بسا۔ کھیڈے: کھیلے۔ حال: وجد، جذب ومستی: عارفانہ کلام سن کر وجد ومستی میں آنے کی کیفیت، محویت۔ کارن: کیلئے۔

ترجمہ:

(۱) جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے وہ بے سُر بے تال ناچتا ہے۔
اہل درد کو کچھ نہ کہیے۔ سچے عاشق عشق کے دکھوں کو خود ہی قبول کرتے ہیں۔ وہ جنم مرن کی جڑ اکھاڑ ڈالتے ہیں وہ آپ اپنے حال کو جانتے ہیں۔
جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔

(۲) جس نے عشق کا چولا پہن لیا، اس نے ازل سے ہی (مخصوص اور منفرد لباس کا) فتویٰ (جواز) حاصل کر لیا، مئے عرفان کا جو پیالہ پی لیا تو کوئی سوال وجواب باقی نہ رہا۔
جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے، وہ بے سُر بے تال ناچتا ہے۔

(۳) جس کے دل میں یار بسا ہے وہ یار ہی یار پکارتا[۱] ہے۔ وہ راگ اور ستار کو کیا جانے؟ وہ تو یونہی بیٹھے بیٹھے مستی میں آجاتا ہے۔
جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے، وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔

(۴) بلھے شاہ! شوہ[۲] نگر کو ہی سچ پایا ہے۔ جھوٹا[۳] شور سب ختم کر دیا ہے۔ سچوں کو سچ سنایا ہے اور اس کا پاک جمال پایا ہے۔ جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے، وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔۔

۱۔ جس کے من میں اس کا یار آباد ہو گیا، وہ ہر وقت اسی کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

۲۔ مقام حق ۳۔ تمام شکوک وشبہات ختم کر دیے ہیں۔

(۵۶) چند رکڑکی دے مونہہ آئی

(۱) چند رکڑکی دے مونہہ آئی

آپے ہیں توں لحمک لحمی آپے ہیں توں پیارا
گلاں سن سن تیریاں میرا، عقل گیا اڈ سارا
شریعت توں بے شریعت کر کے، بھلی کھمن وچ پائی

چند رکڑکی دے مونہہ آئی

(۲) ذرہ عشق تساڈا دسدا، پربت کولوں بھارا
اک گھڑی دے ویکھن کارن، چک لیا جگ سارا
کیتی محنت ملدی ناہیں ہن کیہہ کرے لوکائی

چند رکڑکی دے مونہہ آئی

(۳) واویلا کیہہ کرنا چندے، جو ساڑے سو ساڑے
سکھاں دا اک پولا ناہیں، دکھاں دے کھلواڑے
ہونی سی جو اس دن ہوئی، ہن کیہہ کریئے بھائی

چند رکڑکی دے مونہہ آئی

(۴) صلح نہ من دا وات نہ پچھدا، آکھ ویکھاں کیہہ کر دا
گل میں کملی تے اوہ کملا، ہن کیوں بیٹھوں ڈر دا
اوہلے بہہ کے تیر چلایو، دلنوں چوٹ لگائی

چند رکڑکی دے مونہہ آئی

(۵) سینے بان، دنداں گلے وچ، اس حالت وچ جالاں
چاچا سر بھوئیں تے ماراں، رو رو یار سمھالاں
اگے بھی سیاں نیونہہ لگایا، کہ میں ہی پریت لگائی

چند رکڑکی دے مونہہ آئی

(۶)

جگ وچ روشن نام تساڈا، عاشق توں کیوں نسدے ہو
وسو رسو وچ بغل دے، اپنا بھیت نہ دسدے ہو
وچھڑے وچھاروں پھڑ کے، میں الٹی کر لٹکائی
چند رکوکی دے مونہہ آئی

(۷)

اندر والیا باہر آویں، بانہوں پکڑ کھلوواں
ظاہرہ میتھوں لکن چھپن، باطن کو لے ہوواں
ایسے باطن پھٹی زلیخا، میں باطن پر لائی
چند رکوکی دے مونہہ آئی

(۸)

آکھیاں سی آکھ سنائیاں، مچلا سن دا ناہیں
ہتھ مروڑاں تلیاں پھوڑاں، رواں ڈھائیں ڈھائیں
لبنے تھیں مڑ دینا آیا، ایہہ تیری بھلیائی
چند رکوکی دے مونہہ آئی

(۹)

اک اک لہر اجیہی آوے، نہیں دسنیاں سو دساں
سچ آکھاں تاں سولی چڑھایا، جھوٹھ کہاں تاں وساں
ایسی نازک بات کیوں آکھاں، کہندیاں ہووے پرائی
چند رکوکی دے مونہہ آئی

(۱۰)

وچ وسیلہ پاکاں دا، تسی آپے ساڈے ہووو
جاگدیاں سنگ ساڈے جاگو، سوواں نالے سووو
جس نے تیں سنگ پریت لگائی، کیہڑے سکھ سوائی
چند رکوکی دے مونہہ آئی

(۱۱)

ایسیاں لیکاں لائیاں میتوں، ہور کئی گھر گالے
اپر واروں پاویں جھاتی، وتیں پھریں دوالے
لکن چھپن تے چھل جاون، ایہہ تیری وڈیائی

جند کڑکی دے مونہہ آئی

(۱۲) تیرا میرا نیاؤں نبیڑے، رُوموں قاضی آوے
کھول کتاباں کرے تسلی، دوہاں اِک بتاوے
بھرمیا قاضی میرے اُتے، میں قاضی بھرمائی
جند کڑکی دے مونہہ آئی

(۱۳) بلھا شوہ ٹوں کیہا جیہا، ہُن تُو کیہا میں کیہی
تینوں جو میں ڈھونڈن لگی، میں بھی آپ نہ رہی
پایا ظاہر باطن تینوں، باہر اندر رُشنائی
جند کڑکی دے مونہہ آئی

مشکل الفاظ ومعانی: جند: جان۔ کڑکی: پھانسنے والا آلہ۔ پربت: پہاڑ۔ کھُھن: دلدل۔ واویلا: فریاد وفغاں۔ پُولا: گٹھری کھلواڑا: کٹی فصل کا ڈھیر۔ وات: خبر، حال واحوال۔ کملی: دیوانی۔ بان: تیر۔ دندال: برچھی۔ وسور ہو: آباد رہو۔

ترجمہ:

(۱) جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
آپ ہی تو " لحمک لحمی " ہے۔اور آپ ہی تو سب سے جدا ہے۔ تیری باتیں سن سن کر میری عقل جاتی رہی ہے۔
شریعت سے بے شریعت کر کے تو نے مجھے عجب دلدل میں پھنسا دیا ہے۔
جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۲) تمہارے تو عشق کا ذرہ بھی پہاڑ سے بھاری ہے۔ محبوب کو ذرا ساد یکھنے کیلئے یہ جہان سر پر اٹھالیا ہے۔ محنت تو کی ہے لیکن اس کا عوض ملتا نہیں، لوگ اب کیا کریں؟
جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۳) اے جان! اب چیخ وپکار کیا کریں جس کو وہ جلائے جلا دے۔ میری زندگی کے کھلیان میں تنکوں کا ایک پُولا نہیں۔
جو ہونی تھی وہ ہو گئی۔ اے بھائی! اب کیا کر سکتے ہیں۔
جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۴) نہ میرا محبوب صلح کو مانتا ہے اور نہ میری بات ہی سنتا ہے۔ میں دیوانی ہوں اور وہ بے پرواہ ہے اب وہ کیوں مجھ سے ڈرتا ہے۔
پردے میں بیٹھ کر اس نے (اپنی نگاہ ناز کا) تیر چلایا اور میرا دل زخمی کر دیا۔

---

۱ تمہارا گوشت میرا گوشت ہے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۵) سینے میں تیر ہے اور گلے میں برچھی ہے۔ یہ تکلیف میں برداشت کر رہی ہوں۔ سر اٹھا کر زمین پر مارتی ہوں۔ رو رو کر اپنے آپ کو سنبھالتی ہوں۔ پہلے بھی کئی ساتھیوں نے محبت کی ہے۔ میں نے کوئی انوکھی محبت تو نہیں کی۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۶) جگ میں تمہارا نام روشن ہے۔ عاشق سے دور کیوں بھاگتے ہو۔ دل میں بستے ہو لیکن اپنا بھید بالکل نہیں دیتے ہو۔ درمیان میں پکڑ کر مجھے الٹا تم نے لٹکا دیا ہے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۷) اے چھپ کر رہنے والے ذرا باہر آ میں تجھے پکڑوں۔ ظاہر میں مجھ سے چھپنا ہے تو میں باطن میں تیرے پاس رہوں۔ اس باطن نے زلیخا کو لوٹا لیکن میری اس نے مراد پوری کردی۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۸) میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا لیکن وہ بے پرواہ ہے سنتا ہی نہیں۔ میں روتی ہوں، چلاتی ہوں اور چیخ چیخ کر پکارتی ہوں۔ مجھے لینے کے دینے پڑے ہیں۔ یہ کیسا تمہارا اچھا انصاف ہے؟

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۹) دل میں ایک بات رہ رہ کر آتی ہے جو میں بتاتی نہیں ہوں لیکن بتانا بھی چاہتی ہوں۔ سچ کہتی ہوں تو سولی کا ڈر ہے۔ جھوٹ کہتی ہوں تو بچتی ہوں لیکن میں ایسی نازک بات کیوں کہوں جو منہ سے نکلتے ہی پرائی ہو جائے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۱۰) اے محبوب! پاک لوگوں کی وجہ اور وسیلہ سے ہی تم ہمارے ہوئے ہو۔ سوتے جاگتے تم ہمارے ساتھ ہوتے ہو۔ جس نے بھی تم سے پریت لگائی، وہ سکھ چین سب کچھ بھول گیا۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۱۱) مجھے بھی رسوا کیا اور کئی اور گھر بھی تباہ و برباد کئے۔ بظاہر تو میری طرف دیکھتا ہے لیکن ادھر ادھر بھی تیرا دھیان ہوتا ہے۔ اوجھل ہونا اور چھپنا اور وعدوں ہی پر رکھنا یہی تیری بڑائی ہے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۱۲) تیرا میرا فیصلہ کرنے کوئی باہر سے قاضی آئے۔ کتابیں کھول کر تسلی کرے اور دونوں کو ایک قرار دے۔ قاضی کو میرے اوپر اور مجھے قاضی پر اعتماد ہے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۱۳) بلھے شاہ! محبوب کیسا ہے؟ اب تو کیا ہے؟ اور میں کیا ہوں؟ تجھے جو میں ڈھونڈنے نکلی تو میرا وجود بھی باقی نہ رہا۔ ظاہر باطن تجھے ہی پایا ہے۔ باہر اندر تیری وجہ سے ہی روشن ہے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۵۷) جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا

(۱) جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مُرشد والی لالی او یار

دُرِ معانی دی دُھوم مچی ہے، نیناں توں گھنڈ اُٹھالیں او یار

زُلف سیاہ وچ ہے یدِ بیضا، اوہ چمکار وکھالیں او یار

(۲) کُن فیکون آوازہ ہویا، وتی میم وکھالی او یار

اَحد کولوں احمد ہویا، بسمل میم نکالی او یار

(۳) پاک محمدؐ پیدا ہویا، چوداں طبق دا والی او یار

الستُ بربکم نازل ہو یا قالوا بلیٰ گل ڈالی او یار

(۴) کُلّ شیٍ کی کھیڈ مچی ہے، اپنا آپ سنبھالیں او یار

سورہ یٰسین، مزمل والا، بدلہ کجھ دوا لیں او یار

(۵) صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ ہوئی آس لائیاں دی لج پالیں او یار

مُو توا قبل اَن تمُو توا موئی نوں پھیر جوالیں او یار

(۶) لَا تَتَحَرّکِ ذرہ لکھیو، دوزخ کیں نوں ڈالیں او یار

لَن تَنالُوا البِرّ کولوں حتی دی رمز پچھانیں او یار

(۷) اوکھا جیہڑا عشقے والا، سنبھل کے پیر ٹکالیں او یار

ہر شے اندر توں آپے ہیں، آپے ویکھ وکھالیں او یار

(۸) شب معراج نبی جی والا، اوہا وصل وصالیں او یار

یا رب خلقت پیدا کیتی، دُنیا خواب خیالی او یار

(۹) بلھا شوہ گھر میرے آیا، کر کر ناچ وکھالیں او یار

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مُرشد والی لالی او یار

مشکل الفاظ ومعانی: گوہڑا: گہرا۔ دُرِمعانی: معانی کے موتی۔ نین: آنکھیں۔ گھنڈ: نقاب۔ یدِ بیضا: چمکتا ہاتھ۔

ترجمہ:

(۱) جس رنگ میں مرشد کے رنگ نے مجھے رنگ دیا ہے وہ بڑا گہرا رنگ ہے۔
محبوب کی نشانیوں کی دھوم مچی ہے۔ اے دوست آنکھوں سے پردہ اٹھالینا۔ زلف سیاہ میں ید بیضا ہے، وہ چمک ہمیں بھی دکھانا۔

(۲) "کن فیکون"[1] کا آوازہ بلند ہوا تو میم نے اپنا جلوہ دکھایا۔
احد سے احمد ہوا بس ایک حرف کا ہی فرق نکلا۔

(۳) پاک محمد ﷺ پیدا ہوئے جو تمام کائنات کے والی اور مالک ہیں۔ "الست بربکم"[2] کا سوال کیا اور تمام روحوں نے "[3] قالوا بلیٰ" سے اقرار کرلیا۔

(۴) کلّ شیئ کا کھیل رچایا ہوا ہے۔ اے دوست! تو اپنے آپ کو سنبھال کر رکھنا۔
سورہ یٰسین، مزمل کے اعزاز و اکرام کا کچھ تو بدلہ دینا اے دوست!

(۵) صمٌ[4] بکمٌ عمیٌ ہوئی ہوں، ازلی اقرار کی لاج رکھنا۔
"موتوا قبل ان تموتوا"[5] مر گئی ہوں تو اے دوست مری ہوئی کو دوبارہ زندہ کر لینا

(۶) "لا تتحرک"[6] ذرہ لکھا دوزخ سزا کس کو دو گے؟
لن تنالوا[7] البر" سے اے دوست! "حتیٰ" کی رمز پہچاننا۔

(۷) عشق کا معاملہ بڑا مشکل ہے۔
اے دوست! سنبھل کر داخل ہونا، ہر چیز میں تو خود ہی موجود ہے، خود ہی تو دیکھتا دکھاتا ہے۔

(۸) نبی ﷺ کی شب معراج جیسا وصل کرانا اے دوست! رب تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی،
اے دوست! دنیا تو بس خواب خیال ہی ہے۔

(۹) اے بلھے شاہ! محبوب میرے گھر آیا ہے میں نے اس کو ناچ ناچ کر خوش کرنا ہے۔
جس رنگ میں مرشد کے رنگ نے مجھے رنگ دیا ہے وہ بڑا گہرا رنگ ہے۔

---

1. کن بمعانی ہو جا اور فیکون بمعانی پس ہو جاتا ہے۔
2. کیا میں تمہارا رب نہیں یہ سوال اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں روحوں سے کیا۔
3. روحوں نے کہا تو ہمارا رب ہے۔
4. گونگا، بہرا، اندھا۔
5. مرنے سے پہلے ہی مر جاؤ۔
6. نہیں ہلتا ...... اللہ کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی۔
7. ہر گز مت کھاؤ۔

(۵۸) چُپ کرکے کریں گزارے نُوں

(۱) چُپ کر کے کرِیں گذارے نُوں

سچ سُن کے لوک نہ سہندے نی
سچ آکھئے تاں گل پیندے نی
پھر سچے پاس نہ بہندے نی
سچ مِٹھا عاشق پیارے نُوں

چُپ کر کے کریں گذارے نُوں

(۲) سچ شرع کرے بربادی اے
سچ عاشق دے گھر شادی اے
سچ کردا نویں آبادی اے
جیہی شرع طریقت ہارے نُوں

چُپ کرکے کریں گزارے نُوں

(۳) چُپ عاشق توں نہ ہوندی اے
جس آئی سچ سو گندی اے
جس مالا سُہاگ دی گُندی اے
چھڈ دنیا کُوڑ پسارے نُوں

چُپ کرکے کریں گزارے نُوں

(۴) بُلھا شوہ سچ ہُن بولے ہیں
سچ شرع طریقت پھولے ہیں
گل چوتھے پد دی کھولے ہیں
جیہی شرع طریقت ہارے نُوں

چُپ کرکے کریں گزارے نُوں

مشکل الفاظ ومعانی: سہنا: برداشت کرنا۔ گل پینا: لڑنے کو تیار ہونا۔ طریقت ہارے: سالک، مرید۔ سوگند: خوشبو۔ گندنا: بننا۔ پد: مقام، جگہ۔

ترجمہ:

(۱) اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔ لوگ سچ کو بالکل برداشت نہیں کرتے۔ سچ کہیں تو لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر سچے آدمی کے پاس بھی نہیں بیٹھتے لیکن سچ تو عاشق کو اچھا لگتا ہے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔

(۲) سچ شرع کی باتیں لوگوں کو مشکل معلوم ہوتی ہیں مگر ایک عاشق کے گھر میں سچ خوشیاں لاتا ہے۔
سچ ایک نئی دنیا آباد کرتا ہے جیسا کہ سالک کے لئے شرع انتہائی اہم ہے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔

(۳) عاشق سے چپ نہیں رہا جاتا اس کے لئے سچ خوشبو کی حیثیت رکھتا ہے اور بنی ہوئی سہاگ کی مانند لگے ہے۔
تو دنیا کے جھوٹے طور طریقوں کو چھوڑ دے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔

(۴) بلھے شاہ محبوب نے سچ کہا ہے۔ صحیح شرع اور طریقت کے رازوں کو فاش کیا ہے۔ چوتھے (اور آخری) مقام کی بات بتاتی ہے کہ سالک کے لئے شرع انتہائی اہم ہے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔

(۵۹) چلو ویکھیے!

(۱) چلو ویکھیے اس مستانڑے نوں ‏‏‏‏‏‏‏ جیہدی ترنجناں دے وچ پئی اے دھم
اوہ تے مے وحدت وچ رنگدا اے ‏‏‏‏‏‏‏ نہیں پچھدا ذات دے کیہہ ہو تم

(۲) جیہدا شور چوفیرے پیندا اے ‏‏‏‏‏‏‏ اوہ کول ترے نت رہندا اے
نالے نحن اقرب کہندا اے ‏‏‏‏‏‏‏ نالے آکھے و فی انفسکم

(۳) چھڈ جھوٹھ بھرم دی بستی نوں ‏‏‏‏‏‏‏ کر عشق دی قائم مستی نوں

گئے پہنچ سجن دی ہستی نوں   جو ہوئے بکم عمی صم

(۴) نہ تیرا اے نہ میرا اے   جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے

بناں مُرشد رہبر کیہڑا اے   پڑھ فاذکرونی اذکرکم

(۵) بلھا ایہہ بات اشارے دی   جہاں لگ گئی تانگھ نظارے دی

دس پیندی گھر ونجارے دی   ہے ید اللہ فوق ایدیکم

مشکل الفاظ ومعانی: مستانڑا: مستانہ، مستغرق۔ ترنجن: محفل، مجلس، عورتوں کی وہ مجلس جہاں وہ مل کر چرخہ کاتتی ہیں۔ دھم: چرچا، شہرت، مشہوری۔ مے: شراب۔ چُفیرے: چاروں طرف۔ نت: ہمیشہ۔ تانگھ: آرزو، خواہش، تمنا۔

ترجمہ:

(۱) آؤ! اس مستانے کا دیدار کریں جس کی محفلوں میں اک دھوم مچی ہوئی ہے۔
وہ تو وحدت کی مے کے رنگ میں رنگتا ہے اور ذات پات کی تمیز نہیں کرتا۔

(۲) چاروں طرف جس کے چرچے ہیں وہ تو تیرے پاس ہی رہتا ہے۔ وہ نحن اقرب[۱] بھی کہتا ہے اور ساتھ وفی انفسکم[۲] کی بات بھی کرتا ہے۔

(۳) اس جھوٹی بھرم کی ہستی کو چھوڑ دے، عشق کی مستی کو قائم رکھ۔ انہوں نے دوست کی ہستی کو پالیا جو دنیا میں گونگے، بہرے اور اندھے ہو گئے۔

(۴) (یہ جہان) نہ تیرا ہے اور نہ میرا ہے یہ جھگڑوں جھیڑوں اور بحث وتکرار کا گھر ہے مرشد کے بغیر راہنمائی کرنے والا کون ہے؟
ذرا فاذکرونی اذکرکم[۳] تو پڑھو۔

(۵) بلھے شاہ! یہ بات بڑی رمزکی ہے۔ جن کو (محبوب کے) جلوے کی آس لگ گئی ہوتی ہے۔ ان کو ان کی مراد کا سامان مل ہی جاتا ہے۔ "اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں پر ہے"

☆☆☆

۱۔ قرآن پاک کی آیت جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔

۲۔ مجھے اپنی روح اور ذات میں دیکھو

۳۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

(۶۰) حجاب کریں درویشی کولوں

(۱) حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

گل الفی سریا برہنہ، بھلکے روپ وٹاوس گا

اس لالچ نفسانی کولوں، اوڑک موہن مناویں گا

آن بنی جد سر پر بھاری، اگوں کیہہ بتلاویں گا

(۲) حق پرایا جا تو ناہیں، کھا کھا بھار اٹھاویں گا

واہ لا کے وچ جگ دے جوئے، چٹے دم ہراویں گا

(۳) جیسی کرنی ویسی بھرنی، پریم نگر ورتارا ہے

کیسر بیج جو کیس بجے، لہسن بیج کیہہ کھاویں گا

(۴) کرو کمائی میرے بھائی، ایہو وقت کماون دا

اُجڑی کھید چھپن گیاں نرداں، جھاڑ دکان اٹھاوس گا

(۵) کھاویں ماس چباویں بیڑے، انگ پوشاک لگائی اے

پلدا ہیں توں جم دا بکرا، اپنا آپ کہاویں گا

(۶) پل دا واسا وسن اتھے، رہن نوں اگے ڈیرا ہے

اوتھے جتھ نہ لگدا کجھ وی، ایتھوں ای لے جاویں گا

(۷) پڑھ سبق محبت اوسے دا، توں بے موجب کیوں ڈہناں ایں

حرف عشق دا اکو نکتہ، کاہ کو اُٹھ لداوس گا

(۸) اماں، بابا، بیٹی، بیٹا، پچھ ویکھاں کیوں روندے نی

ایہہ جو لدے توں تیں لدا، مر کے آپ لداویں گا

(۹) اکلیاں ایتھوں جانا ہے تے کوئی سنگ نہ جاوے گا

شہروں باہر جنگل وچ وسا، اوتھے ڈیرا پاویں گا

(۱۰) کراں نصیحت وڈی جے کوئی سن کر دل تے لاوے گا

گھاٹ زکوٰۃ منگن گے پیادے، کیہہ کیہہ عمل وکھاوس گا

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

پھیر نہ آ کر بدلہ دیسیں، لاکھی کھیت لٹاوس گا

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

اتھے دوزخ کٹ توں دلبر، اگے گل بہارا ہے

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

بول ستاراں پیندے تیں، ہن داء بازی ہارن دا

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

ٹیڈی چگڑی آ کر چلیں، بجنی پی اڑائی اے

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاویں گا

لے لے تجھے گھرنوں کھلیں، ایہو ویلا تیرا ہے

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

پڑھ پڑھ قصے مغز کھپاویں، کیوں گھمن وچ گھمنا ایں

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

رناں، کجکاں، بھیناں، بھائی، وارث آن کھلوندے نی

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاوس گا

خویش قبیلہ روندا پلدا، راہوں ہی مڑ آوے گا

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک خلم چلاویں گا

سوئے تاں روز حشرنوں اٹھن، عاشق نہ مر جاوے گا

جے تُوں مریں مَرن توں اگے، مرنے داٗ مل پاویں گا — حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا

(۲) راہ شرع جاں بگڑیں گا تاں اوٹ محمدؐ ہووے گی — گھتدی ہے پر کردی ناہیں، ایہو خلقت رووے گی

مَن سُتیاں تینوں کون جگائے، جاگدیاں پچھتاویں گا — حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا

(۳) جے توں ساڈے آکھے لگیں، تینوں تخت بہاواں گے — جس نُوں سارا عالم ڈھونڈے، تینوں آن ملاواں گے

زہدی ہو کے زہد کماویں، لے پیا گل لاویں گا — حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا

(۴) اُنٹویں عمر گوائی آ اوگت عقبت چاڑ رہائی اے — لالچ کر کر دنیا اُتے، مُکھ سفید آئی اے

اَجے وی سُن جے تائب ہوویں، تاں آشنا سداویں گا — حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا

(۵) بلھا شوہ دے چلنا ایں تاں، چل کیہا چر لایا ہے — جلو دھلکے کیہ کرنے، جاں وطنوں دفتر آیا ہے

واچدیاں خط عقل گئی ای، رو رو حال ونجاویں گا — حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا

مشکل الفاظ ومعانی: حجاب: پردہ، شرم۔ کدتک: کب تک۔ الفی: فقیری چولا، کفن کے لئے پیراہن۔ سرپا: سر اور پاؤں۔ برہنہ: ننگا۔ بھلکے: کل۔ اوڑک: آخر۔ موں مناونا: محروم ہونا۔ گھاٹ: ندی کا کنارا۔ پیادے: سرکاری ہرکارے۔ جاتو ناہیں: جانا نہیں۔ بھار: وزن، بوجھ۔ لاکھی: سرسبز وشاداب، سیاہی مائل سرخ رنگ۔ داء: داؤ۔ ورتارا: لین دین۔ گل بہارا: عیش وعشرت۔ کیسر: زعفران۔ پوں ستاراں: کامیابی، خوشی۔ کھیڈ: کھیل، بازی۔ نرداں: نرد کی جمع، جوا کھیلنے کی گوٹیاں۔ ماس: گوشت۔ بیڑے: پان کی گلوریاں۔ پوشاک: لباس۔ واسا: بسنا۔ گھلیں: بھیجیں۔ بے موجب: بے سبب۔ گھمن: دلدل۔ کچکاں: نابالغ اور کنواری لڑکیاں۔ اوٹ: آسرا، پشت پناہی۔ پیا: محبوب۔ اوگت: بے قاعدہ، بے کار۔ عقبت: عاقبت، آخرت۔ اشنا: آشنا، جاننے والا۔ شوہ: محبوب۔ جلو دھلکے: وسوسے، اندیشے۔ واچدیاں: پڑھتے ہی۔

ترجمہ:

(۱) درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
کل کو تو کفنی پہن کر ننگے سر اور ننگے پاؤں کا روپ بنائے گا۔
اس نفسانی لالچ سے تو آخر دھوکا کھائے گا۔ گھاٹ پر پیادے لبھاڑا اٹھیں گے تو پھر تو کیا کر پائے گا۔ سر پہ مصیبت آن پڑی تو
پھر تو کیا بات بنائے گا؟
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۲) تو نے کسی کے حق کو سمجھا نہیں اور تو دوسروں کے حقوق کی پامالی کرتا رہا ہے، تجھے یہ سارا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔ یہاں تو نے پھر بدلہ
چکانے نہیں آنا، تجھ کو ہرا بھرا کھیت لٹانا ہوگا۔

[illegible]

دنیا کے جوئے میں تو داؤ لگا کر جیتی ہوئی بازی ہارے گا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۳) جیسی کرنی ویسی بھرنی، یہ پریم نگر کی ریت ہے۔ پیارے یہاں کی سختی تو جھیل لے، آگے موج بہاریں ہی ہوں گی۔
زعفران[1] کو کاشت کر، تو زعفران ہی پیدا ہوگا لہسن سے تو کیا پائے گا؟
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۴) میرے بھائی کمائی کر لے، یہی وقت کمانے کا ہے۔
تیرے بازی ہارنے کا وقت نہیں ہے کھیل ختم ہوگا تو نردیں چھپ جائیں گی اور تجھے دکانداری جھاڑ پونچھ کر اٹھانی پڑے گی۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۵) تو اچھے اچھے کھانے کھاتا ہے پان چباتا ہے اور نت نیا لباس پہنتا ہے۔ ٹیڑھی کلاہ سر پر رکھ کر بڑے فخر سے چلتا ہے اور پاؤں میں خوبصورت جوتی بھی پہن رکھی ہے۔ تو پیدا ہوتے ہی ایک بکرا تھا اور آخر کار تجھے چھری کے نیچے آنا ہوگا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۶) یہاں پل دو پل کا بسیرا ہے، ہمیشہ رہنے کا مقام آگے ہے۔ تجھے لے کر اپنے گھر سے بھیج یہی وقت تیرے لئے ہے۔ وہاں کچھ حاصل نہ ہوگا، یہیں سے تجھے لے جانا ہوگا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۷) اسی کی محبت کا درس لے، بے سبب کیوں ڈوبتا ہے؟ پڑھ پڑھ کر قصے تم اپنا مغز کھپاتے ہو، کیوں الجھن میں پھنستے ہو؟
عشق کا ایک ہی نکتہ ہے، اس سے سوا تو کیا پڑھ پائے گا؟
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۸) ماں، باپ، بیٹی، بیٹا کیوں روتے ہیں، کنواری، بیاہی، بیٹے، بیٹیاں سب آن[2] کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ جو کچھ لوٹتے ہیں تو وہ نہیں لوٹتا تو مر کر ان سے آپ لٹوائے گا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے، کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۹) تجھے تن تنہا جانا ہے، کوئی ساتھ نہ جائے گا، خویش اور قبیلہ روتے دھوتے راستے سے ہی لوٹ آئیں گے، شہر سے باہر تو جنگل میں بسیرا کرے گا، وہیں تجھے ٹھہرنا ہوگا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے، کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

۱؎ نیک اعمال کا تجھے اچھا پھل ہی ملے گا۔

۲؎ اس دنیا میں نیک اعمال کر لے ورنہ اگلے جہاں میں موقع نہیں ملے گا۔

۳؎ جائداد کے وارث بننے کا فکر ہوتا ہے۔

(۱۰) میں ایک بڑی اچھی نصیحت کرتا ہوں اگر سن کر اس پر کوئی عمل پیرا ہو۔ مرنے والے تو روز حشر اٹھ بیٹھیں گے لیکن عاشق کو موت ہی نہ آئے گی۔ اگر تو مرنے سے پہلے ہی مرتا ہے تو پھر تیرے مرنے کی قیمت ہوگی۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا۔

(۱۱) شرع کا راستہ پکڑے گا تو نبی ﷺ کی پشت پناہی حاصل ہوگی۔ دنیا کہنے کو تو بہت کچھ کہتی ہے لیکن عملاً کچھ بھی نہیں کر کے دکھاتی۔ اسی طرح کے لوگ بعد میں روئیں گے۔ نیند سے تجھے کون جگائے، تو جاگ کر پچھتائے گا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۱۲) اگر تو ہمارا کہنا مانے گا تو ہم تجھے تخت پر بٹھا دیں گے۔ جس کو سارا عالم ڈھونڈتا ہے ہم وہ تمہیں ملا دیں گے۔
زہد و تقویٰ اختیار کرے گا تو محبوب تجھے گلے سے لگائے گا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۱۳) تو نے یونہی ساری عمر گنوائی اور عقبیٰ کو برباد کیا ہے۔ دنیا کے لالچ میں بوڑھے ہو گئے اور سر پر بوجھ لیا ہے۔ اب بھی ہوش میں آ کر تائب ہو تو اپنوں میں کہلاوے گا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے۔ کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۱۴) بلھے شاہ! اگر محبوب کے ہاں جانا ہے تو پھر چل، یہ دیر کیوں ہے؟
چلنے میں یہ وسوسے اور اندیشے کیوں ہیں جبکہ وطن سے سندیسہ (چٹھی) آ چکا ہے۔
بلاوے کا پڑھ کر تیرے ہوش اڑیں گے اور تو رو رو کر حال خراب کرے گا۔
درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۶۱) خاکی خاک سوں رَل جانا

(۱) خاکی خاک سوں رَل جانا، کُجھ نہیں زور دھِگانا
گئے سو گئے پھر نہیں آئے، میرے جانی میت پیارے
میں باجھوں پَل رہندے ناہیں، ہُن کیوں اساں وسارے
وچ قبراں دے خبر نہ کائی، مارو کیہا جُھلانا
خاکی خاک سوں رَل جانا، کُجھ نہیں زور دھِگانا

(۲) چت پیار نہ جائے ساتھوں، اُٹھے ساہ نہ رہندے
اسیں سویاں دے پَدلے پارہاں، جُھوندیاں دیوچ بہندے

اَج کہ بھلکے ٹُرن دا سائوں، ہو سی بڑا کھپانا

خاکی خاک سوں رَل جانا، کُجھ نہیں زور دھگانا

(۳) اوتھے مگر پیادے لگے، تاں اَسیں ایتھے آئے

ایتھے سائوں رہن نہ ملدا، اگے کِت وَل دھائے

جو کُجھ اَگلیاں دے سِر بیتی، اَساں بھی اوہو ٹکانا

خاکی خاک سوں رَل جانا، کُجھ نہیں زور دھگانا

(۴) بُلھا ایتھے رہن نہ مِلدا، روندے پلڈے چلّے

اِکّو نام اوسے دا خرچی، پیسہ ہور نہ پلّے

میں سپنا، سبھ جگ بھی سپنا، ہور سپنا لوگ بیانہ

خاکی خاک سوں رَل جانا، کُجھ نہیں زور دھگانا

مشکل الفاظ ومعانی: سوں: سنگ، ساتھ۔ زور دھگانا: زبردستی۔ میت: دوست، محبوب۔ باجھوں: بغیر۔ چیت: خیال، توجہ۔ اُکھے ساہ: شدت غم میں سسکتے آنے والے سانس۔ پیادے: سرکاری ہرکارے۔ کت ول: کس طرف۔ خرچی: سفر خرچ۔ سپنا: خواب۔ بیانہ: باپ کا، آبائی۔

ترجمہ:

(۱) اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلتا۔

جو گئے وہ پلٹ کر نہ آئے۔ اپنے میت اور اپنے پیارے وہ میرے بغیر ایک پل بھی نہ رہتے تھے۔ اب انہوں نے مجھے کیوں فراموش کر دیا ہے؟ جانے قبروں میں کیا حال ہے، یہ بہت تکلیف دہ ہے۔

اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلتا۔

(۲) ہم سے دل کی لگی نہیں جاتی۔ ہم آہیں بھرتے رہتے ہیں، ہم مرنے والوں سے بھی گئے گزرے ہیں اگرچہ ہم زندوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ آج یا کل ہمارے لئے بھی کوچ کا پیغام آتا ہے اور بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا۔

اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلتا۔

(۳) وہاں ہمارے پیچھے باز پرس کرنے والے لگے تھے، ہم دنیا میں بھی رہ نہ سکیں تو اب کدھر جائیں۔ جو کچھ ہم سے پہلے آنے والوں پر بیتی تھی ہم نے بھی وہی پائی ہے۔

اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلتا۔

(۴) بُلھے شاہ! یہاں ہمیں رہنا نہیں ملتا۔ ہم روتے پیٹتے یہاں سے جا رہے ہیں۔ اس کا نام ہی ہماری راس ہے اور کچھ ہمارے پلے نہیں ہے۔
میں خواب ہوں اور یہ جہان بھی خواب ہے ماں باپ کا گھر بھی ایک خواب ہے۔
اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلتا۔

(۶۲) دِل لوچے ماہی یار نُوں

(۱) دِل لوچے ماہی یار نُوں

اِک ہس ہس گلاں کردیاں — اِک روندیاں دھوندیاں مردیاں
کہو پُھلی بسنت بہار نُوں — دِل لوچے ماہی یار نُوں

(۲) میں نہاتی دھوتی رہ گئی — اِک گنڈھ ماہی دِل بہہ گئی
بھاہ لائیے ہار سنگار نُوں — دِل لوچے ماہی یار نُوں

(۳) میں کملی کیتی دُوتیاں — دُکھ گھیر چوفیروں لیتی آں
گھر آ ماہی دیدار نُوں — دِل لوچے ماہی یار نُوں

(۴) بُلھا شوہ میرے گھر آیا — میں گھٹ رانجھن گل لایا
دُکھ گئے سمندر پار نُوں — دِل لوچے ماہی یار نُوں

مشکل الفاظ و معانی: لوچے: مچلے۔ ماہی: محبوب۔ گنڈھ: گرہ۔ بھاہ: آگ۔ دُوتی: دشمن، منافق۔ چوفیروں: چاروں طرف سے شوہ: محبوب۔ رانجھن: ہیر کا عاشق محبوب۔

ترجمہ:

(۱) دل پیارے یار کو مچلتا ہے، کچھ ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہیں اور کچھ رو رو آہیں بھرتی ہیں۔ بسنت[1] بہار سے یہ کہنا کہ میرا دل پیارے یار کو مچلتا ہے۔

(۲) میں تو نہاتی[2] دھوتی رہ گئی شائد محبوب کے دل میں کوئی بات بیٹھ گئی ہے۔

---

[1] بہار کی رُت، ہندوؤں کا ایک تہوار۔ [2] بنی سنوری رہ گئی۔

میں ہار سنگار کو آگ لگاتی ہوں۔

میرا دل پیارے یار کو مچلتا ہے۔

(۳) دشمنوں نے مجھے پاگل کر دیا ہے اور اب میں چاروں طرف سے دکھوں میں گھری ہوئی ہوں۔

اے محبوب! دیدار کرانے کے لئے میرے گھر آجا۔

میرا دل پیارے یار کو مچلتا ہے۔

(۴) بلھے شاہ! محبوب میرے گھر آیا ہے۔ میں نے محبوب کو گلے لگایا ہے۔ دکھ درد سب دور ہو گئے ہیں۔

میرا دل پیارے یار کو مچلتا ہے۔

(۶۳) ڈھولا آدمی بن آیا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۱) آپے آہو آپے چیتا آپے مارن دھایا

آپے صاحب آپے بردا آپے مُل وکایا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۲) کدی ہاتھی تے اسوار ہویا کدی ٹھوٹھا ڈانگ بھوایا

کدی راول جوگی بھوگی ہو کے سانگی سانگ بنایا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۳) بازی گر کیہ بازی کھیڈی مینوں پتلی وانگ نچایا

میں اُس پڑتالے نچناں ہاں جس گت یار لکھایا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۴) ہابیل قابیل آدمؑ جائے آدم کس دا جایا

بلھا اوہناں توں اگے آہا دادا گود کھڈایا

ڈھولا آدمی بن آیا

مشکل الفاظ ومعانی: ڈھولا: محبوب۔ آہو: ہرن۔ مارن دھانا: مارنے کے لئے حملہ کرنا۔ بردا: نوکر۔ ٹھوٹھا: مٹی کا پیالہ۔ ڈانگ: لاٹھی، عصا۔ راول: جوگی، فال بتانے والا فقیر۔ بھوگی: جوگی کا الٹ۔ سانگی: بہروپیا۔ پڑتال: سُر تال۔ گت: طریقہ۔

ترجمہ:

(۱) محبوب انسانی روپ بنا کر آ گیا ہے، وہ خود ہی ہرن (شکار) ہے اور خود ہی چیتا (شکاری) ہے اور خود ہی ان کو مارنے والا ہے وہ خود ہی آقا ہے اور خود ہی غلام ہے اور خود ہی اپنے آپ کو بیچتا ہے۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آ گیا ہے۔

(۲) کبھی وہ ہاتھی پر سواری کرتا ہے اور کبھی ٹھوٹھا (پیالہ) اور عصا لئے گھومتا ہے۔ کبھی وہ راول (فال نکالنے والا) کبھی جوگی اور کبھی حجرے میں زندگی گزارنے والا بن کر بہروپیے کی طرح نت نیا روپ بنا کر پھرتا ہے۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آ گیا ہے۔

(۳) بازی گر نے یہ کیسا کرتب دکھایا ہے کہ مجھے پتلی کی طرح نچا دیا ہے۔ میں اسی سر تال (مرشد کا طریقہ) پر ناچتا ہوں جس لے میں وہ مجھے نچاتا ہے۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آ گیا ہے۔

(۴) ہابیل اور قابیل تو آدمؑ کے بیٹے تھے لیکن آدم کس سے پیدا ہوئے؟ بلھے شاہ وہ تو بہت پہلے آ چکا تھا اور اس نے اپنے دادا (آدم) کو گود میں کھلایا تھا۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آ گیا ہے۔

(۶۴) ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی

(۱) ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مُول نہ جاوے

تکلے نُوں وَل پے پے جاندے کون لوہار سداوے

تکلے دے وَل کڈھ لوہارا، تندی ٹُٹ ٹُٹ جاوے

گھڑی گھڑی ایہہ جھولے کھاندا، چھلی کِت بدھ لاہوے

منیا نہیں جو بیڑی بجناں، بائر ہتھ نہ آوے

چمڑیاں اُتے چوپڑ نا ہیں، مال پئی بڑلاوے

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مُول نہ جاوے

(۲) دن چڑھیا کد گذرے، مینُوں، پیارا مُکھ دکھلاوے

چت وَل یار اُتے وَل اکھیں، دِل میرا بیلے دھاوے

سجن، کتن، سدن سیاں، برہوں ڈھول وجاوے

عرض ایہو مینُوں آن ملے ہُن، کوئی وسیلہ جاوے

سے مناں دا کت لیا بُھا، مینُوں شوہ گل لاوے

دن چڑھیا کد گذرے، مینُوں، پیارا مُکھ دکھلاوے

مشکل الفاظ ومعانی: ڈھلک گئی: ہلنے لگی۔ ول: بل، ٹیڑھا پن۔ تندی: سوت کی تار۔ کت: کس قدر، کتنی۔ بدھ: بری، خراب۔ مالھ: چرخے کی مالا، ڈوری۔ بیلہ: جنگل۔ دھاونا: دوڑنا، بھاگنا۔ چاوے: بتائے، وضع کرے۔ شوہ: محبوب مرشد۔

ترجمہ:

(۱) چرخے کی ہتھی ڈھیلی ہوگئی ہے اور مجھ سے اب کاتا نہیں جاتا۔
تکلے کو بہت سے بل پڑ گئے ہیں، کون ہے جو لوہار کو بلا لائے۔
اے لوہار! تکلے کے بل نکال، تندی بار بار ٹوٹ رہی ہے۔ پل پل یہ جھوٹتا ہے اور کتنی خراب چھلی بناتا ہے۔ نہ اس کا ہتھا اور پیر صحیح چلتا ہے۔ اور نہ بائڑ ہی درست کام کرتا ہے۔ اس کی چمڑیوں میں چکناٹی نہیں اور اس کی مالھ ڈھیلی ہو رہی ہے۔
چرخے کی ہتھی ڈھیلی ہوگئی ہے اور مجھ سے اب کاتا نہیں جاتا۔

(۲) دن کافی چڑھ چکا ہے، میں اپنے محبوب کو کب دیکھوں گی؟[1] اس طرف میری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ میرا دل جنگل کی طرف بھاگتا ہے۔
میری سہیلیاں مجھے کاتنے کی[2] مجلس میں بلاتی ہیں لیکن اس محبوب کی جدائی نے میرے اندر طوفان بپا کر رکھا ہے۔
میری یہی عرض ہے کہ وہ (محبوب) اب مجھے آ ملے چاہے کوئی بھی بہانہ بنا لے۔
اے بلھے شاہ! میں نے کئی[3] من سوت کات لیا ہے، اب تو محبوب کو مجھے گلے لگانا چاہیے۔
دن کافی چڑھ چکا ہے، پتہ نہیں یہ دن کب گزرے گا اور میں اپنے محبوب کو کب دیکھوں؟

(۶۵) رانجھا جوگیڑا بن آیا

(۱) رانجھا جوگیڑا بن آیا
واہ سانگی سانگ رچایا

ایس جوگی دے نین کٹورے
بازاں وانگوں لیندے ڈورے
مکھ ڈٹھیاں دکھ جاون جھورے
انہاں اکھیاں لعل لکھایا

۱۔ یہ زندگی کب ختم ہو میں اپنے محبوب سے کب ملوں۔

۲۔ عبادت وعمل کے لیے بلاتی ہیں۔

۳۔ میں نے کافی محنت ومشقت کرلی۔

رانجھا جوگیڑا بن آیا
واہ سانگی سانگ رچایا

(۲) ایس جوگی دی ایہہ نشانی
کن وچ مندراں گل وچ گانی
صورت اس دی یوسف ثانی
اس الفوں احمدؐ بنایا

رانجھا جوگیڑا بن آیا
واہ سانگی سانگ رچایا

(۳) رانجھا جوگی تے میں جوگیانی
اس دی خاطر بھرساں پانی
ایویں پچھلی عمر وہانی
اس میتوں ہن بھرمایا

رانجھا جوگیڑا بن آیا
واہ سانگی سانگ رچایا

(۴) بلھا شوہ دی ایہہ گت پائے
پیت پرانی شور مچائے
ایہہ گل کیکوں چھپے چھپائے
نی تخت ہزاریوں دھایا

رانجھا جوگیڑا بن آیا
واہ سانگی سانگ رچایا

مشکل الفاظ ومعانی: جوگیڑا: جوگی۔ سانگی: بہروپیا۔ سانگ: بہروپ۔ رچایا: بنایا۔ نین کٹورے: پیالہ نما آنکھیں یعنی مست وخوبصورت آنکھیں۔ واٹگوں: کی طرح۔ لیندے: شکار کرتے۔ ڈورے: آنکھوں کے ڈورے۔ جھورے: اندیشے۔ وہانی: گزارنی۔ بھرمایا: لبھایا۔ شوہ: محبوب۔ گت: حالت۔

ترجمہ:

(۱) رانجھا جوگی بن کر آ گیا ہے۔ اس نے یہ کیسا بہروپ بنایا ہے؟ اس جوگی (محبوب) کی آنکھیں پیالہ نما (بڑی خوبصورت) ہیں اور آنکھوں کے ڈورے بازوں کی طرح شکار کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ دیکھنے سے سب دکھ اور اندیشے غائب ہو جاتے ہیں۔
یہ آنکھیں اپنے لعل (ہیرے) کی تلاش میں ہیں۔
رانجھا جوگی بن کر آ گیا ہے اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟

(۲) اس جوگی کی یہی نشانی ہے کہ اس کے کانوں میں مندریں (بالیاں) ہیں اور اس کے گلے میں گانی (مالا) ہے صورت میں یوسف (یوسفؑ) کی طرح خوبصورت ہے۔ اس نے الف[1] سے ہی جیسے احمد ﷺ بنایا ہے۔
رانجھا جوگی بن کر آ گیا ہے اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟

(۳) رانجھا جوگی اور میں اس کی جوگن ہوں میں اس کی نوکروں کی طرح خدمت کروں۔
میری پچھلی عمر تو بے کار ہی گزر گئی ہے۔ اب اس نے آ کر میرا دل لبھایا ہے۔
رانجھا جوگی بن کر آ گیا ہے۔ اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟

(۴) بلھے شاہ محبوب کی اسی کیفیت کو پایا ہے تو پرانی محبت پھر سے جوش میں آ گئی ہے۔ یہ بات اب ایک راز کب رہ سکتی ہے کہ وہ تخت ہزارے[2] سے آیا ہے۔
رانجھا جوگی بن کر آ گیا ہے اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟

(۶۶) رانجھا رانجھا کردی نی

رانجھا رانجھا کر دی نی میں آپے رانجھا ہوئی سدوؔنی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی

رانجھا میں وِچ، میں رانجھے وِچ ہور خیال نہ کوئی
میں نہیں اوہ آپ ہے، اپنی آپ کرے دلجوئی
جو کوئی ساڈے اندر وسّے، ذات اساڈی سوای
ہتھ کھونڈی میرے اگے منگو، موڈھے بھورا لوئی
بلھا ہیر سلیٹی ویکھو، کتھے جا کھلوئی
جس دے نال میں نیونہہ لگایا، اوہو جیہی ہوئی

[1] الف "احد" کے نام کا پہلا حرف ہے اور "احمد" کے نام کا بھی پہلا حرف ہے۔ مراد یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے نور سے ہی احمد ﷺ کو بنایا ہے اور آپ کی ذات دراصل اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کی تجلی ہے۔

[2] تخت ہزارے سے یعنی عرش معلی سے ہماری طرف ہماری راہنمائی کیلئے آیا ہے۔

تخت ہزارے لے چل بلھیا سیالیں ملے نہ ڈھوئی

مشکل الفاظ ومعانی: ہور: اور۔ دلجوئی: تسلی وتشفی۔ وسنا: بسنا۔ اساڈی: ہماری۔ کھونڈی: لاٹھی۔ منگو: گائے بھینسوں کا ریوڑ۔ موڈھا: کندھا۔ بھورا لوئی: کمبل جس کو درویش لوگ اوڑھتے ہیں۔ سلیٹی: سیال قوم کی عورت۔ نیونہہ: محبت، عشق۔ ڈھوئی: سہارا۔

ترجمہ:

(۱) رانجھا کا نام لیتے لیتے میں آپ ہی رانجھا بن گئی ہوں۔
اب مجھ کو سب دھیدو[1] رانجھا کہیں، اور کوئی مجھے ہیر کے نام سے نہ پکارے۔
رانجھا مجھ میں ہے اور میں رانجھے میں ہوں۔ دوسرا کوئی خیال ہی نہیں ہے۔
میں نہیں ہوں بلکہ وہ ہے وہ اپنی آپ ہی دل جوئی کرتا ہے۔
جو کوئی ہمارے دل میں بستا ہے وہی ہماری ذات ہے۔ کھونڈی ہے اور میرے آگے بھینسوں کا ریوڑ ہے، کندھے پر لوئی ہے۔
بلھے شاہ! دیکھو ہیر کہاں جا پہنچی ہے۔
جس کے ساتھ میں نے عشق کیا، میں اس جیسی ہی ہوگئی ہوں۔
اے بلھے شاہ! مجھے تخت ہزارے[2] لے چلو۔ سیالوں[3] میں میرا ٹھکانہ نہیں ہے۔

(۶۷) روزے، حج، نماز نی مائے

(۱) روزے، حج، نماز نی مائے مینوں پیا نے آن بھلائے
جاں پیا دیاں خبراں پیاں
منطق نحو سبھے بھل گیاں
اس انہد تار بجائے
روزے، حج، نماز نی مائے مینوں پیا نے آن بھلائے

(۲) جاں پیا میرے گھر آیا
بھلی مینوں شرح وقایہ

---

1. دھیدو رانجھا کا نام ہے۔ اس کے قبیلے کے لوگ اس کو اس نام سے پکارتے تھے۔
2. رانجھے کا وطن مراد عرش معلیٰ۔
3. ہیر کا وطن اور اس کی قوم مراد دنیادار لوگ۔

ہر مظہر وچ اوہا وسدا

اندر باہر جلوہ جسدا

لوکاں خبر نہ کائے

روزے، حج، نماز نی مائے میئوں پیا نے آن بُھلائے

مشکل الفاظ ومعانی مائے: اے ماں پیا: محبوب، پیارا جاں: جب۔ منطق: علم الکلام۔ نحو: لفظوں کے میل جوڑ پر بحث۔

ترجمہ:

(۱) اے ماں! روزے، حج، نماز سب کچھ محبوب نے آکر مجھے بھلا دیے ہیں۔ جب سے محبوب کی خبریں ملی ہیں منطق[1] نحو سب میں بھول گئی ہوں۔ اس نے انوکھا نغمہ سنایا ہے۔

اے ماں! روزے، حج، نماز سب کچھ محبوب نے آکر مجھے بھلا دیے ہیں۔

(۲) جب سے محبوب میرے گھر آیا ہے۔ مجھے شرح[2] وقایہ بھول گئی ہے۔ ظاہر میں وہی نظر آتا ہے۔ اندر اور باہر اسی کا جلوہ ہے۔ (عام) لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔

اے ماں! روزے، حج، نماز سب کچھ محبوب نے آکر مجھے بھلا دیے ہیں۔

(۶۸) رہ رہ وے عشقا ماریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای

کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱) آدمؑ کنکّوں منع کرایا آپے مگر شیطان دوڑایا

کڈھ بہشتوں زمیں رُلایا کیڈ پسار پساریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای

کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

۱۔ منطق ونحو کے علوم

۲۔ فقہ کی ایک مشہور کتاب

(۲) عیسیٰ نوں دِن باپ جمایا نوحے پر طوفان منگایا
نال پیو دے پتر لڑوایا ڈوب اوہناں نوں ماریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۳) موسیٰ نوں کوہ طور چڑھایو! اسمٰعیل نوں ذبح کرایو
یونس مچھی نوں نگلایو کیہہ اوہناں نوں رتبے چاہڑھیا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۴) خواب زلیخا نوں دکھلایو یوسف کھوہ دیوچ پوایو
بھائیاں نوں الزام دوایو تاں مراتب چاہڑھیا \ ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۵) تخت سلیمان توں جھکایو ابراہیم چخا وچ پایو
صابرؒ دے تن کیڑے پایو حسنؓ زہر دے ماریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۶) منصورؒ نوں چا سولی دتا زاہب دا کڈھوایا چتا
زکریا سر کلوتر دتا پھر اوہناں کم کیہہ ساریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۷) شاہ سرمدؒ دا گلا کٹایو شمسؒ نے جاں سخن الایو
قم باذنی آپ کہایو سر پیروں کھل اُتاریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
گہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۸) ایس عشق دے اڈ اڈنبر عشق نہ چھپدا باہر اندر
عشق کیتا شاہ شرفؒ قلندر باراں ورھے دریا وچ ٹھاریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
گہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۹) عشق لیلیٰ دے دھماں پائیاں تاں مجنوں نے اکھیاں لائیاں
اوہناں دھاراں عشق پچھائیاں کھوہے برس گذاریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
گہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۰) عشق ہوری ہیرے ول دھائے تاں رانجھے نے گن پڑوائے
صاحباںؒ نوں جد ویاہون آئے سر مرزے دا واریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
گہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۱) سسی تھلاں وچ رُلائی سوہنی کچے گھڑے رُڑھائی
روڑے جھجے گل گوائی ٹکڑے کر کر ساریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
گہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۲) فوجاں قتل کرائیاں بھائیاں مشکاں چوہیاں توں گھوائیاں
ڈٹھی تیری قدرت سائیاں سر تیتھوں بلہاریا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
گہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۳) کیرو پانڈو کرن لڑائیاں اٹھاراں کھوہنیاں تدوں کھپائیاں
مارن بھائیاں سکیاں بھائیاں کیہہ اوتھے نیاں نرواریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۴) نمرود نے آپ خدا سدایا اُس نے رب نوں تیر چلایا
پچھر توں نمرود مروایا قارون زمیں نگھاریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۵) فرعون نے جدوں خدا کہایا نیل ندی دیوچ آیا
اوسے نال اشتنڈ جگایا خود یوں کر تدھ ماریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۶) لنکا چڑھکے ناد بجایو لنکا رام کولوں لٹوایو
ہرناکش قلعہ بہشت بنایو اوہ وچ دروازے ماریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۷) سیتا دھینسر لٹی بے چاری تد ہنونت نے لنکا ساڑی
راون دی سبھ ڈھاہ اُتاری اوڑک راون ماریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۸) گوپیاں نال کیہہ چج کمایا مکھن کاہن توں لٹوایا
راجے کنس نوں پکڑ منگایا بودیوں پکڑ پچھاڑیا ای

رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۱۹) آپے چا امام بنایا اُس دے نال یزید لڑایا
چوہدھیں طبقیں شور مچایا سر نیزے تے چاڑھیا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۲۰) مُغلاں زہر پیالے پیتے بھوریاں والے راجے کیتے
سبھ اشراف پھرن چُپ کیتے بھلا اوہناں نوں جھاڑیا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

(۲۱) بُلھا شاہ فقیر وچارا روشن جگ وچ نام تمہارا
چلیا دے کے کوچ نقارا نوروں سُرج اُتاریا ای
رہ رہ وے عشقا ماریا ای
کہہ کس نوں پار اُتاریا ای

مشکل الفاظ ومعانی: کنک: گندم۔ پیار: وسعت۔ بھٹھ: تندور۔ کلوز: آرا۔ سخن الانا: بات کرنا۔ اڈنبر: ٹھاٹھ باٹھ۔ نیاں: انصاف۔ نروارنا: انصاف کرنا۔ ناو: سکھ۔ سرج: بناوٹ۔

ترجمہ:

(۱) اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے، تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟ آدمؑ کو گندم کے دانے سے منع کرایا۔ خود ہی اس کے پیچھے شیطان لگوا دیا۔ پھر اس کو بہشت سے ہی نکلوا دیا تو نے کیسا پھیلاؤ پھیلایا ہے۔
اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۲) عیسیٰ کو بن باپ پیدا کیا، نوحؑ پر طوفان منگوایا، باپ کے ساتھ بیٹے کو لڑا دیا پھر ان کو (حضرت نوحؑ کو نہ ماننے والوں کو) ڈبو کر مار ڈالا۔ اے عشق! تو نے تو ماری ہی ڈالا۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اترا ہے؟

(۳) حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر چڑھوا دیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کے لیے تیار کروا دیا اور حضرت یونسؑ کو مچھلی سے نگلوا دیا۔ ان کو تو نے کیسا رتبہ اور مقام دیا۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۴) زلیخا کو خواب دکھلایا۔ یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈلوایا اور بھائیوں کو الزام دلوایا تب کہیں ان کو بلند رتبے پر فائز کیا۔۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۵) سلیمانؑ سے بھٹھ جھوکائے۔ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ صابرؒ (حضرت ایوبؑ) کے بدن میں کیڑے ڈالے اور حضرت امام حسنؑ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے۔؟

(۶) منصورؒ کو سولی پر چڑھا دیا۔ راہب کا پانکلوادیا۔ زکریاؑ کے سر پر آرا چلوایا۔ پھر ان کے تو کام کیا آیا ہے؟

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔

تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۷) سرمدؒ کا گلا کٹوا دیا۔ شمسؒ نے جب بات کی تو ''قم باذنی[۲]'' خود ہی کہلوا دیا۔ پھر اس کے جسم سے کھال کھنچوا دی۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۸) عشق بڑا اٹھا ٹھ باٹھ والا ہے۔ یہ باہر اندر کہیں بھی نہیں چھپ سکتا۔

عشق ہی نے شاہ شرفؒ کو قلندر کا مقام دیا لیکن اٹھارہ برس تک ان کو دریا کے پانی میں ٹھٹھرتا رہنے کا حکم دیا۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۹) لیلیٰ کے عشق کو شہرت ملی۔ مجنوں نے بھی اس سے آنکھیں چار کیں (اے عشق) تو نے ہی ان کو عشق کی دھاریں دیں۔ خوف اور تکلیف میں ان کا وقت گزرا۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۰) جب عشق نے ہیر پر دھاوا بولا تھا تو رانجھے نے اپنے کان پڑوالئے۔ صاحباں کو جب بیاہنے آئے۔ تو مرزے کا سر قربان کروا دیا۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے۔؟

(۱۱) سسی کو تھلوں میں رلایا۔ سوہنی کو کچے گھڑے کے ساتھ روڑھا دیا۔ روڈے[۳] نے بھی تیرے پیچھے اپنا آپ گنوایا اس کے ٹکڑے کروا کے تو نے کام تمام کیا۔

---

[۱] ہندوستان کا ایک مشہور خدا رسیدہ بزرگ۔

[۲] اٹھ میرے حکم سے

[۳] جلالی کا مشہور عاشق۔

اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔
تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۲) تو نے بھائیوں کے لشکروں کو بھائیوں سے قتل کروایا۔ چھپے دشمنوں سے بازو کٹوا دیے۔
اے خدا! اے مالک! تیری قدرت کا عجیب تماشا ہے۔ میں تجھ پر اپنی جان قربان کروں۔
اے عشق! تو نے مار ہی ڈالا ہے۔
تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے۔

(۱۳) کیرو[۴] اور پانڈو نے لڑائیاں کیں۔ لاتعداد فوج جنگ میں کام آئی۔ سگے بھائیوں نے بھائیوں کو مار ڈالا۔ وہاں تو نے کیا انصاف کیا؟
اے عشق! تو نے مار ہی ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۴) نمرود نے خود کو خدا کہلوایا۔ اس نے خدا کی طرف تیر چلا دیا۔
مچھر سے نمرود مارا گیا اور قارون زمین میں دھنس گیا۔
اے عشق! تو نے مار ہی ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۵) فرعون نے جب خود کو خدا کہلوایا تو نیل دریا کے اندر رو آ گیا۔ اس نے اپنے اندر بڑی ہوشیاری اور چالاکی پائی۔ تو نے اس کو تباہ و برباد کر کے مار ڈالا۔
اے عشق! تو نے مار ہی ڈالا ہے۔
تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۶) لنکا پر چڑھ کر نادبجوا دیا اور لنکا کو رام سے لٹوا دیا۔ ہرناکش[۵] نے قطعہ بہشت بنایا لیکن وہ اس کے دروازے میں ہی مارا گیا۔
اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۷) سیتا جب بے چاری لٹ گئی۔ تب ہنونت (ہنومان) نے لنکا کو آگ لگا دی۔ راون کا سب کچھ تباہ ہو گیا اور آخر راون بھی مارا گیا۔
اے عشق! تو نے مار ہی ڈالا ہے۔
تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۸) گوپیوں کے ساتھ تو نے کیا کارگزاری کی۔ کاہن سے مکھن لٹوا دیا۔ راجہ کنس کو پکڑ منگوایا۔ آخر اس کو بالوں سے پکڑ کر پچھاڑ دیا گیا۔

---

۴ مہابھارت کے مشہور کردار کیرو اور پانڈو جن میں طویل جنگ ہوئی۔

۵ ایک آدمی جس نے شداد کی طرح خدائی کا دعویٰ کیا اور زمین پر اپنی جنت بنائی۔

(۱۹) تو نے حضرت امام حسینؑ کو بنایا۔ پھر ان کے ساتھ یزید لعین نے جھگڑا شروع کیا۔ زمین اور آسمان میں اس ظلم کا شور برپا ہوا۔
امام حسینؑ کا سر نیزے پر چڑھایا گیا۔
اے عشق! تو نے مار ہی ڈالا ہے۔
تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۲۰) مغلوں نے زہر بھرے پیالے پیے۔ بھوریاں والے راجے بنا دیے۔ سب اشراف خاموشی سے زندگی کے دن پورے کرنے لگے۔ اچھا تو نے ان کو ذلیل و خوار کیا۔
اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۲۱) بلھے شاہ! بے چارا تو ایک فقیر ہے۔ جگ میں تو تمہارا نام ہی روشن ہے۔ وہ یہ نقارا بجا کر جا رہا ہے کہ نور سے ہی تخلیق ہوئی ہے۔
اے عشق! تو نے تو مار ہی ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے۔

(۶۹) رَین گئی لٹکے سبھ تارے

(۱) رَین گئی لٹکے سبھ تارے اَب تو جاگ مُسافر پیارے
آواگون سَرائیں ڈیرے
ساتھ تیار مُسافر تیرے
ئیں نہ سُنیوں کُوچ نکارے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے
رَین گئی لٹکے سبھ تارے اَب تو جاگ مُسافر پیارے

(۲) کر لے اَج کرنی دا ویرا
مُوہڑ نہ ہوسی آون تیرا
ساتھ تیرا چلو چل پکارے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے
رَین گئی لٹکے سبھ تارے اَب تو جاگ مُسافر پیارے

(۳) کیا سر دھن کیا نردھن بوڑے

زین گئی لٹکے سبھ تارے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے

(۳) کیا سر دھن کیا نردھن پوڑے
آپو اپنے دیش کو دوڑے
لدھا نام لے لیو سبھارے
اب تو جاگ مُسافر پیارے

زین گئی لٹکے سبھ تارے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے

(۴) موتی چونی پارس پاسے
پاس سمندر مَرو پیاسے
کھول اکھیں اُٹھ ہو پکارے
اَب تو جاگ مسافر پیارے

زین گئی لٹکے سبھ تارے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے

(۵) بلھا شوہ دی پیریں پڑیے
غفلت چھوڑ کجھ حیلہ کریئے
مرگ جتن بن کھیت اُجاڑے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے

زین گئی لٹکے سبھ تارے
اَب تو جاگ مُسافر پیارے

مشکل الفاظ ومعانی: زین: رات۔ لٹکے: ماند پڑ گئے۔ آوا گون: ہندو دھرم کے مطابق روح کا دنیا میں بار بار آنا۔ ویرا: وقت۔ پوہڑ: پھر۔ سر دھن: امیر۔ نردھن: غریب۔ لدھا: ڈھونڈا، پایا۔ موتی: قیمتی شے۔ چونی: یاقوت۔ پارس: پارس پتھر۔ پاسے: پاسے کا سونا۔ شوہ: محبوب، مرشد۔ مرگ: ہرن۔ جتن: کوشش۔

ترجمہ:

(۱) رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تُو جاگ جا۔ دنیا کی سرائے میں تمہارا آنا اور جانا ہے۔ تیرے ساتھ اور بھی مسافر تیار کھڑے ہیں۔ کیا تو نے ابھی کوچ کا نقارا نہیں سنا؟ اے پیارے مسافر! اب تو جاگ۔
رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں اے پیارے مسافر! اب تو تُو جاگ جا۔

(۲) تیرے عمل کمانے کا وقت ہے، تو کوئی نیک عمل کر لے۔ پھر تمہارا ادھر آنا نہ ہوگا۔ تیرے ساتھی چلو چلو پکار رہے ہیں۔
اے پیارے مسافر، اب تو تو جاگ جا۔
رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

(۳) کیا امیر اور کیا غریب سبھی اپنے اپنے وطن کو دوڑے جا رہے ہیں۔ سب قیمتی[1] شے پا کر چلے گئے ہیں۔
اے پیارے مسافر، اب تو تُو جاگ جا۔
رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر، اب تو تو جاگ جا۔

(۴) موتی، یاقوت، پارس[2] اور پاسے[3] تیرے پاس ہیں۔ سمندر پاس ہے اور تم پیاسے مر رہے ہو۔
آنکھیں کھولو اور اُٹھ بیٹھو۔
اے پیارے مسافر اب تو تُو جاگ جا۔
رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر، اب تو تُو جاگ جا۔

(۵) بُلھے شاہ! محبوب کے پاؤں پڑنا چاہیے۔ غفلت چھوڑ کر کوئی (اچھا) عمل کرنا چاہیے۔ کوشش کے بغیر تو ہرن[4] کھیت اجاڑ دے گا۔
رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر، اب تو تُو جاگ جا۔

(۷۰) ساڈے وَل مُکھڑا موڑ وے پیاریا

ساڈے وَل مُکھڑا موڑ
وے پیاریا
ساڈے وَل مُکھڑا موڑ
آپے لائیاں کنڈیاں تیں تے آپے کُھدا ئیں ڈور

---

[1] نیک اعمال
[2] دھات کو چھو کر سونا بنا دینے والا پتھر۔
[3] خالص سونا جس میں کسی قسم کی کوئی ملاوٹ نہ ہو۔
[4] وقت زندگی کے کھیت کو برباد کر دے گا۔

عرش فرش تے بانگاں ملیاں مکے پے گیا شور

ڈولی پا لے چلے کھیڑے نہ کجھ عذر نہ زور

جے مائے تینوں کھیڑے پیارے ڈولی پا دیویں ہور

بلھا شوہ اساں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور

ساڈے ول مکھڑا موڑ
وے پیاریا
ساڈے ول مکھڑا موڑ

مشکل الفاظ ومعانی: ول: طرف۔ مکھڑا: چہرہ، رخ، منہ۔ کنڈیاں: کنڈی کی جمع، پھانسنے کا آلہ۔ بانگاں: اذانیں۔ ڈولی: پالکی جس میں دلہن کو بٹھایا جاتا ہے۔ گور: قبر۔ پیا: پڑا۔

ترجمہ:

ہماری طرف مکھڑا کر پیارے۔
ہماری طرف مکھڑا کرائے پیارے۔
آپ ہی ہمیں پھانسنے کے آلہ میں پھنسایا ہے اور آپ ہی ڈور کھینچ رہا ہے۔ عرش سے اونچی[1] اذانیں سنی گئیں ہیں اور مکے میں بھی شور پڑ گیا ہے۔ کھیڑے[2] (مجھے) ڈولی میں ڈال کر لے جا رہے ہیں اور میرے پاس کوئی عذر اور زور نہیں ہے۔
اے ماں! اگر تجھے کھیڑے پیارے ہیں تو ڈولی میں کسی اور کو ڈال دے۔
بلھے شاہ! ہم نے کبھی[3] مرنا نہیں، یہ تو کوئی اور قبر میں اتر گیا ہے۔
ہماری طرف مکھڑا کر پیارے!
ہماری طرف مکھڑا کرائے پیارے!!

☆☆☆

---

۱ ہماری شہرت چار دانگ عالم میں پھیل چکی ہے۔

۲ اہل دنیا

۳ ہم محبت میں لافانی ہو چکے ہیں۔

(۷۱) سانوں آمل یار پیاریا!

(۱) سانوں آ مل یار پیاریا
تیرے دُکھاں نے سانوں ماریا
دُور دُور اَساتھوں گیوں
اُصلاتے آ کے بہہ رہیوں
کیوں قہر قصور وِساریا
سانوں آ مل یار پیاریا

(۲) میرا اِک انوکھا یار ہے
میرا اوسے نال پیار ہے
کدے سمجھیں وَڈ پَر واریا
سانوں آ مل یار پیاریا

(۳) جدوں اَپنی اَپنی پَے گئی
دھی ماں نوں لُٹ کے لَے گئی
مُونہہ بارہویں صدی پساریا
سانوں آ مل یار پیاریا

(۴) دَر کھلا حشر عذاب دا
بُرا حال ہویا پنجاب دا
ڈر ہاویے دوزخ ماریا
سانوں آ مل یار پیاریا

(۵) بُلھا شوہ میرے گھر آوسی
میری بلدی بھاہ بُجھا وسی
عنایتؒ دم دم نال چتاریا
سانوں آمل یار پیاریا

مشکل الفاظ ومعانی: سانوں: ہمیں۔ اصلا: فطرت۔ قصر: غلطی۔ وسارنا: چھوڑنا، بھلا دینا۔ وڈیروواریا: اے بڑے خاندان والے۔ پساریا: کھولا، پھیلایا۔ در: دروازہ۔ شوہ: محبوب۔ بلدی: جلتی ہوئی۔ بھاہ: آگ۔ چتارنا: یاد کرنا، پکارنا۔

ترجمہ:

(۱) اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر کہ تیرے ہجر کے دکھوں نے ہمیں مار ڈالا ہے۔
تو ہم سے دور ہی دور ہوتا چلا گیا ہے۔ تو اپنی[1] اصل پر آ کر رہ گیا ہے۔ ہم میں کیا خرابی ہے جو تم نے شہر قصور کو بھلا دیا ہے۔
اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر

(۲) میرا اک انوکھا محبوب ہے۔ میرا اسی کے ساتھ پیار ہے۔ اے اونچے خاندان والے! کبھی تو ہماری جانب بھی دھیان کر۔
اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر

(۳) جب ہر کسی کو اپنی اپنی پڑ گئی۔ بیٹی نے ماں کو لوٹنا[2] شروع کر دیا تو بارہویں صدی نے اپنا منہ کھولا۔
اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔

(۴) حشر عذاب کا در کھل گیا اور پنجاب کا بہت برا حال ہوا۔ اس دوزخ کی آگ نے مجھے بہت خوف زدہ کر دیا۔
اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔

(۵) بلھے شاہ! محبوب میرے گھر آئے گا۔
میری جلتی ہوئی[3] آگ کو بجھائے گا۔ میں ہر سانس کے ساتھ عنایت کو یاد کرتا ہوں اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔

(۷۲) سائیں چھپ تماشے نوں آیا

(۱) سائیں چُھپ تماشے نُوں آیا
تُسی رَل مِل نام دھیاؤ
لٹک سجن دی نا ہیں چھپدی
ساری خلقت سِکدی تپدی
تُسی دُور نہ ڈھونڈن جاؤ
سائیں چُھپ تماشے نُوں آیا
تُسی رَل مِل نام دھیاؤ

(۲) رَل مِل سیو اَتن پاؤ!

---

[1] سخت بے پروائی اور بے نیازی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

[2] رشتوں ناطوں کا تقدس بری طرح پامال ہو گیا ہے۔

اِک بے وچ جا سماؤ
نالے گیت تجن دے گاؤ

سائیں چُھپ تماشے نوں آیا
تُسی رَل مِل نام دھیاؤ

(۳) بُلھا بات انوکھی ایہا
نچن لگی تاں گھنگٹ کیہا
تُسی پَردہ اکھیں تھیں لاہو

سائیں چُھپ تماشے نوں آیا
تُسی رَل مِل نام دھیاؤ

مشکل الفاظ ومعانی: سائیں: مالک، محبوب۔ نام دھیاؤ: نام کا ورد کرو۔ لٹک: لگن۔ چھپدی: چھپتی۔ اتن: ترنجن۔ کیہا: کیا، کیسا۔

ترجمہ:

(۱) سائیں چھپ کر تماشے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔
محبوب کی لگن چھپ نہیں سکتی۔ اس کے ہجر میں سب خلقت تپتی ہے۔ تم اس کو دور نہ ڈھونڈنے جاؤ۔
سائیں چھپ کر تماشے کو آیا ہے۔ آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔

(۲) سکھیو! ترنجن[1] میں مل بیٹھو۔ ایک سنگت میں ایک ہو جاؤ اور محبوب کے گیت گاؤ۔
سائیں چھپ کر تماشے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔

(۳) بلھے شاہ! بات انوکھی یہی ہے ناچنے ہی لگ گئے تو پھر یہ وہ کیسا؟ تم آنکھوں سے پردہ ہٹاؤ سائیں چھپ کر تماشے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کریں۔
سائیں چھپ کر تماشے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔

☆☆☆

[1] لڑکیوں کی محفل جس میں وہ اکٹھی ہو کر چرخہ کاتتی ہیں۔

(۷۳) سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

(۱) تانی تانا پیٹا نلیاں پیٹھ نڑاتے چھباں چھلیاں
آپو اپنے نام جتاون وکھو وکھی جاہیں دا
سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

(۲) چونسی پینسی کھدر دھوتر ململ خاصہ، اِکا سوتر
پونی وچوں باہر آوے بھگوا بھیس گسائیں دا
سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

(۳) گڑیاں بنتھیں چھاپاں چھلے آپو آپنے نام سوتے
سبھا ہکا چاندی آکھو کنگن چوڑا باہیں دا
سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

(۴) بھیڈاں بکریاں چارن والا اُٹھ مجھیاں دا کرے سنبھالا
روڑی اُتے گڈوں چارے اوہ بھی واگی گائیں دا
سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

(۵) بلھا شوہ ذات کیہہ پچھنائیں شاکر ہو رضائیں دا
جے توں لوڑیں باغ بہاراں چاکر ہو ارائیں دا
سبھ اِکو رنگ کپاہیں دا

مشکل الفاظ ومعانی: تانا: کپڑے میں لمبائی کے رخ دھاگے۔ چونسی: باریک کھدر۔ روڑی: کوڑا کرکٹ۔ بھگوا بھیس: جوگی رنگ۔

ترجمہ: ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۱) تانی تانا ہو یا پیٹا اور نلکیاں۔ بنائی کی مضبوطی ہو یا نڑا اور نلکیاں ہوں۔ سب ہی اپنا اپنا نام رکھتی ہیں اور ہر ایک کا الگ الگ مقام ہے۔

ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۲) باریک کھدر ہو یا موٹا کھدر یا اونی کپڑا ہو۔ ململ بھی ہو تو سوتر ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ پُونی میں سے ہی سب بھیس بدل کر نکلتے ہیں۔

ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۳) لڑکیوں نے ہاتھوں میں انگوٹھیاں اور چھلے پہنے ہیں۔ ان چیزوں کے اپنے اپنے نام ہیں لیکن ان کو چاندی کا ہی کہیں گے یہ جو کنگن اور بازو کی چوڑیاں ہیں۔

ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۴) بھیڑ بکریاں چرانے والا، اونٹوں اور بھینسوں کو بھی سنبھالتا ہے روڑی پر گدھے چرانے والا، گائیوں کو بھی چراتا ہے۔

ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۵) اے بلھے شاہ! محبوب کی ذات کیا پوچھتے ہو۔ بس اس کی رضا پر شاکر رہو۔ باغ بہاریں چاہتے ہو تو مرشد کا نوکر بن جاؤ۔

ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۷۴) سجناں دے وچھوڑے کولوں!

(۱) سجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھانی دا

دکھاں سولاں کیتا ایکا
نہ کوئی سوہرا نہ کوئی پیکا
درد وہونی پئی در تیرے
توں ہیں درد رنجانی دا

سجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھانی دا

(۲) کڈھ کلیجہ گرنی ہاں تیرے
ایہہ بھی ناہیں لائق تیرے
ہور توفیق نہیں وچ میرے
پیو کٹورا پانی دا

سجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھانی دا

(۳) ہُن کیوں روندے نین نراسے
آپے اوڑک پھاہی پھاسے
ہُن تاں چھُٹن اوکھا ہویا
چارہ نہیں نمانی دا
سجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھانی دا

(۴) بلّھا شوہ پیا ہُن سجے
عشق دمامے سر تے وجے!
چار دیہاڑے گوَیل واسا!
اوڑک کوچ، نتانی دا
سجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھانی دا

مشکل الفاظ ومعانی: وچھوڑا: جدائی۔ کولوں: سے۔ لہو چھانی دا: دکھوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا جاتا ہے۔ اِکا: اتفاق۔ رنجانی: رنج کی ماری۔ وہونی: برداشت کرنی۔ بیرے: ٹکڑے۔ کٹورا: پیالہ۔ نین: آنکھیں۔ نراسے: ناامید۔ اوڑک: آخر۔ پھاہی: پھندہ۔ پھاسے: پھنس گئے۔ نمانی: بے چاری۔ شوہ: محبوب۔ دمامے: نقارے۔ گوَیل واسا: دنیا جہاں۔ نتانی: ناطاقت، مجبور۔

ترجمہ:

(۱) محبوب کے وچھوڑے میں دُکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ دکھوں اور مصیبتوں نے اتحاد کر لیا ہے۔ اب میرا اس گھر میں کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ اس گھر میں۔ اے میرے محبوب میں درد کی ماری تیرے در پر آن پڑی ہوں۔ درد سے رنجور کا تُو ہی مسیحا اور سہارا ہے۔
محبوب کے وچھوڑے میں دُکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

(۲) میں اپنا کلیجہ نکال کر تمہارے لئے ٹکڑے کر رہی ہوں لیکن یہ بھی تیرے لائق نہیں اور مزید کچھ پیش کرنے کی مجھ میں توفیق نہیں۔ یہ پانی کا ایک پیالہ ہی حاضر ہے اسے ہی پی لیجئے۔
محبوب کے وچھوڑے میں دُکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

(۳) یہ ناامید آنکھیں کیوں روتی ہیں۔ یہ خود ہی تو دام کا شکار ہوئی ہیں۔ اب چھٹکارا بھی مشکل ہے۔ مجھ بے بس کا اب کوئی چارہ نہیں ہے۔

محبوب کے وچھوڑے میں دُکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

(۴) اے بلھے شاہ! محبوب جلال میں آگیا ہے اور عشق کے نقارے اب سر پر بج رہے ہیں۔ دنیا جہاں چار دن کے لئے ہے۔ آخر مجھ مجبور کو یہاں سے چلے جانا ہے۔ محبوب کے وچھوڑے میں دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

(۷۵) سُنو تُم عشق کی بازی!

(۱) سُنو تُم عشق کی بازی، ملائک ہوں کہاں راضی
یہاں برہوں پر ہیگا جی، ویکھاں پھر کون ہارے گا

(۲) ساجن کی بھال ہُن ہوئی، میں لوہُو نین بھر روئی
نجے ہم لاہ کر لوئی، پتھر حیرت کے مارے گا

(۳) مُورت پُوچھ کر جاوَں، ساجن کا دیکھنے پاوَں
اُسے مَیں نے گلے لاوَں، نہیں پھر خود گذارے گا

(۴) عشق کی تیغ سے موئی، نہیں وہ ذات کی دوئی
اور پیاسا کر موئی، مویاں پھر رُوح چتارے گا

(۵) ساجن کی بھال سر دیا، لہُو مدھ اپنا پیا
کفن باہوں سے سی لیا، لحد میں پار اُتارے گا

(۶) بلّھا شاہؒ عشق ہے تیرا، اسی نے جی لیا میرا
میرے گھر بار کر پھیرا، ویکھاں سر کون وارے گا

مشکل الفاظ ومعانی: بازی: کھیل۔ ملائک: فرشتے۔ برہوں: جدائی۔ پر: اوپر۔ ہیگا: موجود۔ ساجن: محبوب۔ بھال: جستجو۔ نین بھر رونا: انتہائی دکھ اور تکلیف میں ہونا۔ لاہ کر: اتار کر۔ لوئی: اون کا کمبل مراد شرم وحیا۔ مہورت: اچھا وقت۔ گزارنا: چھوڑنا۔ موئی: مرگئی۔ روح چتارنا: روح کو پکارنا۔ مدھ: شراب۔ باہوں سے: بازوؤں سے۔

ترجمہ:

(۱) عشق کی بازی کے متعلق تم سنو کہ اس پر فرشتے بھی راضی نہیں ہو سکتے۔ یہاں ہم پر جدائی مسلط ہے انہیں بھی اگر جدائی سے پالا پڑے تو پھر دیکھیں کہ کون بازی ہارتا ہے۔

(۲) اب محبوب کی تلاش وجستجو میں ہوں اور خون کے آنسو روئی ہوں۔ میں شرم وحیا اتار کر نا چی ہوں۔ دیکھنے والا حیران ہے۔

(۳) میں مبارک ساعت معلوم کر کے جاؤں تا کہ محبوب کے درشن کر سکوں۔ پھر محبت سے اسے میں گلے سے لگالوں۔ پھر وہ مجھ سے جدا نہ ہوگا۔

(۴) میں عشق کی تیغ سے مری ہوں، اس کو ذات کی دوئی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ میں تو اپنے محبوب کا نام لیتے لیتے مری ہوں وہ خود ہی میری روح کو پکارے گا۔

(۵) محبوب کی جستجو میں اپنا سر قربان کر چکی ہوں اور اپنے لہو کی شراب پی چکی ہوں۔
میں نے اپنا کفن اپنی بانہوں سے سیا ہے۔
یہ (میرا سر قربان کرنا) لحد میں میرے کام آئے گا۔

(۶) بلھے شاہ! یہ محبوب کا عشق ہے جس نے میرا دل لیا ہے۔ ایک بار میرا محبوب میرے گھر آئے تو سبھی پھر دیکھنا کون محبوب پر اپنی جان قربان کرتا ہے۔

(۷۶) سے ونجارے آئے نی مائے

(۱) سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سُنائے

لال عیں گہنے سوہنے ساتھی، مائے نال لے جاواں
سُنیا ہو کا میں دل گذری، میں بھی لال لیاواں
اک نہ اک کناں وچ پا کے، لوکاں نوں دکھلاواں
لوک جانن ایہہ لالاں والی، لیساں میں بھر مائے

سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سُنائے

(۲) اوڑک جا کھلوتی اوہناں تے، میں مُنوں سدھرائیاں
بھائی وے لالاں والیو میں بھی، لال لین نوں آئی آں
اوہناں بھرے صندوق وکھالے، مینوں رنجھاں آئیاں
ویکھے لال سہانے سارے، اک توں اک سوائے

سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سُنائے

(۳) بھائی وے لالاں والیا ویرا، اینہاں دا مُل دسائیں
جے توں آئی ہیں لال خریدن، دھڑ توں سیس لہائیں
ڈمھ کدی سوئی دا نہ سہیا، ہر کتھوں دتا جائیں
لازم ہو کے مڑ گھر آئی، پچھن گواندھی آئے

سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے   لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سنائے

(۴) توں جو گئی سیں لال خریدن، اُچی اڈی چائی نی
کیہڑا مُہرہ اوتھوں رنیں، توں لیکے گھر آئی نی
لال سی بھارے میں ساں ہلکی، خالی گئی سائی نی
بھارا لال اُملا اوتھوں، میتھے چکیا نہ جائے

سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے   لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سنائے

(۵) کچی کچ وہاج نہ جاناں، لال وہاجن چلّی
پلے خرچ نہ ساکھ نہ کائی ہتھوں ہارن چلّی
میں موئی مشٹنڈی دساں، لال توں چارن چلّی
جس شاہ نے مُل لیکے دینا، سو شاہ مونہہ نہ لائے

سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے   لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سنائے

(۶) گلیاں دیوچ پھریں دیوانی نی گُڈیے مٹیارے
لال چگلیندی نازک ہوئی، ایہہ گل کون نتارے
جاں میں مُل اوہناں توں پچھیا، مُل کرن اوہ بھارے
ڈمھ سوئی دا کدی نہ کھادا، اوہ آکھن سر بارے
جیہڑیاں سکیاں لال وہاجن، اوہناں سیس لہائے

سے ونجارے آئے نی مائے، سے ونجارے آئے   لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سنائے

مشکل الفاظ ومعانی: ونجارے: ضرورت کی چیزیں پھر کر فروخت کرنے والے۔ ونج: بیوپار۔ بھرمانا: لبھانا۔ اوڑک: آخر۔ ڈبھ: چبھن۔ انملا: انمول۔ ساکھ: اعتبار۔ سیس: سر۔

ترجمہ:

(۱) کئی سو لعل بیچنے[1] والے آئے اے میری ماں! کئی سو لعل بیچنے والے آئے!!

وہ لعل بیچتے ہیں اور برسرِ عام یہ اعلان کرتے ہیں۔

لعل خوبصورت زیورات[2] ہیں جن کو میں ساتھ لے جاؤں۔ میں نے اعلان سنا تو میرے دل میں بھی لعل خریدنے کا خیال آیا کہ میں بھی ان میں سے کوئی کانوں میں ڈال کر لوگوں کو دکھاؤں۔ لوگ پھر مجھے کہیں گے کہ یہ خوبصورت زیورات والی ہے اور میں خوشی سے پھولے نہ ساؤں گی۔

اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے۔ اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے!!

(۲) میں خوشی خوشی ان کے پاس جا کھڑی ہوئی اور میں نے کہا کہ اے بھائیو! لعل بیچنے والو! مجھے بھی لعل خریدنا ہے۔ انہوں نے بھرے ہوئے صندوق مجھے دکھائے اور میرا شوق اور زیادہ بڑھ گیا۔ میں نے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لعل دیکھا۔

اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے! اے ماں کئی سو زیورات بیچنے والے آئے!!

(۳) اے بھائی! ذرا ان لعلوں کی قیمت تو بتانا! وہ کہنے لگے کہ اگر تم نے لعل خریدنا ہے تو اس کی قیمت سر[3] کٹوانا ہے۔ میں نے بھی سوئی کی چبھن برداشت نہ کی تھی تو میں سر کیسے کٹواتی۔ میں شرمسار ہو کر گھر آگئی اور ہمسائے مجھے پوچھنے کے لئے آئے۔

اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے!

اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے!!

(۴) تم جو بڑے چاؤ سے لعل خریدنے گئی تھی بتاؤ وہاں سے کون سا لعل خرید کر لائی ہو؟ (میں نے کہا کہ) لعل بھاری تھے اور میں ہلکی تھی اس لئے میں خالی ہاتھ واپس آگئی۔ وہاں بہت بھاری انمول ہیرا تھا جو مجھ سے اٹھایا نہ گیا۔

اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے!

اے ماں! کئی سو زیورات بیچنے والے آئے!!

(۵) میں کاروبار کے طریقے نہیں جانتی تھی اور لعل خریدنے کو چل نکلی میرے پاس کچھ نہیں تھا اور نہ ہی میری کوئی ساکھ تھی۔ میں تو اس سودے میں میں ہارتے چلی تھی۔ میں بے ہنر لعل خریدنے کو چلی تھی۔ جس پیارے نے مجھے لعل لے کر دینا تھا وہ میری

---

1. حق سچ کی دعوت دینے والے نیک لوگ۔
2. عشق ومحبت کا خوبصورت زیور۔
3. عشق میں جان کی قربانی کا سودا ہوتا ہے۔

طرف کرم کی نظر نہیں کرتا تھا۔

اے ماں! کئی سوز یورات بیچنے والے آئے!

اے ماں! کئی سوز یورات بیچنے والے آئے!!

(۲) اے لڑکی تو گلیوں میں دیوانی ہو کر پھرتی۔ لعل چنتے چنتے تو کمزور ہوگئی ہے۔ لیکن اس بات کی خبر کسے ہو؟ میں نے ان سے جو قیمت پوچھی تو انہوں نے بہت ہی زیادہ قیمت بتائی۔ میں نے کبھی سوئی کی چبھن برداشت نہ کی تھی لیکن وہ قیمت میں سر مانگ رہے تھے۔

جو لعل خرید نے گئیں تھی، واقعی انہوں نے سروں کی قربانی دی تھی۔

اے ماں! کئی سوز یورات بیچنے والے آئے!

اے ماں! کئی سوز یورات بیچنے والے آئے!!

(۷۷) سیو ہُن میں سَاجن پایو اِی

(۱) سیو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

انا احد دا گیت سُنایو

انا احمدؐ ہوں پھر فرمایو

انا عرب بے عین بتایو

پھر نام رسولؐ دھرایو اِی

سیو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

(۲) فَثَم وجہ اللہ نُور تُساڈا

ہَر ہَر وِچ ظہُور تُساڈا

الانسان مذکور تُساڈا

اِتھے اَپنا بر لگایو اِی

سیو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

(۳)
تُوں آئیوں تے میں نہ آئی
گنج مخفی نے مُرلی بجائی
آکھ اَلست گواہی چاہی!
اوتھے قالو بلیٰ بتایا اِی
سیّو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

(۴)
پرگٹ ہو کر نُور سدایو
احمد توں موجُود کرایو
نابُوروں کر بُود دکھایو
ونفخت فیہ سُنایو اِی
سیّو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

(۵)
نحن اقرب لکھ دِتو اِی
ھُوَ معکم دا سبق دِتو اِی
وفی انفسکم دا حُکم کیتو اِی
پھر کیہا گھنگٹ پایو اِی
سیّو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

(۶)
بھر کے وَحدت جام پلایو
منصورؒ نُوں چا مَست کرایو
اُس توں انا الحق آپ کہایو
پھر سُولی پکڑ چڑھایو اِی
سیّو ہُن میں سَاجن پایو اِی ہَر ہَر دیوچ سَمایو اِی

(۷) گھنگٹ کھول جمال وکھایا
شیخ جنیدؒ کمال سدایا
لیس فی جُبتی حال بنایا
اَشرف اِنسان بنایو اِی
سیو بُن میں ساجن پایو اِی ہَر ہَر ویوچ سمایو اِی

(۸) ولقد کرمنا یاد کرایو
لا الٰہ دا پردہ لاہیو
الا اللہ کہو جھاتی پایو
پھر بلّھا نام دھرایو اِی
سیو بُن میں ساجن پایو اِی ہَر ہَر ویوچ سمایو اِی

مشکل الفاظ ومعانی: سیو: سہیلیو۔ ساجن: محبوب۔ دھرانا: رکھوانا۔ سر: راز، بھید۔ لکانا: چھپانا۔ تخفی: چھپا خزانہ۔ مرلی: بانسری پرگٹ ہونا: ظاہر ہونا۔ لاہنا: اتارنا۔ جھاتی پانا: ایک نظر دیکھنا۔

ترجمہ:

(۱) اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔ پہلے اس نے انا احد[1] کا نغمہ سنایا پھر انا احمد[2] فرمادیا۔ پھر انا[3] عرب بے عین بتادیا اور رسول اکرم ﷺ کا نام رکھوالیا۔
اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۲) جس طرف بھی دیکھیں، آپ ہی کا نور ہے۔ ہر چیز میں آپ ہی کا ظہور ہے۔ الانسان مذکور ہے۔ اور یہاں پر اپنا بھید چھپالیا ہے۔
اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۳) تم آئے، میں نہ آئی۔
مخفی خزانے نے بانسری بجادی۔ "الست[4]" کہہ کر (معبودیت کی) گواہی مانگی وہاں سب نے قالوا بلیٰ[5] کہہ کر اقرار کر

---

[1] میں ایک ہوں [2] میں احمد ﷺ ہوں

[3] عرب کی عین اڑا دی جائے تو رب رہ جاتا ہے۔ [4] (الست بربکم) کیا میں تمہارا رب نہیں؟

[5] ہاں کیوں نہیں تو ہی ہمارا رب ہے۔

لیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۴) ظاہر ہو کر نور کہلوایا احمد ﷺ سے وجود میں آیا۔ نابود سے بود کر دکھایا پھر اس میں روح پھونکنے کا بتا دیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۵) نحن اقرب [۶] لکھ دیا اور ھو معکم [۷] کا سبق دے دیا۔ وفی انفسکم [۸] کا حکم دیا پھر کس طرح اپنے آپ کو چھپا لیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔

وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۶) وحدت کا جام بھر کر پلایا۔

منصورؒ [۹] کو مست کر کے رکھ دیا۔ خود ہی اس سے انا الحق کہلوایا۔ پھر خود ہی پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۷) رخ سے پردہ ہٹا کر اپنا حسن و جمال دکھایا تو شیخ جنیدؒ [۱۰] جیسے کمال کو پہنچ گئے۔ "لیس فی جبتی" حال بنا دیا اور ان کو مست و بے خود کر دیا۔

انسان کو تو اشرف المخلوقات بنا دیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔

وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۸) "ولقد کرمنا" کی یاد تازہ کروائی "لا الہ" کا پردہ ہٹایا۔ الا اللہ سے اپنے آپ کو ظاہر کروایا اور پھر محبوب نام رکھوالیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔

وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

☆☆☆

---

۶ نحن اقرب من حبل الورید۔ ہم شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

۷ وہ تمہارے ساتھ ہے۔

۸ وہ تمہارے نفسوں میں ہے۔

۹ حضرت منصور حلاجؒ

۱۰ حضرت جنید بغدادیؒ

(۷۸) عِشق اَساں نال کیہی کیتی

(۱) عشق اَساں نال کیہی کیتی، لوک مَریندے طعنے

دِل دی وِیدن کوئی نہ جانے، اندر دیس بگانے

جِس نُوں چاٹ اَمردی ہووے، سو اِی اَمر پچھانے

ایس عِشق دی اَوکھی گھاٹی، جو چڑھیا سو جانیں

عشق اَساں نال کیہی کیتی، لوک مَریندے طعنے

(۲) آتش عشق فراق تیرے دی، پَل وچ ساڑ وکھائی آں

ایس عشق دے ساڑے کولوں، جگ وچ دیاں دوہائیاں

جِس تَن لگّے سو تَن جانیں، دُوجا کوئی نہ جانیں

عشق اَساں نال کیہی کیتی، لوک مَریندے طعنے

(۳) عِشق قصائی نے جیہی کیتی، رہ گئی خبر نہ کائی!

عِشق چُھری چھاتی لائی، پھر نہ جھاتی پائی

ماہیاں کولوں چُھپ چُھپ رووّاں، کر کر لکھ بہانے

عشق اَساں نال کیہی کیتی، لوک مَریندے طعنے

(۴) ہجر تیرے نے جھلی کر کے، کملی ناؤں دھرایا

صُم بکم عمی ہو کے، اپنا وَقت لنگھایا

کر ہُن نظر کرم دی سائیاں، نہ کر زور دھگانے

عشق اَساں نال کیہی کیتی، لوک مَریندے طعنے

(۵) ہس کلاون تیرا جانی، یاد کراں ہر ویلے

پَل پَل دیوچ درد جُدائی، عشق مَریندا سیلے

رو رو یاد کراں دِن راتیں پچھلے وقت وہانے

عشق اَساں نال کیہی کیتی، لوک مَریندے طعنے

(۶)
عشق تیرا درکار اسانوں، ہر ویلے ہر حیلے
پاک رسول محمدؐ صاحب میرے خاص وسیلے
بلھے شاہؒ جے ملے پیارا، لکھ کراں شکرانے
عشق اساں نال کیہی کیتی، لوک مریندے طعنے

مشکل الفاظ ومعانی: ویدن: علاج۔ چاٹ: چسکا لگن۔ امر: بات۔ پچھانے: پہچانے۔ اوکھی: مشکل۔ گھاٹی: منزل۔ سو: وہی۔ فراق: جدائی۔ دوہائیاں: فریاد وفغاں۔ چواتی: چنگاری، جلتا ہوا تنکا، دہکتی ہوئی لکڑی۔ صم: بہرہ۔ بکم: گونگا۔ عمی: اندھا۔

ترجمہ:

(۱) عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔ اس بیگانے دیس میں دل کا درد کوئی نہیں جانتا جس کو کسی بات کی لگن وہی جان سکتا ہے۔ عشق کی منزل ایسی کٹھن ہے کہ جو یہ منزل پاتا ہے وہی جانتا ہے۔
عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۲) تیری جدائی کی آگ نے میرا تن من جلا دیا ہے۔ میں جگ میں یہ دہائی دیتی پھرتی ہوں کہ لوگو! عشق کی آگ سے بچنا جس تن لگے وہی جانتا ہے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔
عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۳) عشق قصائی نے میرے ساتھ ایسا کیا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں رہی۔ عشق نے سینہ میں آگ لگائی لیکن پھر مڑ کر دیکھا نہیں۔ میں کئی کئی بہانے بنا کر اور ماں باپ سے چھپ چھپ کر روتی ہوں۔
عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۴) ہجر تیرے نے مجھے پاگل کر کے میرا دیوانہ نام رکھوایا ہے۔ میں نے بہری گونگی اور اندھی بن کر اپنا وقت گزارا ہے۔
اے مالک! اب کرم کی نظر کر اور میرا اور امتحان نہ لے۔
عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۵) اے محبوب! میں تیرا حسن کربلا ہر وقت یاد کرتی رہتی ہوں۔ لحہ بہ لحہ جدائی کا درد ہے اور عشق مسلسل ستاتا ہے۔ میں گزرے ہوئے دنوں اور راتوں کو رو رو کر یاد کرتی ہوں۔
عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۶) ہم ہر وقت تمہارے عشق کے ہی طلب گار ہیں۔ پاک رسول ﷺ میرے لئے خاص وسیلہ ہیں۔ بلھے شاہ! اگر محبوب ملے میں کئی لاکھ شکرانے ادا کروں۔
عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۷۹) عشق حقیقی نے مُٹھی کُڑے

عشق حقیقی نے مُٹھی کُڑے
میتوں دسو پیا دا دیس

ماپیاں دے گھر بال ایانی پیت لگا کے لُٹی کُڑے

منطق، معنے، کنز، قدوری! میں پڑھ پڑھ علم گُنجی کُڑے

نماز روزہ اوہناں کیہہ کرناں جیہناں پریم صراحی لُٹی کُڑے

بُلھا شوہ دی مجلس بہہ کے! سبھ کرنی میری چُھٹی کُڑے

میتوں دسو پیا دا دیس
نی میتوں دسو سجن دا دیس

مشکل الفاظ ومعانی: مُٹھی: موہ لی۔ میتوں: مجھے۔ دسو: بتاؤ۔ پیا: محبوب۔ پیت: محبت۔ منطق: دلائل کا علم۔ معنے: علم۔ کنز: مخزن۔ قدوری: فقہ کی مشہور کتاب۔ پریم صراحی: محبت کی صراحی۔

ترجمہ:

عشق حقیقی نے مجھے موہ لیا ہے۔ مجھے میرے محبوب کا دیس بتادیں۔ ماں باپ کے گھر میں ابھی بال عمر میں تھی کہ مجھے پیت لگا کر لوٹ لیا گیا۔

منطق، علم معانی اور کنز قدوری اور علم پڑھ پڑھ کر میں لٹ گئی ہوں۔

انہوں نے نماز روزہ کو کیا کرنا ہے جن کو محبت کی مدھ بھری صراحی نے لوٹ لیا ہو۔ بلھے شاہ! محبوب کی مجلس میں بیٹھ کر میں اپنے تمام کام بھول چکی ہوں۔

مجھے میرے محبوب کا دیس بتادیں، مجھے میرے دلبر کا دیس بتادیں۔

☆☆☆

(۸۰) عشق دی نویوں نویں بہار

(۱) عشق دی نویوں نویں بہار

جاں میں سبق عشق دا پڑھیا مسجد کولوں جیوڑا ڈریا
ڈیرے جا ٹھاکر دے وڑیا جتھے وجدے ناد ہزار
عشق دی نویوں نویں بہار

(۲) جاں میں رمز عشق دی پائی مینا طوطا مار گوائی
اندر باہر ہوئی صفائی جت ول ویکھاں یارو یار
عشق دی نویوں نویں بہار

(۳) ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے بھلی ہیر ڈھونڈیندی بیلے
رانجھا یار بغل وچ کھیلے مینوں سدھ رہی نہ سار
عشق دی نویوں نویں بہار

(۴) بید قرآناں پڑھ پڑھ تھکے سجدے کردیاں گھس گئے متھے
نہ رب تیرتھ نہ رب مکے جس پایا تس نور انوار
عشق دی نویوں نویں بہار

(۵) پھوک مصلیٰ، بھن سٹ لوٹا نہ پھڑ تسبیح، عاصا، سوٹا
عاشق کہندے دے دے ہوکا ترک حلالوں کھا مردار
عشق دی نویوں نویں بہار

(۶) عمر گوائی وچ مسیتی اندر بھریا نال پلیتی!
کدے نماز توحید نہ نیتی ہن کیہ کرنائیں شور پکار
عشق دی نویوں نویں بہار

(۷) عشق بھلایا سجدہ تیرا ہُن کیوں ایویں پاویں جھیڑا
بُلھا ہوندا چُپ بوہتیرا عشق کریندا مارو مار

عشق عشق دی نویوں نویں بہار

مشکل الفاظ و معانی: جیوڑا: جی، دل۔ ٹھاکر: دیوتا۔ ناد: سنکھ۔ رمز: راز۔ جت ول: جس طرف۔ مینا، طوطا: دل کش آواز والے دو جانور۔ بیلہ: جنگل۔ بُکل: بغل۔ بید: ہندوؤں کی مذہبی کتاب۔ تیرتھ: ہندوؤں کی مقدس جگہ۔ تس: اس۔ پھوک: جلا۔ بھن سٹ: توڑ دے۔ عاصا: عصا، لاٹھی۔ ہوکا: آوازہ۔ میت: مسجد۔

ترجمہ:

(۱) عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
جب میں نے عشق کا سبق پڑھا تو میں مسجد سے گھبرایا اور بت خانے میں جا پہنچا جہاں ہزار سنکھ بجتے ہیں۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۲) عشق کا راز جو میں نے پالیا تو اپنی خودی کو میں نے مٹا دیا۔ اس طرح میرا ظاہر باطن صاف ہو گیا اور مجھے ہر سو محبوب ہی محبوب نظر آنے لگا۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۳) رانجھا اور ہیر کی جدائی ختم ہو گئی۔ بھٹکی ہوئی ہیر بیلے میں ڈھونڈ رہی ہے اور رانجھا یار بغل میں کھیل رہا ہے۔ مجھے کوئی سدھ بدھ نہ رہی ہے۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۴) وید اور قرآن پڑھ پڑھ کر تھک گئے سجدے کر کر ماتھے گھس گئے، لیکن خدا نہ تیرتھ میں ملا اور نہ مکہ میں۔ جس کسی نے بھی اسے پایا نور انوار ہی پایا۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۵) مصلیٰ پھونک دے اور لوٹا توڑ دے، تسبیح بھی نہ پکڑ اور عصا بھی چھوڑ دے۔ عاشق یہ اعلان کرتے ہیں کہ حلال کو ترک کر دو اور مردار کو کھاؤ۔ عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۶) گو تو نے مسجد میں عمر گنوائی ہے۔ مگر دل میں پھر بھی صفائی نہیں آئی۔ سچی نماز ادا نہیں ہو سکی۔ اب شور کرنا کیسا؟ عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۷) عشق نے تیرا سجدہ کرنا بھلا دیا ہے۔ اب کیوں ایسے ہی جھگڑا کر رہا ہے؟
بلھے شاہ! بہتیرا چپ رہتا ہوں مگر عشق مارو مار کرتا ہے۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

ہر قسم کی بکس وی پی منگوانے کے لئے اس پتہ پر خط لکھیں، فون کریں یا ایس ایم ایس کریں / والد مرحوم شیخ محمد بشیر / پروپرائٹر محمد عثمان

نیا نام عثمان پبلی کیشنز (پرانا) شیخ محمد بشیر اینڈ سنز — جلال دین ہسپتال بلڈنگ، چوک اردو بازار لاہور — 042-7640094, 0333-4275783

/عملیات بکس/

علم الاعداد
سردار علی صابری / قیمت =/150

اعداد کی کیا طاقت ہے غیب سے اعداد کیسے ہیں۔ غیبی اشاروں کے مطابق معلومات عروس غیب کی نقاب کشائی۔ قبل از وقت ہونے والے واقعات کو معلوم کرنے کے انوکھے طریقے اس کتاب میں آپ کو ملے گے۔

روحوں سے ملاقات
قیمت =/135

ارواح سے ملاقات کرے، بات چیت کرنے اور روشن ضمیر اور استفادہ کرنے کے راز دنیا سے جاچکے لوگ اور ان کی اچھی روحیں کیا کرتی ہیں کیا کہتی ہیں۔ ان سے بات چیت اور ملنے ملاقات کرنے کے حقیقی راز اور دیگر طریقے اس کتاب میں اور کیا ہے یہ آپ خود دیکھیے۔

شمس المعارف
ازقلم: علامہ ابوعباس بونی
مترجم: پروفیسر گل بہار کمیرو مولوی اول
قیمت =/480

روحانی عملیات وتعویزات پر مشتمل ایک ضخیم مستند اور قدیم عربی کتاب کا اُردو ترجمہ جس میں خواص اسماء الحسنی عظام، اسم اعظم، قرآن کریم کی سورتوں کے خاص اثرات، حروف کی طاقت، بروج کوکب ومنازل قمر وسیارگان صنعت الٰہی حجر مکرم، علم اکسیر وکیمیا، حروف کے اسرار وچلہ کشی، حب وتسخیر، آسیب، جادو کا توڑ اور ہر ضرورت کے اعمال درج ہیں۔ نایاب تحفہ!

جامع الرمل / آئینہ غیب
پنڈت گردھاری / قیمت =/210

رمل کی سولہ شکلوں کے ذریعے ہر سوال کا جواب، مکمل جلد اول تختہ وحساب اس کتاب میں شامل ہے۔ اس سے پہلے آپ نے رمل پر اتنی اچھی کتاب نہیں دیکھی ہوگی۔

لوح سلیمانی
محمد برکت اللہ لکھنوی / قیمت =/150

الف سے لے کر ے تک عملیات کی مکمل کتاب!۔ عملیات کی زکوٰۃ قرآن خوانی، اسمائے الٰہی اور دیگر ایسے اعمال جو آپ کو معلوم نہیں۔

مقبول عملیات
میاں مقبول احمد / قیمت =/225

محبوب خدا ﷺ کی محبوب دُعائیں، نقوش وخواص کلام ربانی، فضائل حاجات، قرآنی دُعائیں، باب الشفاء عملیات قرآنی نقوش وتعویزات، استخارہ کشف باب الشفاء۔

عملیات سنت قرآنی
مولوی اول شاہ رضوی / قیمت =/120

"ہم نے قرآن شریف میں مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت نازل فرمائی" اس کتاب میں تمام عملیات سنت قرآن کے مطابق شامل ہیں۔

تقدیر کی تصویر
محمد افضل شیخ / قیمت =/120

ہتھیلی کی زبان، اب، ت.... بیشمار تصاویر! گویا دست شناسی کا مکمل نصاب تعلیم ہے۔ فن دست شناسی میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے ایک نایاب تحفہ!

پامسٹری گائیڈ
محمد افضل شیخ / قیمت =/120

پامسٹری پر ایک آسان اور مکمل کتاب معہ علم قیافہ کے اسرار کا اظہار اس کتاب میں آپ فن دست شناسی میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ مختلف ہاتھوں کی تصویروں کے ذریعے بھی تشریح کی گئی ہے۔

شمع شبستان رضا
اقبال احمد نوری
قیمت =/375

پہلی بار مکمل 8 حصے کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ۔ قدیم زمانے سے مشہور کتاب! جس میں بے شمار عملیات اسماء الحسنی، ہر جوں کا علم، فالنامہ، اسم اعظم، چلہ کشی، آسیب، جادو کا توڑ اور آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والے عمال درج ہیں۔ 8 حصے یکجا۔

تلقین مرشد کامل
حضرت محمد صادق فرغانی / قیمت =/150

شریعت، طریقت اور حقیقت کے بلند پایہ موضوع پر ایک برگزیدہ انسان کی بلند پایہ لافانی کتاب! اس کتاب سے ضرور آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔

من موهنی الحب دل پسند انکشاف غیبی
قیمت =/200

اعمال، وتسخیر کا انسائیکلو پیڈیا، ہر حرف کا بھید، عشق حقیقی، عشق مجازی، کشف القبور، موکلات کی حاضری، جن سے دوستی، دیو پری کی گرفتاری اور ہر ضرورت کے ہزاروں عمل۔

(۸۱) علموں بس کریں او یار

(۱) علموں بس کریں او یار
اِکو اَلف تیرے درکار

علم نہ آوے وِچ شمار اِکو اَلف تیرے درکار
جاندی عمر نہیں اعتبار علموں بس کریں اور یار
علموں بس کریں او یار

(۲) پڑھ پڑھ لِکھ لِکھ لاویں ڈھیر ڈھیر کتاباں چار چفیر
گِردے چانن، وِچ انھیر پُچھو راہ! تے خبر نہ سار
علموں بس کریں او یار

(۳) پڑھ پڑھ شیخ مشائخ ہویا بھر بھر پیٹ نیندر بھر سویا
جاندی وار نین بھر رویا ڈُبا وِچ، اُرار نہ پار
علموں بس کریں او یار

(۴) پڑھ پڑھ شیخ مشائخ کہاویں اُلٹے مسئلے گھروں بناویں
بے علماں نُوں لُٹ لُٹ کھاویں جُھوٹھے سچے کریں اقرار
علموں بس کریں او یار

(۵) پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں اُچیاں بانگاں چانگاں ماریں
منبر تے چڑھ وعظ پکاریں کیتا تینوں علم خوار
علموں بس کریں او یار

(۶) پڑھ پڑھ مُلاں ہوئے قاضی اللہ علماں باجھوں راضی
ہووے حرص دِنوں دن تازی تینوں کیتا حرص خوار

علموں بس کریں او یار

(۷) پڑھ پڑھ مسئلے روز سناویں کھانا شک شُبے دا کھاویں
دسیں ہور، تے ہور کماویں اندر کھوٹ، باہر سچیار
علموں بس کریں او یار

(۸) پڑھ پڑھ علم نجوم وچارے گِندا راساں بُرج ستارے
پڑھے عزیمتاں منتر جھاڑے ابجد گنے تعویذ شمار
علموں بس کریں او یار

(۹) علموں پئے قضیئے ہور اکھیں والے انھے کور
پھڑے سادھ تے چھڈے چور دوہیں جہانیں ہویا خوار
علموں بس کریں او یار

(۱۰) علموں پئے ہزاراں پھستے راہی اٹک رہے وچ رستے
ماریا ہجر ہوئے دل خستے پیا وچھوڑے دا سر بھار
علموں بس کریں او یار

(۱۱) علموں میاں جی کہاویں تمبا چک چک منڈی جاویں
دھیلا لے کے چھُری چلاویں نال قصائیاں بوہتا پیار
علموں بس کریں او یار

(۱۲) بوہتا علم عزازیل نے پڑھیا جھُگا جھاہا اوس دا سڑیا
گل وچ طوق لعنت دا پڑیا آخر گیا اوہ بازی ہار
علموں بس کریں او یار

(۱۳) جد میں سبق عشق دا پڑھیا دریا ویکھ وحدت دا وڑیا
گھمن گھیراں دے وچ اڑیا شاہ عنایتؒ لایا پار

علموں بس کریں او یار

(۱۴) بُلھا رافضی نہ ہے سُنی عالم فاضل نہ عامل جنی

اِکو پڑھیا علم لدُنی واحد الف میم درکار

علموں بس کریں او یار

مشکل الفاظ ومعانی: چار چفیر: چاروں طرف۔ گردے: اردگرد۔ چانن: روشنی۔ انھیر: اندھیرا۔ چانگاں: شور۔ مسئلے: دینی مسائل۔ راساں: آسمانی برج۔ قضیے: جھگڑے۔ پھسیے: آدمی کو پھنسانے والے۔ خستے: برے حال۔ بھار: بوجھ۔ عزازیل: شیطان۔ گھر کا جھاہا: گھر بار۔ گھمسن گھیر: منجدھار۔ جنی: بدگمان۔

ترجمہ:

(۱) اے دوست! علم کا حصول بس کردو تمہارے لئے ایک الف ہی ضرری ہے۔

علم تو شمار میں نہیں آسکتا اور تجھے ایک الف ہی درکار ہے۔ عمر گزر رہی ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اے دوست! علم کا حصول بس کردو

اے دوست! علم کا حصول بس کردو۔

(۲) پڑھ پڑھ کر اور لکھ لکھ کر تم ڈھیر لگاتے ہو۔ تمہارے اردگرد کتابوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ تمہارے اردگرد تو روشنی ہے لیکن تمہارے اندر ابھی تک اندھیرا ہے۔ تجھ سے راہنمائی لینا چاہیں تو تجھے خود کچھ خبر نہیں ہوتی۔

اے دوست! علم کا حصول بس کردو۔

(۳) پڑھ پڑھ کر شیخ مشائخ ہو گئے ہو، پیٹ بھرتے ہو اور خوب سوتے ہو، رخصتی کے وقت خوب روتے ہو، کہیں پہنچتے نہیں درمیان میں ہی ڈوبتے ہو۔

اے دوست! علم کا حصول بس کردو

(۴) پڑھ پڑھ کر شیخ مشائخ کہلاتے ہو، گھر سے ہی الٹے سیدھے مسئلے بناتے ہو، سادہ لوحوں کو لوٹ لوٹ کر کھاتے ہو۔ جھوٹے سچے اقرار کرتے ہو۔

اے دوست! علم کا حصول بس کردو۔

(۵) لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہو اور بلند آواز سے اذانیں دیتے ہو۔ منبر پر بیٹھتے ہو اور وعظ سناتے ہو۔ علم نے ہی تمہیں ذلیل وخوار کر دیا ہے۔

اے دوست! علم کا حصول بس کردو۔

(۶) پڑھ پڑھ کر ملاں اور قاضی بن گئے ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو اس طرح کے علم کے بغیر بھی خوش ہو جاتا ہے۔ تمہاری حرص تو روز بروز

بڑھتی جا رہی ہے اور اس حرص نے ہی تجھے خوار کیا ہے۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۷) روز پڑھ پڑھ کر مسئلے سناتے ہو شک و شبہے کا کھانا کھاتے ہو۔ لوگوں کو کچھ بتاتے ہو اور تمہارا اپنا عمل کچھ اور ہوتا ہے۔ تمہارا اندر کھوٹ ہے اور باہر سے تم کھرے دکھائی دیتے ہو۔
اور دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۸) علم نجوم پڑھ پڑھ کر، اس پر غور و فکر کرتے ہو۔ برجوں اور ستاروں کی گنتی کرتے ہو۔ جادو ٹونے اور منتر جھاڑا کرتے ہو۔ حروف کے ابجد نکال کر بے شمار تعویذ وغیرہ لکھتے ہو۔ اے دوست! علم کا حصول بس کرو

(۹) تمہارے علم نے تو اور ہی مصیبتیں کھڑی کر دی ہیں۔ جو آنکھوں والے تھے وہ اندھے ہو گئے ہیں۔ شریفوں کو پکڑا جانے لگا ہے اور چور چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ تم تو دونوں جہانوں میں خوار ہوتے ہو۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۱۰) اس علم نے ہزاروں مسائل پیدا کر دیے ہیں۔ راہی راستے میں ہی بھٹک [1] گئے ہیں۔ ہجر نے ڈنکو مارا اور وہ انتہائی خستہ حال ہو گئے۔ ان کے سروں پر جدائی کا بھاری بوجھ آن پڑا۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۱۱) علم کی وجہ سے میاں کہلواتے ہو۔ پاجامہ اوپر اٹھا کر بازار میں چلتے ہو۔
ایک پائی کے بدلے مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہو۔ قصابوں کے ساتھ تمہیں کچھ زیادہ ہی پیار ہے۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۱۲) زیادہ علم تو شیطان نے پڑھا تھا۔ اس کا گھر بار سب کچھ جل گیا۔ لعنت کا طوق اس کے گلے پڑا اور آخر وہ بازی ہار گیا۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۱۳) جب میں نے عشق کا سبق پڑھا تو وحدت کے دریا میں کود پڑا۔ بیچ بھنور میں گر گیا۔ شاہ عنایتؒ نے مجھے پار لگایا۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

(۱۴) بلھے شاہ نہ رافضی ہے اور نہ سنی ہے۔ نہ کوئی عالم فاضل ہے اور نہ بدگمان عامل ہے۔ اس نے تو بس ایک ہی علم لدنی پڑھا ہے۔
اس کو بس "الف [2]" اور "م [3]" ہی درکار ہیں۔
اے دوست! علم کا حصول بس کرو۔

---

[1] - علمی الجھنوں میں پڑھ کر ہی عابدوں کا روحانی سفر رک گیا ہے۔

[2] اللہ تعالیٰ

[3] نبی کریم حضرت محمد ﷺ

(81-ا) فثم وجہ اللہ دسائیں اَج اویار

(۱) فثم وجہ اللہ دسائیں اَج اویار

گھنگٹ کھول مکھ ویکھ نہ میرا	عیب نمانی دے کج او یار
(۲) میں ایانی نیونہہ کیہہ جاناں	لاون دا نہیں چج او یار
(۳) حاجی لوک مکے نوں جاندے!	ساڈا ہُن توں حج او یار
(۴) ڈونگھی ندی تے تلّا پُرانا	ملساں کیہڑے پج او یار
(۵) بلھا میں ظاہر ڈٹھا	لاہ مُونہے توں لج او یار

فثم وجہ اللہ دسائیں اَج او یار

مشکل الفاظ ومعانی: گھنگٹ: گھونگٹ۔ مکھ: چہرہ۔ عیب: گناہ۔ کج: ڈھانپ۔ نمانی: عاجز، گنہگار۔ ایانی: ناسمجھ۔ نیونہہ: عشق، محبت۔ ڈونگھی: گہری۔ تلّا: بیڑا۔ چج: طریقہ، سبب۔ ڈٹھا: دیکھا۔ لج: شرم وحیاء۔ لاہ: اتار۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! آج تو ہمیں ہر طرف اپنے ہی چہرہ کے متعلق بتاتا ہے۔
اپنے رخ سے یہ پردہ اتار اور میری طرف نہ دیکھ۔ مجھ عاجز کے عیبوں کو ڈھانپ دے۔

(۲) میں ناسمجھ محبت کو کیا جانوں؟ دل لگانے کا مجھے کوئی سلیقہ نہیں۔

(۳) لوگ حج کے لئے مکہ کو جاتے ہیں۔
اے محبوب! میرا حج تو تُو ہی ہے۔

(۴) ندی گہری ہے اور (کشتی کا) بیڑا پرانا ہے اے محبوب! میں کس طرح تجھ سے ملوں؟

(۵) بلھے شاہ! میں نے ظاہری طور پر دیکھ لیا ہے۔ اے محبوب! اب تُو پردہ ہٹا دے۔
اے محبوب! آج تو ہمیں ہر طرف اپنے ہی چہرہ کے متعلق بتاتا ہے۔

☆☆☆

(۸۲) کپوری ریوڑی کیونکر لڑے

(۱) کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتاسے نال

تیل تلاں دے لڈو نے، جلیبی پکڑ منگائی
ڈردے تھے قند شکر نوں، مصری نال لڑائی
کاں لگڑ نوں مارن لگے، گڈوں دی کھچ لال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتاسے نال

(۲) ہو فریادی لکھ چٹیاں نے، لون تے دستک لائی
گلگلیاں منصوبہ بدھا، پاپڑ چوٹ چلائی
بھیڈاں مار پلنگ کھپائے، گرگاں برا احوال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتاسے نال

(۳) گڑ دے لڈو غصے ہو کے، پیڑیاں تے فریادی
برفی نوں کہے دال چنے دی، تو ہیں میری باندی
سبے شیشیاں تے نچن لگے، وڈی پئی دھمال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتاسے نال

(۴) شکر کھنڈ کہے مصری نوں، میری ویکھ صفائی
چڑوے، چنے ایہہ گرنے لگے، بدانے نال لڑائی
چوہیاں گن بلی دے گہرے، ہو ہو کے خوشحال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتاسے نال

(۵) بلھا شوہ ہن کیا بتاوے، جو دتے سو لڑ دا
لت بلتی، گت گجتی، کوئی نہیں ہتھ پھڑ دا
ویکھو کیہی قیامت آئی، آیا خر دجال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتاسے نال

مشکل الفاظ ومعانی: کپوری ریوڑی: کافور کی طرح کی ریوڑی۔ نٹھے: بھاگے۔ کاں: کوا۔ لگڑ: باز، شاہین۔ گلھ: گال، رخسار۔ لُون: نمک۔ بھیڈ: بھیڑ۔ پلنگ: چیتا۔ گرگ: بھیڑیا۔ سہے: خرگوش۔ شینہہ: شیر۔ وڈی: بڑی۔

ترجمہ:

(۱) دیکھو! کپوری[1] ریوڑی بتاسے سے کس طرح لڑتی ہے۔
تلوں کے تیل کے لڈو نے جلیبی کو پکڑ منگوایا اور قند شکر سے وہ ڈر کر بھاگے اور مصری سے دست وگریباں ہوگئے۔ کوّے شہبازوں کو مارنے لگے اور گدھوں کے گال خود بخود سرخ ہوگئے۔
دیکھو! کپوڑی ریوڑی بتاسے کس طرح لڑتی ہے۔

(۲) لکھ پتیوں نے فریادی ہو کر نمک کے دروازہ پر دستک دی۔ گلگلوں نے منصوبہ سازی کی اور پاپڑوں نے زبردست چوٹ لگائی۔ بھیڑوں نے چیتوں کو مار ستایا اور بھیڑیوں کا حال بہت برا ہوا۔
دیکھو! کپوری ریوڑی بتاسے کس طرح لڑتی ہے۔

(۳) گڑ کے لڈو غصہ میں آکر پیڑوں پر فریاد کرنے لگے۔ برفی کو چنوں کی دال کہنے لگی کہ تُو تو میری باندی ہے۔
خرگوش شیروں کے سامنے ناچنے لگے اور اور خوب دھمال پڑی۔
دیکھو! کپوری ریوڑی بتاسے سے کس طرح لڑتی ہے۔

(۴) شکر کھانڈ مصری سے کہنے لگی کہ تم میری ذرا صفائی تو دیکھو۔ چاولوں کی مٹھائی اور چنے بدانے سے لڑنا شروع ہوگئے، چوہوں نے بلی کے کان کتر ڈالے اور بڑے خوش پھرنے لگے۔
دیکھو! کپوری ریوڑی بتاسے سے کس طرح لڑتی ہے۔

(۵) بلھے شاہ! محبوب اب کیا بتائے جو نظر آتا ہے وہی لڑتا ہے۔ کوئی لات مارتا ہے تو کوئی بالوں سے پکڑتا ہے اور کوئی کسی کو نہیں روکتا دیکھو کیسی قیامت آگئی ہے اور کیسا آخر د[2]جال آگیا ہے۔
دیکھو! کپوری ریوڑی بتاسے سے کس طرح لڑتی ہے۔

(۸۳) کت کڑے نہ وت کڑے

(۱) کت کڑے نہ وت کڑے
چھلی لاہ، بھروٹے گھت کڑے
جے پونی پُونی کتیں گی
تاں ننگی مول نہ وتیں گی

---

1. اس کافی میں سید بلھے شاہؒ نے مختلف مٹھائیوں کے ذریعے اپنے دور کے معاشرے کے باہمی انتشار کی مرقع نگاری کی ہے۔
2. بہت بڑا فریبی جو قیامت کے نزدیک ظاہر ہوگا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا۔

نے ورھیاں واجے گتیں گی
تاں کانگ مارے گا جھٹ کڑے
کت گوڑے نہ وت گوڑے
چھلی لاہ، بھروٹے گھت گوڑے

(۲)
وچ غفلت جے تیں دن جالے
کت کے کجھ نہ لیو سنبھالے
باجھوں گن شوہ اپنے نالے
تیری کیونکر ہوسی گت گوڑے
کت گوڑے نہ وت گوڑے
چھلی لاہ، بھروٹے گھت گوڑے

(۳)
ماں پیو تیرے گنڈھیں پائیاں
اجے نہ تینوں سرتاں آئیاں
دن تھوڑے تے چاء مکلائیاں
نہ آسیں پیکے وت گوڑے
کت گوڑے نہ وت گوڑے
چھلی لاہ، بھروٹے گھت گوڑے

(۴)
جے داج وہونی جاویں گی
تاں کسے بھلی نہ بھاویں گی
توں شوہ نوں کیویں رجھاویں گی
کجھ لے فقیراں دی مت گوڑے
کت گوڑے نہ وت گوڑے
چھلی لاہ، بھروٹے گھت گوڑے

(۵)

تیرے نال دیاں ڈاج رنگائے نی

اوہناں سُوہے سالُو پائے نی

تُوں پیر اُلٹے کیوں چائے نی

جا اوتھے لِکھسیں تت گوے

کت گوے نہ وت گوے

چھلی لاہ، بھروٹے گھت گوے

(۶)

بُلھا شوہ گھر اپنے آوے

چُوڑا بیڑا سَبھ سُہاوے

گُن ہوسی تاں گلے لگاوے

نہیں روسیں نیتیں رت گوے

کت گوے نہ وت گوے

چھلی لاہ، بھروٹے گھت گوے

مشکل الفاظ ومعانی: نہ وت: نہ پھر۔ بھروٹے: ٹوکریاں۔ پونی: روئی کی بتی، کاتنے کے لئے لمبی کی گئی روئی۔ کاگ: کوا۔ جالے: گزارے۔ گن باجھوں: بغیر خوبیوں۔ شوہ: محبوب، خاوند۔ گت: گزارہ۔ گنڈھیں پانا: شادی کی تاریخ طے کرنا۔ سرتاں: ہوش، عقل۔ چاہ: چاؤ، خوشی۔ مکلاوہ: شادی کے بعد میکے سے دلہن کے دوسری دفعہ سسرال جانے کی رسم۔ پیکے: ماں باپ کا گھر۔ داج: جہیز۔ دھونی: بغیر۔ مت: نصیحت۔ سوہے: سرخ۔ بیڑا: بٹن۔

ترجمہ:

(۵) اے لڑکی! تو (سوت[1]) کات، ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔

سُوت کی چھلی اُتار اور اسکو ٹوکری میں ڈال دے۔

اگر تو پونی پونی بھی کاتے گی تو کبھی تنگی نہ رہوگی۔ سو برس اگر تو جہیز[2] کے لئے کاتتی رہوگی تو پھر بھی یہ ہوسکتا ہے کہ کوا[3] اس کو (کاتے ہوئے سُوت کو) جھپٹ کر لے اڑے۔

1۔ نیک عمل کر اور اپنے اعمال نامے میں اضافہ کر تھوڑے اعمال بھی تیرے لئے باعث نجات بن جائیں گے۔

2۔ آخرت کے لئے۔

3۔ شیطان پل بھر میں سب اعمال ضائع کردے۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔
سُوت کی پچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈالدے۔

(۲) غفلت میں اگر تو نے اپنے دن گزارے اور کات کر کچھ سنبھال نہ رکھا تو خوبیوں کے بغیر تیرا خاوند (محبوب) سے گزارا کیسے ہوگا۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات، ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔
سُوت کی پچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۳) ماں باپ نے تیری شادی کے دن مقرر کر دیے ہیں۔
اب بھی ہوش نہیں آئی۔

(۴) دن تھوڑے رہ گئے ہیں اور تجھے ابھی مکلاوے کا چاؤ ہے۔ میکے میں تیرا پھر آنا نہ ہوگا۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔
سُوت کی پچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۴) اگر تم جہیز کے بغیر جاؤ گی تو کسی کو اچھی نہ لگو گی۔ تو خاوند (محبوب) کا دل کیسے لبھائے گی۔ (اے لڑکی) فقیروں کی نصیحت قبول کر۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات، ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔
سُوت کی پچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۵) تیری ساتھیوں نے جہیز کا کپڑا رنگ لیا ہے۔ انہوں نے سرخ جوڑے بھی بُن لیے ہیں۔ تو نے غلط سمت قدم کیوں اٹھائے ہیں۔ وہاں جا کر آخر کیا کرے گی؟

اے لڑکی! تو (سُوت) کات۔ ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔ سُوت کی پچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۶) بلھے شاہ! اگر محبوب میرے گھر آئے تو یہ میری چوڑیاں اور بٹن سب اچھے لگیں مجھ میں خوبیاں ہوں گی تو وہ مجھے گلے لگائے گا اور میری آنکھیں بھی خون کے آنسو نہیں روئیں گی۔

اے لڑکی! تو (سُوت) کات، ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔ سُوت کی پچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

☆☆☆

ع آمد و رفت کی آزادی ہے۔
ئ اچھے عمل کر کے آخرت کی تیاری کر لی ہے۔
۸ الٹے کاموں میں کیوں پڑی ہوئی ہے۔
۵ نیک اعمال کے بغیر۔
ے ہر طرح سے تیاری کر لی ہے۔
۹ بناؤ سنگھار یعنی آرائش و زیبائش۔

(۸۴) کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

(۱) کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

میں بے گن کیا گن کیا ہے تن پیا ہے من پیا ہے
اوہ پیا سو مورا جیا ہے پیا پیا سے رل مل جاؤ گے
کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

(۲) میں فانی آپ کو دور کراں تیں باقی آپ حضور کراں
جے اظہر وانگ منصورؒ کراں کھڑ سولی پکڑ چڑھاؤ گے
کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

(۳) میں جاگی سب جگ سویا ہے کھلی پلک تاں اُٹھ کے رویا ہے
جو مستی کام نہ ہویا ہے کدی مست الست بناؤ گے
کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

(۴) جد انہد بن دو نین دھرے اگے ہر بن دھڑ کے لاکھ پڑے
چھل رنگن دے دریا چڑھے میرے لہو دی ندی وگاؤ گے
کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

(۵) کسے عاشق نہ سُکھ سونا ہے اساں رو رو کے مکھ دھونا ہے
ایہہ جادو ہے کہ ٹونا ہے اس روگ کا بھوگ بتاؤ گے
کدی اپنی آکھ بُلاؤ گے

(۶) کہو کیا ہر عشق بچارے گا پھر کیا تھیسی زروارے گا
جب دار اوپر سر وارے گا تب پیچھے ڈھول بجاؤ گے

کدی اپنی آکھ بلاؤ گے

(۷) میں اپنا من کباب کیا آنکھوں کا عرق شراب کیا
رگ تاراں ہڈ رباب کیا کیا مت کا نام بلاؤ گے
کدی اپنی آکھ بلاؤ گے

(۸) شک رنجی کو کیا کیجیے گا من بھانا سودا لیجیے گا
ایہہ دین دُنی کس دیجیے گا مجھے اپنا درس بتاؤ گے
کدی اپنی آکھ بلاؤ گے

(۹) میئوں آن نظارے تایا ہے دو نیناں برکھا لایا ہے
بن روز عنایتؒ آیا ہے اپنوں اپنا آپ جتاؤ گے
کدی اپنی آکھ بلاؤ گے

(۱۰) بلھا شوہ نوں ویکھن جاؤ گے ایہناں اکھیاں نوں سمجھاؤ گے
دیدار تداہیں پاؤ گے بن شاہ عنایتؒ گھر آؤ گے
کدی اپنی آکھ بلاؤ گے

مشکل الفاظ ومعانی: گن: خوبی۔ پیا: محبوب۔ مورا: میرا۔ جیا: دل، زندگی۔ اظہر: ظاہر۔ وانگ: کی طرح۔ مست الست: ازل سے مدہوش۔ چھل: سیلاب۔ بھوگ: بھید۔ سر: راز۔ کیا تھیسی: کیا ہوگا۔ نروار: انصاف۔ پچھے: پیچھے۔ دُنی: دنیا تایا: ستایا۔ برکھا: بارش۔ شوہ: محبوب۔ من بھاتا: دل کو اچھا لگنے والا۔

ترجمہ:

(۱) (اے محبوب) کیا کبھی تم مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
میں بے گن (خوبی کے بغیر) ہوں، مجھے کیا معلوم گن کیا ہوتا ہے؟ میرا تن من تمہارا ہے۔ تم تو میری زندگی ہو۔ کیا تم اور میں ایک ہی ہو جائیں گے۔
(اے محبوب) کیا تم مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۲) میں فانی ہوں اور خود کو دور کروں تم باقی ہو اور میں تمہیں ظاہر کروں۔ اگر میں منصور کی طرح (سچائی) ظاہر کروں۔
تو تم مجھے پکڑ کر سولی چڑھا دو گے۔ (اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۳) میں جاگتی ہوں۔ تمام جہان سویا ہوا ہے۔ یہ (جہان) آنسو بہائے گا جب اس کی آنکھیں کھلیں گی۔ کوئی بھی مستی کے بغیر مقصد حاصل نہیں کر سکا ہے۔ کیا تم کبھی مجھے مست الست بناؤ گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۴) بے صورت نے جب اپنے آپ کو دو آنکھوں میں ظاہر کیا تو لاکھوں سر بغیر دھڑ کے سامنے پڑ گئے۔ رنگین لہروں کی موجیں دریا میں اٹھیں۔ تم میرے لہو کی ندی بھی ضرور بہاؤ گے۔
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۵) کوئی عاشق (فراق کی حالت میں) سکون کی نیند نہیں سوتا۔ میں نے بھی رو رو کر اپنا منہ دھونا ہے۔ پتہ نہیں یہ کوئی جادو ہے یا ٹونا۔ کیا اس روگ کا بھید کچھ بتاؤ گے؟
(اے محبوپ) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۶) کیا عشق کے راز کو راز ہی رکھو گے؟ پھر انصاف کا کیا ہوگا؟ جب سولی پر سر چڑھ جائے گا تو کیا تب تم پیچھے ڈھول بجاؤ گے (تعریفیں کرو گے؟)
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۷) میں نے اپنے دل کو (ہجر کی آگ سے) کباب کر لیا ہے۔ آنکھوں کے پانی کو شراب بنا لیا ہے رگوں کو تاریں اور ہڈیوں کو رُباب بنا لیا ہے۔ اس مذہب کو تم کیا نام دو گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے۔؟

(۸) اس شکر رنجی (باہمی ان بن) کا کیا فائدہ ہے۔ اپنی پسند کی چیز لے لیجئے۔ یہ دین اور دنیا کس کو دو گے؟ مجھے بس اپنا دیدار ہی عطا کر دو۔
(اے محبوب) کیا تم مجھے کبھی اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۹) مجھے تمہاری دید کے نظارے (کی یاد نے) بڑا ستایا ہے۔ (ہجر کے مارے) دونوں آنکھیں رو رہی ہیں۔
روز تم میرے پاس عنایت (حضرت شاہ عنایت قادریؒ) بن کر آتے ہو۔ کیا تم اس طرح ہی اپنا آپ جتاتے رہو گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۱۰) اے بلھے شاہ! جب تم محبوب کو دیکھنے کے لئے جاؤ تو اپنی آنکھوں کو سمجھا لو تب ہی تم دیدار پا سکو گے، پھر تم شاہ عنایت کے رنگ میں رنگ کر گھر واپس آؤ گے۔
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

☆☆☆

(۸۵) کدی آمل برہوں ستائی نوں

کدی آ مل برہوں ستائی نوں

(۱) عشق لگے تاں ہے ہے کوکیں — توں کیہ جانیں پیڑ پرائی نوں

(۲) جے کوئی عشق وہاجیا لوڑے — سر دیوے پہلے سائی نوں

(۳) عملاں والیاں لنگھ لنگھ گئیاں — ساڈیاں لجاں ماہی نوں

(۴) غم دے وہن ستم دیاں کانگاں — کیسے قہر کپر وچ پائی نوں

(۵) ماں پیو چھڈ سیاں میں کھلی آں — بلہاری زام دوہائی نوں

کدی آ مل برہوں ستائی نوں

مشکل الفاظ ومعانی: برہوں: جدائی، فراق، ہجر۔ ہے ہے: ہائے ہائے! کوکنا: فریاد کرنا۔ کیہہ: کیا۔ پیڑ: درد۔ پرائی: دوسرے کی۔ وہاجنا: خریدنا۔ لوڑے: چاہے۔ سائی: پیشگی، بیعانہ۔ لنگھنا: پار اترنا۔ لج: عزت، شرم۔ کانگاں: لہریں۔ ماہی: محبوب۔ قہر کپر: طوفان بھنور گرداب۔ بلہاری: میں قربان۔

ترجمہ:

اے محبوب! کبھی ہجر ستائی کو بھی آملو۔

(۱) تجھے بھی کبھی عشق لگے، تو بھی آہ و بکا کرے، تجھے پرائے درد کی کیا خبر ہو سکتی ہے؟

(۲) اگر کوئی عشق خریدنا چاہے تو وہ پہلے بیعانہ[1] کے طور پر اپنا سر دے۔

(۳) اچھے اعمال والیں تو بخیر و عافیت گزر گئیں، ہماری عزت و شرم محبوب کے ہاتھ میں ہے۔

(۴) غم کا بحر ہے اور ستم کی موجیں ہیں اور بیچ بھنور کے میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہوں۔

(۵) ماں باپ اور سکھیوں کو بھول میں تیرے قربان، خدا کے لئے آجاؤ۔

اے محبوب! کبھی ہجر ستائی کو بھی آملو۔

☆☆☆

---

[1] کیونکہ عشق کی منڈی میں سب سے پہلے سر کی ہی پیشگی دینا پڑتی ہے۔

(۸۶) کدی آمل یار پیاریا

(۱) کدی آ مل یار پیاریا
تیری واٹاں توں سر واریا
چڑھ باغیں کوئل کوکدی
نت سوز الم دے پھوکدی
مینوں تتڑی کوں شام وساریا
کدی آ مل یار پیاریا
تیری واٹاں توں سر واریا

(۲) بُلھا شوہ کدی گھر آ وسی
میری بلدی بھاہ بُجھا وسی
اوہدی واٹاں توں سر واریا
کدی آ مل یار پیاریا
تیری واٹاں توں سر واریا

مشکل الفاظ ومعانی: واٹاں: واٹ کی جمع، راستہ، منزل۔ نت: ہمیشہ۔ کوکدی: فریاد کناں۔ تتڑی: دُکھوں کی ماری ہوئی۔ شام: محبوب۔ وسارنا: بھلانا۔ بھاہ: آگ۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! کبھی تو مجھے ملو، میں تیری راہوں پر قربان جاؤں۔ باغوں میں کوئل کوکتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے سوزِ الم سے جلاتی ہے۔ مجھ بدقسمت کو محبوب نے بھلا دیا ہے۔
اے محبوب! کبھی تو مجھے ملو، میں تیری راہوں پر قربان جاؤں۔

(۲) اے بلھے شاہؒ! محبوب کبھی میرے گھر آئے گا، وہ میری (ہجر کی) آگ کو بجھائے گا میں اس کی راہوں پر قربان جاؤں۔
اے محبوب! کبھی تو مجھے آملو، میں تیری راہوں پر قربان جاؤں۔

☆☆☆

(۸۷) کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا

(۱) کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تیری واٹاں توں سر گھولیا
میں نہاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دل بہ گئی
کوئی سخن اولا بولیا
کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تیری واٹاں توں سر گھولیا

(۲) بلھا شوہ کدی گھر آوسی
میری بلدی بھاہ بجھاوسی
جیہدے دکھاں نے مُونہہ کھولیا
کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تیری واٹاں توں سر گھولیا

مشکل الفاظ ومعانی: مہاراں: مہار کی جمع، اونٹ کی نکیل۔ واٹاں: واٹ کی جمع، راستے، منزلیں۔ سر گھولنا: سر قربان کرنا۔ گنڈھ: کوئی تکلیف دہ بات۔ سخن اولا: گستاخی کی بات۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! کبھی تو واپس آ کہ میں تیری راہوں پر سر قربان کروں۔
میں بنی ٹھنی رہ گئی۔ شائد محبوب کے دل میں کوئی بات بیٹھ گئی یا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی۔
اے محبوب! کبھی تو واپس آ کہ میں تیری راہوں پر سر قربان کروں۔

(۲) اے بلھے شاہ! محبوب کبھی تو گھر آئے گا اور میرے دل کی آگ بجھائے گا۔ اس کے دکھوں نے منہ کھولا ہوا ہے۔
اے محبوب کبھی تو واپس آ کہ میں تیری راہوں پر سر قربان کروں۔

☆☆☆

(۸۸) کر کتن وَل دِھیان کُڑے

(۱) کر کتن وَل دِھیان کُڑے

رت متھیں ویندی ما دھیا کیوں پھرنی ایں اینویں آ دھیا
نی شرم حیا نہ گواہ دھیا توں کدی تاں سمجھ نداں کُڑے
کر کتن وَل دِھیان کُڑے

(۲) چرخہ مفت تیرے ہتھ آیا پلیوں نہیوں کجھ کھول گوایا
نہیوں قدر محنت دا پایا جُدا ہویا کم آسان کُڑے
کر کتن وَل دِھیان کُڑے

(۳) چرخہ بنیا خاطر تیری کھیڈن دی کر حرص چھوٹیری
ہونا نہیوں ہور وڈیری مت کر کوئی اگیان کُڑے
کر کتن وَل دِھیان کُڑے

(۴) چرخہ تیرا رنگ رنگیلا ریس کریندا سبھ قبیلہ
چلدے چارے کر لے حیلہ ہو گھر دیوچ آوادان کُڑے
کر کتن وَل دِھیان کُڑے

(۵) اِس چرخے دی قیمت بھاری توں کیہہ جانیں قدر گواری
اُچی نظر پھریں ہنکاری وچ اپنے شان گمان کُڑے
کر کتن وَل دِھیان کُڑے

(۶) میں لوکاں گھلیاں کر باہیں نہ ہو غافل سمجھ کداہیں

اَیا چرخہ گھڑنا ناہیں پھیر کے ترکھان گھڑے
گر کتن وَل دھیان گھڑے

(۷) ایہہ چرخہ تُوں کیوں گوایا کیوں تُوں کھیہہ دیوچ رُلایا
جد دا ہتھ تیرے ایہہ آیا تُوں کدے نہ ڈاہیا آن گھڑے
گر کتن وَل دھیان گھڑے

(۸) ہت متیں دیاں وَلّی تُوں اس بھولی کملی جھلی تُوں
جد پوی وَکھت اکلّی تُوں ئد ہا ہا کری جان گھڑے
گر کتن وَل دھیان گھڑے

(۹) مُڈھوں دی تُوں رجک وِہوٹی گوڑھیوں نہ تُوں کتی پونی
ہُن کیوں پھِرنی ایں بِتوں جھونی کِس دا کریں گمان گھڑے
گر کتن وَل دھیان گھڑے

(۱۰) نہ تکلا راس کراویں تُوں نہ باہڑ ماہل پواویں تُوں
کیوں گھڑی مُڑی چرخہ چاویں تُوں تُوں کرنی ایں اپنا زیان گھڑے
گر کتن وَل دھیان گھڑے

(۱۱) ڈِنگا تکلا راس کرا لے تال شتابی باہڑ پوا لے
جیونکر وگے تیویں وگا لے مت کر کوئی اَنگیان گھڑے
گر کتن وَل دھیان گھڑے

(۱۲) اَج گھر وِچ نویں کپاہ گھڑے تُوں جھب جھب ویلنا ڈاہ گھڑے
روں وِیل پنجاون جاہ گھڑے مُڑ کل نہ تیرا جان گھڑے

چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۳) جدوں رُوں پنجا لیاویں گی — وِچ سیاں پُونیاں پاویں گی
مُڑ آپے اِی پَچّی بھاویں گی — وِچ سارے جگ جہان گوے
چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۴) تیرے نال دِیاں سبھ سیاں نی — کت پُونیاں سبھناں لئیاں نی
تینوں بیٹھی نُوں پچھے پئیاں نی — کیوں بیٹھی ایں ہُن حیران گرے
چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۵) دِیوا اپنے پاس جگاویں — کت کت سُوت بھروٹے پاویں
اَکھیں وِچوں رات لنگھاویں — اوکھی کرکے جان گوے
چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۶) ایہہ پیکا راج دِن چار گوے — نہ کھیڈو کھیڈ گنوار گوے
نہ رہو ویہلی کرکار گوے — گھر بار نہ کر ویران گوے
چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۷) تُوں سُتیاں رین گزار نہیں — مُڑ آونا دوجی وار نہیں
پھر بہنا ایس بھنڈار نہیں — وِچ اِکو جیڈے ہان گوے
چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۸) تُوں سدا نہ پیکے رہنا ایں — نہ پاس اَمڑی دے بہنا ایں
بھا اَنت وِچھوڑا سہنا ایں — وس پئیں گی سس ننان کڑے
چرخہ کتن ول دھیان گوے

(۱۹) کت لے نی کجھ کتا لے نی — ہُن تانی تند اُنا لے نی!
ٹوں اپنا داج رنگا لے نی — ٹوں تد ہوسیں پردھان کُڑے!
کر کتن ول دھیان کُڑے

(۲۰) جد گھر بیگانے جاویں گی — مُڑ وت نہ اوتھوں آویں گی
اوتھے جا کے پچھوں تاویں گی — کجھ اگڈوں کر سمیان کُڑے
کر کتن ول دھیان کُڑے

(۲۱) اَج ایڈا تیرا گم کُڑے — کیوں ہوئی اس ٹوں بے غم کُڑے
ریہہ کر لینا اس دم کُڑے — جد گھر آئے مہمان کُڑے
کر کتن ول دھیان کُڑے

(۲۲) جد سبھ سیاں ٹُر جاون گیاں — پھر اوتھوں مُول نہ آون گیاں
آ چرخے مُول نہ ڈاہون گیاں — تیرا ترنجن پیا ویران کُڑے
کر کتن ول دھیان کُڑے

(۲۳) کر مان نہ حُسن جوانی دا — پردیس نہ رہن سیلانی دا
کوئی دنیا جھوٹھی فانی دا — نہ رہسی نام نشان کُڑے
کر کتن ول دھیان کُڑے

(۲۴) اِک اوکھا ویلا آوے گا — سبھ ساک سَین بھج جاوے گا
کر مدد پار لنگھاوے گا — اوہ بیتھے دا سُلطان کُڑے
کر کتن ول دھیان کُڑے

مشکل الفاظ ومعانی: دھیان: توجہ۔ کدی: کبھی۔ چھوٹیری: چھوٹی۔ وڈیری: بڑی۔ ریس: نقل۔ گواری: جاہل۔ ہنکاری: غرور میں مبتلا۔ ڈاہیا: بچھایا۔ ولّی: بیوقوف۔ وکھت: دکھ، تکلیف۔ کپاہ: کپاس۔ ویلنا: کپاس سے روئی الگ کرنے والی مشین۔ بھروٹا: ٹوکری۔ بھنڈار: عورتوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ سمیان: سامان۔ سیلانی: مسافر۔ ساک سین: عزیز رشتہ دار۔

ترجمہ

(۱) اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔
تیری ماں ہمیشہ تجھے نصیحت کرتی رہتی ہے۔ اے لڑکی! کیوں ادھر ادھر پھرتی ہے۔ شرم وحیا کو نہ گنوا۔ اے نادان لڑکی! تو کبھی تو سمجھ! اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔

(۲) مفت کا چرخہ تیرے ہاتھ آیا ہے۔ تو نے اپنے پاس سے اس پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ محنت کی تم نے قدر نہ جانی حالانکہ تمہارا کام ہی آسان تھا۔
اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔

(۳) یہ چرخہ تیری خاطر ہی بنا ہے۔ کھیلنے کی حرص کو کم کردے۔ اب تم نے اور بڑی نہیں ہونا۔
اے لڑکی نادانی نہ دکھا۔
اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔

(۴) تمہارا چرخہ کئی رنگوں ۱ کا ہے، تیرا سب قبیلہ تیری ریس کرتا ہے۔ اچھے وقت کچھ کرلے اور اپنے گھر میں ہی اچھی طرح بیٹھ جا۔ اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔

(۵) اس چرخے کی قیمت بہت ہے، تم احمق ہو، اس کی قیمت کا جانو۔ تیری نگاہ بڑی اونچی اور مغرور ہے، تجھے اپنی شان وشوکت پر بڑا گمان ہے۔
اے لڑکی! تم کاتنے ۲ پر دھیان دو

(۶) میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر پکارتی ہوں۔ غافل نہ ہو کبھی تو سمجھنے کی کوشش کر۔ اس طرح کا چرخہ پھر کسی ترکھان نے نہیں بنانا۔
اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔
اس چرخے کو تو نے کیوں ضائع ہونے دیا؟ تو نے کیوں اس کو مٹی میں رلایا؟ جب سے یہ تیرے ہاتھ آیا ہے تو نے کبھی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔
اے لڑکی! تم کاتنے پر دھیان دو۔

(۸) میں اس احمق بھولی اور جھلی کو نصیحتیں کرتی ہوں۔ جب اکیلی کو مصیبت پڑے گی۔ تو پھر یہ آہ وزاری کرے گی۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۹) شروع سے ہی تم پر کسی بات کا اثر نہیں ہوا، تو نے ایک پونی بھی توجہ سے نہ کاتی۔ اب پریشان کیوں پھرتی ہے؟ تجھے کس کا مان گمان ہے؟ اے لڑکی کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۰) تو تکلا بھی سیدھا نہیں کرواتی، نہ ہی چرخے کی ڈوری کو مضبوط باندھتی ہو۔ بار بار چرخہ کاتنے سے کیوں رک جاتی ہو، تو خود اپنا نقصان کرتی ہو۔

۱۔ جسم وجان ۲۔ تمہارا یہ جسم بہت خوبصورت ہے۔

۳۔ نیک عمل کرو۔

اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۱) اپنے ٹیڑھے تکلے ہم کو سیدھا کروالو۔ جلدی جلدی چرخے کی ڈوری مضبوط بندھوالو۔
جس طرح سے بھی یہ چلتا ہے اسکو چلالو۔ غفلت نہ کرو اے لڑکی!
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۲) آج گھر میں تازہ کپاس ہے۔ تم جلد جلد روئی بنالو۔ روئی کو پھر تم جھونکانے لے جاؤ۔ کل تجھ سے یہ نہ ہو سکے گا۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۳) جب تو روئی کو جھونکا کر لے آئے گی تو سہیلیوں کے ساتھ بیٹھ کر پُونیاں بنائے گی۔ پھر تم خود ہی سب کو اچھی لگنے لگے گی۔ اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۴) تیری سب سہیلیوں نے پُونیاں کات لی ہیں۔ تو ہی ان سے پیچھے رہ گئی ہے۔ اب تو کس لئے حیران و پریشان ہے؟
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۵) اپنے پاس دیے کی روشنی کر لے۔ سوت کات کات کر ٹوکری میں ڈال لے۔ رات کو جاگتی رہ۔ سخت جان بن کر یہ کام کر۔ اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۶) ماں باپ ؏ کے گھر کا آرام تو صرف دو چار دن کی بات ہے۔ تُو یہ وقت کھیل ہی کھیل میں نہ گزار۔ فارغ نہ رہ کچھ کام کر۔ اپنا گھر بار ویران نہ کر۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۷) تو سو کر رات نہ گزار۔ یہاں دوبارہ نہیں آنا۔ پھر اس جگہ دوبارہ نہیں بیٹھنا۔
ابھی تو تم اپنی ہم عمر سہیلیوں کے قرب میں ہو۔ اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۸) تو نے ماں باپ کے گھر ہمیشہ نہیں رہنا۔ ماں کے پاس ہمیشہ نہیں بیٹھ رہنا۔ آخر تجھے وچھوڑا برداشت کرنا ہے۔ پھر تیرا واسطہ ساس اور نند سے پڑے گا۔ اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۱۹) کچھ کات لے اور کچھ کتا لے۔ اب تنے ہوئے دھاگوں سے کچھ بنا لے۔ اپنے جہیز کے کپڑوں کو رنگا لے۔ پھر ہی تمہاری عزت ہوگی۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۲۰) جب دوسرے گھر جائے گی تو پھر وہاں سے واپس نہ آئے گی۔ وہاں جا کر پھر تو پچھتائے گی۔ پہلے ہی سے کوئی بندوبست کر لے۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۲۱) آج تو تیرے کرنے کو بہت سا کام ہے، تو اس سے بے فکر ہو کیوں بیٹھی ہے۔ اس وقت تو کیا کر سکے گی جب گھر میں مہمان آجائیں گے؟
اے لڑکی کاتنے پر دھیان دو۔

(۲۲) جب سب سہیلیاں چلی جائیں گی تو پھر وہاں سے ہرگز واپس نہ آئیں گی۔ پھر وہ دوبارہ چرخے بھی نہ چلا سکیں گی۔ تمہاری محفل

؏ اپنے میں موجود خامیاں دور کرلو۔

پھر ویران ہو گی۔
اے لڑکی کاتنے پر دھیان دو۔

(۲۳) حُسن جوانی پر غرور نہ کر، مسافر کسی بھی دیس میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ اس فانی دنیا کا کوئی نام و نشان نہ ہوگا۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو

(۲۴) ایک کڑا وقت آئے گا اور سب عزیز و اقارب چھوڑ جائیں گے۔
اے بلھے شاہؒ! محبوب ہی پار اتارے گا۔
اے لڑکی! کاتنے پر دھیان دو۔

(۸۹) کون آیا پہن لباس کُوڑے

(۱) کون آیا پہن لباس کُوڑے
تُسی پُچھو نال اِخلاص کُوڑے
ہتھ کھونڈی موڈھے کمبل کالا
اَکھیاں دے وچ وسے اُجالا
چاک نہیں کوئی ہے متوالا
پچھو ڈھا کے پاس کُوڑے
کون آیا پہن لباس کُوڑے

(۲) چاکر چاک نہ اِسے نُوں آکھوں
ایہہ نہ خالی گھڑی گھاتوں
وِچھیڑیا ہویا پہلی راتوں
آیا کرن تلاش کُوڑے
کون آیا پہن لباس کُوڑے

(۳) نہ ایہہ چاکر چاک کہیں دا
نہ اس ذرہ شوق مہیں دا
نہ مشتاق ہے دُدھ دہیں دا

نہ اس بھکھ، پیاس گوے

کون آیا پہن لباس گوے

(۴) بلھا شوہ لُک بیٹھا اوہلے

دَسّے بھیت نہ مُکھ سے بولے

بابل وَر کھیڑیاں ٹوں ٹولے

وَر میڈا میڈے پاس گوے

کون آیا پہن لباس گوے

مشکل الفاظ ومعانی: چاکر: نوکر۔ چاک: بھینسوں کا چرواہا۔ موڈھا: کاندھا۔ دسنا: نظر آنا۔ اُجالا: چمک۔ متوالا: مست۔ گھات: داؤ، تاک۔ مہیں: بھینس۔ شوہ: محبوب۔ ٹولنا: ڈھونڈنا۔ ور: بر، ساتھی۔ میڈا: میرا۔

ترجمہ:

(۱) اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

تم اس سے خلوص کے ساتھ پوچھو۔ ہاتھ میں کھونڈی اور کمبل کالا ہے۔

اس کی آنکھوں میں زبردست چمک ہے۔

یہ چاک نہیں، کوئی متوالا ہے۔

تم اس کو پاس بٹھا کر پوچھو۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۲) چاکر چاک نہ اس کو کہو۔ اس کو گھات سے خالی بھی مت سمجھو۔ یہ ازل کا بچھڑا ہوا ہے اور کسی کو تلاش کرنے آیا ہے۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۳) یہ نہ تو کہیں کا چاکر چاک ہے، نہ اسے بھینسوں کا کوئی شوق ہے۔ نہ اس کو دودھ دہی کا چسکا ہے۔ بھوک پیاس بھی اس کو نہیں ہے۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۴) بلھے شاہ! محبوب اوٹ میں چھپ بیٹھا ہے۔ نہ بھید بتاتا ہے اور نہ کوئی بات کرتا ہے۔

بابل میرا ور کھیڑوں[1] میں ڈھونڈ رہا ہے جبکہ میرا بر تو میرے پاس ہے۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

---

[1] شادی ارلوگ۔

(۹۰) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا

(۱) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

کارن پیت میت بن آیا
میم دا گھنگٹ مکھ پہ پایا
احد تے احمدؐ نام دھرایا
ہر پُھر جھلے لولاکی دا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(۲) تسیں آپ ہی آپے سارے ہو
کیوں کہیے، تُسیں نیارے ہو
آئے آپ اپنے نظارے ہو
وچ برزخ رکھیا خاکی دا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(۳) تُدھ باجھوں دُوسرا کیہڑا ہے
کیوں پایا اُلٹا جھیڑا ہے
ایہہ ڈھٹھا بڑا اندھیرا ہے
ہُن آپ تُوں آپے آکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(۴) کِتے رُومی ہو کِتے شامی ہو
کِتے صاحب کِتے غُلامی ہو
تُسیں آپے آپ تمامی ہو
کیوں کھوٹا کھرا سلاکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا   ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(۵) جس تن وچ عشق دا جوش ہویا
اوہ بے خود ہو بے ہوش ہویا
اوہ کیوں کر رہے خاموش ہویا
جس پیالہ پیتا ساقی دا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا   ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(۶) تُسیں آپ اساں ول دھائے جی
کد رہندے چھپے چُھپائے جی
تُسی شاہ عنایتؒ بن آئے جی
ہُن لا لا نین جھاکیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا   ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(۷) بُلھا شاہؒ تن بھاٹھی کر
اگ بال ہڈاں تن مائی کر
ایہہ شوق محبت باٹی کر
ایہہ مدھوا اس بدھ چاکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا   ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

مشکل الفاظ ومعانی: اوہلے: پردے میں۔ جھاکنا: چُھپ چُھپ کر دیکھنا۔ پیت: محبت۔ میت: پیارا، محبوب۔ چھتر: تاج، چھتری، سایہ کرنے والی شے۔ بھلے: بھولے۔ نیارے: انوکھے۔ خاکی: انسان۔ تیدے: تیرے۔ جھیڑا: بکھیڑا، بحث وتکرار۔ ہُن: اب۔ تمام: کامل۔ دھانا: آنا۔ بھاٹھی: بھٹھی۔ ہڈاں: ہڈیاں۔ مائی: مٹی، راکھ۔ باٹی: طشتری۔ مدھوا: شراب۔ اس بدھ: اس طرح۔

ترجمہ:

(۱) کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ پریت کو میت بن کر آیا۔ میم کا گھونگٹ مکھ پر ڈالا۔ احمد[1] نام احد[2] سے پایا۔ سر پر لولاک[3] کی

---

[1] احمد، حضرت محمد ﷺ کا نام۔   [2] ایک، مراد اللہ تعالیٰ

چھتری ہے۔
کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو؟

(۲) ہر شے میں تم ہی تم ہو۔ یہ کیوں سمجھوں کہ سب سے الگ ہو۔ آپ اپنے نظارے کو آئے ہو۔ یہ جسم انسانی تو بس ایک پردہ ہے۔
کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو؟

(۳) تم بن دوسرا کون ہے؟ کیوں یہ بحث و تکرار ہے؟ یہ بڑا اندھیرا اور ظلم ہے۔ اب ہم اپنے آپ کو ہی کہتے ہیں۔
کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو۔

(۴) کہیں رومی ہو، کہیں شامی ہو۔ کہیں صاحب ہو اور کہیں بندہ ہو اور آپ ہی تمامی ہو۔ کھوٹا کھرا پرکھتے ہو۔
کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو؟

(۵) جس تن میں عشق کا جوش ہوا۔ وہ بے خود اور بے ہوش ہوا، وہ بھلا کیونکر خاموش رہ سکتا ہے کہ جس نے ساقی کا جام پیا ہو۔
کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو؟

(۶) تم خود ہمارے پاس آئے ہو۔ چھپے چھپائے کب رہ سکتے ہو۔ شاہ عنایتؒ بن کر آئے ہو۔ نینوں سے نین لڑاتے ہو۔
کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو؟

(۷) بلھے شاہ! اس تن کو بھٹی بنا اور ہڈیوں کی آگ جلا اور جسم کو جلا کر راکھ بنا لے۔ شوق و محبت کی اسکو طشتری بنا ڈال کیونکہ یہ شراب[۲] اسی طرح پی جاتی ہے۔ کیوں اوٹ میں بیٹھ کر تکتے ہو؟
یہ پردہ کس سے رکھا رہے ہو؟

☆☆☆

ع کون و مکاں
ع مے عشق کا جام اسی طرح پیا جاتا ہے۔

(۹۱) کیوں عشق اساں تے آیا ہے

(۱) کیوں عشق اساں تے آیا ہے
تُوں آیا ہے میں پایا ہے
ابراہیم چاہ چخا ستایو
زکریئے سر کلوتر دھرایو
یوسف ہتھو ہٹ وکایو
کہو سانوں کیہہ لیایا ہے
کیوں عشق اساں تے آیا ہے
تُوں آیا ہے میں پایا ہے

(۲) شیخ صنعانؒ خُوک چرایو
شمسؒ دی کھل اُلٹ لہایو
سُولی تے منصورؒ چڑھایو
کر ہتھ بن میں ول دھایا ہے
کیوں عشق اساں تے آیا ہے
تُوں آیا ہے میں پایا ہے

(۳) جس گھر وچ تیرا پھیر ہویا
سو جل بل کوئلہ ڈھیر ہویا
جد راکھ اُڈی تد سیر ہویا
کہو کس گل دا سدھرایا ہے
کیوں عشق اساں تے آیا ہے
تُوں آیا ہے میں پایا ہے

(۴) بلھا شوہ دے کارن کریئے

تن بھٹھی من آہرن کریئے

پریم ہتھوڑا مارن کریئے

دل لوہا اگ پکایا ہے

کیوں عشق اساں تے آیا ہے

تُوں آیا ہے میں پایا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: جاء: پکڑ۔ چخا: چتا، جلتی آگ۔ کلوتر: آرا، بڑی آری۔ کھل: کھال۔ خوک: سور۔ اڈی: اڑی۔ تد: تب۔ سدھرانا: آزاد کرنا، خواہش کرنا۔ شوہ: محبوب۔ کارن: واسطے، سبب، خاطر۔

ترجمہ:

(۱) اے عشق! تو کیا ہم پر نازل ہوا ہے؟

تو آیا ہے اور میں نے تجھے پالیا ہے۔

ابراہیم[1] کو تو نے جلتی آگ میں ڈلوایا، ذکریا[2] کے سر پر آرا چلوایا، یوسف[3] کو دکانوں پر بکوایا۔ ذرا بتا دے کہ ہمارے لیے کیا لے کر آیا ہے۔

اے عشق! تو کیوں ہم پر نازل ہوا ہے؟

تو آیا ہے اور میں نے تجھے پالیا ہے۔

(۲) شیخ صنعان[4] سے تو نے سور چروائے اور شمس[5] (تبریزی) کی تو نے الٹی کھال اتروائی۔ منصور[6] کو سولی پر چڑھوایا۔ اب تو نے میری طرف ہاتھ بڑھایا ہے۔

اے عشق! تو کیوں ہم پر نازل ہوا ہے؟ تو آیا ہے اور میں نے تجھے پالیا ہے۔

(۳) جس گھر میں بھی تو نے پھیرا پایا۔ وہ گھر جل کر راکھ ہو گیا۔ جب راکھ اڑی[7] (تباہی ہوئی) تو پھر تو سیر ہوا۔ کہو کس بات کی اب آرزو ہے؟

اے عشق! تو کیوں ہم پر نازل ہوا ہے؟ تو آیا ہے اور میں نے تجھے پالیا ہے۔

(۴) اے بلھے شاہ! محبوب کی خاطر یہ کریں کہ تن کو بھٹی اور من کو آہرن بنالیں پھر محبت کے ہتھوڑے سے چوٹیں لگائیں۔ دل کے لوہے کو یہی آگ پکاتی ہے۔

اے عشق! تو کیا ہم پر نازل ہوا ہے؟

تو آیا ہے اور میں نے تجھے پالیا ہے۔

---

1. حضرت ابراہیم خلیل اللہ جنھیں نمرود نے جلتی آگ میں ڈالا تھا۔
2. حضرت ذکریا جن کو کافروں نے درخت سمیت آرے سے چیر دیا تھا۔
3. اللہ کے نبی جنھیں ان کے بھائیوں نے غلام بنا کر بیچ دیا تھا۔
4. ایک مشہور ولی جنھوں نے اپنی محبوب کے عشق میں سور چرائے۔
5. مشہور بزرگ جن کی کھال اتاری گئی۔
6. حضرت منصور حلاج جن کو انالحق کہنے کی پاداش میں سولی چڑھایا گیا۔
7. منصورؒ کو سولی دینے کے بعد لاش کو جلایا گیا تو ہوا راکھ کو اڑا لے گئی۔

(۹۲) کیوں لڑناں ہیں؟

کیوں لڑناں ہیں، کیوں لڑناں ہیں غیر گناہے

لا تتحرک خود لکھیو ای، نوں دینائیں پھاہے
شرع تے اہل قرآن بھی آہے، اسی اگے سدے آئے
الست بربکم وارد ہویا، قالوا بلی دُھم پائے
کن فیکون آوازہ ہویا، تداں اسی بھی کولے آہے
لذت مار دیوانے کیتے، نہیں ذاتی اصلی آہے

کیوں لڑناں ہیں، کیوں لڑناں ہیں غیر گناہے

مشکل الفاظ ومعانی: غیر گناہ: بے سبب۔ سدے: بلائے۔ دُھم: شہرت۔ تداں: تب۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! ہم سے جھگڑا کیسا؟
ہم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا۔
"لا تتحرک[1]" خود لکھتا ہے اور پھر کس کو پھانسی لگاتا ہے۔
ہم اہل شرع اور اہل قرآن بھی ہیں، ہمیں تو پہلے ہی بلا لیا گیا تھا۔
"الست بربکم[2]" کہا گیا تو "قالوا بلیٰ[3]" کی دھوم پڑ گئی۔
"کن فیکون[4]" کی آواز آئی تو ہم بھی فوراً پاس آ گئے۔
لذتوں نے ہمیں دیوانہ کر دیا ہے ورنہ ہمارا تعلق ذاتی طور پر تمہی سے ہے۔

☆☆☆

۱۔ کوئی چیز حرکت نہیں کرتی۔ اللہ کے حکم کے بغیر۔
۲۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟
۳۔ سب نے کہا ہاں کیوں نہیں...... تو ہی ہمارا رب ہے۔
۴۔ ہو جا تو وہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات تخلیق کی تو فرمایا "کن" کہ ہو جا "فیکون" پس وہ ہو گئی۔

(۹۳) کیہہ بے درداں دے سنگ یاری

(۱) کیہہ بے درداں دے سنگ یاری
رووَن اَکھیاں زار و زاری
سانُوں گئے بے دردی چھڈ کے
سینے سانگ ہجر دی گڈ کے
جسموں جند نُوں لے گئے کڈھ کے
ایہہ گل کر گئے ہنیّیاری
کیہہ بے درداں دے سنگ یاری
رووَن اَکھیاں زار و زاری

(۲) بے درداں دا کیہہ بھرواسا
خوف نہیں دِل اندر ماسا
چڑیاں موت گواراں ہاسا
مگروں ہس ہس تاڑی ماری
کیہہ بے درداں دے سنگ یاری
رووَن اَکھیاں زار و زاری

(۳) آون کہہ گئے پھیر نہ آئے
آون دے سبھ قول بُھلائے
مَیں بُھلی، بُھل نین لگائے
کیہے ملے سانوں ٹھگ بپاری
کیہہ بے درداں دے سنگ یاری
رووَن اَکھیاں زار و زاری

(۴) بُلھے شاہؒ اِک سَودا کیتا
کیتا زہر پیالہ پیتا
نہ کُجھ نفع نہ ٹوٹا لیتا
درد دُکھاں دی گٹھڑی بھاری
سیکھے بے درداں دے سنگ یاری
رووَن اَکھیاں زار و زاری

مشکل الفاظ ومعانی: سنگ: ساتھ۔ سانگ: برچھی۔ جند: جان۔ گنوار: جاہل۔ تاڑی: تالی۔ ٹوٹا: ٹکڑا۔

ترجمہ:

(۱) دکھ درد نہ سمجھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار وقطار روتی ہیں۔
بے درد ہم کو چھوڑ کر چلے گئے، سینے میں ہجر کی برچھی گاڑ گئے، جسم سے جان نکال کر لے گئے۔
ہمارے ساتھ بیوپاریوں والی بات کر گئے ہیں۔
دکھ درد نہ سمجھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار وقطار روتی ہیں۔

(۲) بے دردوں پر کیا بھروسہ ان کے دل میں تو ذرا خوف نہیں۔ چڑیوں کی موت اور گنواروں کی ہنسی ہے۔ بعد میں ہنس ہنس کر تالی بجاتے ہیں۔
دکھ درد نہ سمجھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار وقطار روتی ہیں۔

(۳) آنے کا کہہ گئے مگر پھر نہ آئے۔ آنے کے قول وقرار سب بھول گئے، مجھ سے بھول ہوگئی کہ میں نے آنکھیں لڑائیں۔ یہ کیسے ہمیں لوٹنے والے بیوپاری مل گئے۔
دکھ درد نہ سمجھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار وقطار روتی ہیں۔

(۴) اے بلھے شاہ! میں نے ایک سودا کیا کہ زہر کا پیالہ میں نے پی لیا۔ نہ کوئی نفع اور نہ کوئی تھوڑا سا فائدہ حاصل کیا۔ بس ایک درد دکھوں کی بھاری گٹھڑی پائی۔ دکھ درد نہ سمجھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار وقطار روتی ہیں۔

☆☆☆

(۹۴) رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اُڑیا

(۱) رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی
جو کوئی اندر بولے چالے، ذات اساڈی سوای
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

(۲) چِٹی چادر لاہ سُٹ کڑیے، پہن فقیراں دی لوئی
چِٹی چادر نُوں داغ لگے گا، لوئی نُوں داغ نہ کوئی
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

(۳) الف پچھاتا ب پچھاتی تے تلاوت ہوئی
سین پچھاتا شین پچھاتا، صادق صابر ہوئی
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

(۴) گو گو کر دی قُمری آہی گل وچ طوق پیو ای
بس نہ کردی گو گو کولوں، گو گو اندر موئی
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

(۵) جو کُجھ کری اللہ بھاتا کیا کُجھ کری کوئی
جو کُجھ لیکھ متھے دا لکھیا، میں اُس تے شاکر ہوئی
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

(۶) عاشق بکری معشوق قصائی، مَیں مَیں کردی کوہی
جیوں جیوں مَیں مَیں بہتا کردی، تیوں تیوں موئی موئی
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

(۷) بلھا شوہ عنایت کرکے شوق شراب دِتو ای
بھلا ہویا اسیں دوروں چُھٹے، نیڑے آن لدھوای
رکیہہ جاناں مَیں کوئی، وے اڑیا، رکیہہ جاناں مَیں کوئی

مشکل الفاظ ومعانی: نیونہہ: محبت، پیار، عشق۔ صادق: صدق والا۔ لوئی: اُونی چادر۔ قمری: فاختہ جیسا پرندہ۔ صابر: صبر کرنے والا۔ طوق: زنجیر۔ بھانا: پسند آنا۔ لیکھ: قسمت۔ بوہتا: زیادہ۔ شوہ: محبوب۔ لدھنا: ڈھونڈنا، پانا۔

ترجمہ:

(۱) کسی کی مجھے کیا خبر ہو! ارے کسی کی مجھے کیا خبر ہو!
جو کوئی میرے اندر بولتا ہے، وہ میری ہی ذات ہے۔ جس سے میں نے محبت کی، اسی جیسی میں ہوگئی۔
کسی کی مجھے کیا خبر؟ ارے کسی کی مجھے کیا خبر؟

(۲) اری! تو سفید چادر اتار دے اور فقیروں کی لوئی اوڑھ لے[1]۔ سفید چادر کو داغ لگ جائے گا۔ جبکہ لوئی کو داغ نہیں لگ سکتا۔
کسی کی مجھے کیا خبر؟ ارے کسی کی مجھے کیا خبر۔

(۳) ''الف'' کو پہچانا ''ب'' کو پہچانا تو تب تلاوت پوری ہوئی ''س'' کو پہچانا ''ش'' کو پہچانا تو میں صادق صابر ہوگئی۔
کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!

(۴) قمری کُوکُو کرتی ہے، اس کے گلے میں غلامی کی زنجیر پڑی ہے۔ وہ ہر وقت کُوکُو کرتی ہے اور اسی کُوکُو میں مرجاتی ہے۔
کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!

(۵) جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔
دوسرا کوئی کیا کرسکتا ہے؟ جو کچھ میری تقدیر میں لکھا ہے میں اسی پر شاکر ہوں۔
کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!

(۶) عاشق بکری کی طرح ہے اور معشوق قصاب کی طرح۔ میں میں کرتی بکری ذبح ہو جاتی ہے۔ جوں جوں میں میں زیادہ کرتی ہے توں توں اس کی موت قریب ہوتی جاتی ہے۔
کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!

(۷) بلھے شاہ! محبوب نے خاص عنایت کی اور شوق کی شراب[2] عطا کر دی۔ اچھا ہوا کہ زیادہ دور نہیں جانا پڑا اور گوہر مقصود نزدیک سے ہی حاصل ہوگیا۔
کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!

☆☆☆

---

[1] امیرانہ ٹھاٹھ چھوڑ دے اور فقیروں جیسا لباس پہن لے۔
[2] عشق الٰہی کی مے کا پیالہ عنایت کر دیا ہے۔

(۹۵) رکیہ گردا بے پرواہی جے

(۱) رکیہ گردا بے پرواہی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے

کُن کیہا فیکون گُہایا باطن ظاہر دے وِل دھایا
بے چُونی دا چُون بنایا بکھڑی کھیڈ مچائی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے

(۲) سِرّ مخفی دا جس دم بولا گھُنگٹ اپنے مُکھ سے کھولا
ہُن کیوں کردا ساتھوں اوہلا حقیقت سِہ وِچ آئی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے

(۳) کرمنا بنی آدم کیہا کوئی نہ کیتا تیرے جیہا
شان بزرگی دے سنگ ایہا ڈِھبڑی خوب وجائی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے

(۴) آپے بے پرواہیاں کردے اپنے آپ سے آپے ڈر دے
رہیا سما وِچ ہر ہر گھر دے بھُلی پھرے لوکائی جے!
رکیہ گردا بے پرواہی جے
رکیہ گردا بے پرواہی جے

(۵) چیٹک لا دیوانہ ہویا لیلیٰ بن کے مجنوں موہیا

آپے رویا، آپے دھویا کیہہ کیتی اشنائی جے

کیہہ کروا بے پرواہی جے

کیہہ کروا بے پرواہی جے

(۶) آپے نیں توں ساجن سیاں عقل دلیلاں سبھ اُٹھ گلیاں

بلھا شاہؒ نے خوشیاں لئیاں ہُن کروا کیوں جدائی جے

کیہہ کروا بے پرواہی جے

کیہہ کروا بے پرواہی جے

مشکل الفاظ ومعانی: بے پرواہی: بے نیازی۔ وِھانا: آنا۔ بے چونی: بے مثال۔ چون: مثال، صورت۔ بکھری: بکھری ہوئی۔ کھیڈ: کھیل۔ بھیت: راز۔ گجھی: چھپا ہوا۔ گھنگھٹ: گھونگٹ۔ سنگ: ساتھ۔ ڈپھری: ڈفلی۔ چھینک: چاٹ، لگن۔

ترجمہ:

(۱) محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے، محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے؟ اس نے "کن"[1] کہا تو "فیکون"[2] کہلوایا۔ چھپا ہوا ظاہر ہو گیا۔ بے صورت سے صورت بنا دی۔ بکھرے ہوئے کھیل کو اس نے رچا دیا۔

محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے؟

(۲) جب چھپے ہوئے راز کو آشکار کیا، تو رخ سے اپنے پردہ ہٹا دیا۔ اب کیوں ہم سے پردہ کرتا ہے۔ حقیقت سب میں سما گئی ہے۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۳) اس نے کہا کہ "ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی"۔ تمہاری طرح کا کوئی نہ بنایا گیا۔ شان بزرگی عطا کی اور اس کا خوب ڈھنڈورا پیٹا۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۴) بے نیازی بھی خود ہی کرتا ہے اور عاشق بھی خود ہی ہے۔ ہر ہر گھر میں موجود ہے۔ لوگ تو ایسے ہی بھولے[3] پھر رہے ہیں۔

---

1. اس نے خود ہی کائنات کے ظہور کا حکم (کن) دیا۔
2. خود ہی اس کی تعمیل کروائی (فیکون) یعنی سب کچھ وجود میں آ گیا۔
3. وہ تو ظاہر ہے لیکن دیکھنے والی آنکھ ہی اسے دیکھ سکتی ہے۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟
محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۵) محبت کی چاٹ لگائی اور خود ہی عاشق بن بیٹھا۔ لیلیٰ بن کر مجنوں کو موہ لیا۔ خود ہی رویا دھویا۔ یہ کیسی اس نے دوستی کی ہے۔
محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟
محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۶) تُو حُب بھی اور محبوب بھی ہے۔ عقل اور دلیل کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ بلھے شاہ نے خوشیاں پائی ہیں تو اب کیوں وہ جدائی اختیار کر رہا ہے۔
محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟
محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۹۶) کیہہ کردانی کیہہ کردانیں؟

کیہہ کردا نیں کیہہ کردا نیں؟ کوئی پچھو کھاں دلبر کیہہ کردا؟

اِکسے گھر وچ وسدیاں رسدیاں، نہیں ہوندا وچ پردا
وچ مسیت نماز گزارے، بُت خانے جا وڑدا
آپ اِکو کئی لکھ گھراں دے، مالک ایہہ گھر گھر دا
جِتول ویکھاں اُت وَل اوہو، ہر اِک دا سنگ کردا
موسیٰ تے فرعون بنا کے، دو ہو کے کیوں لڑ دا
حاضر ناظر اوہو ہر تھاں، چوچک کِس نُوں کھڑ دا
ایسی نازک بات کیوں کہندا، نہ کہہ سکدا نہ جر دا
بلھا شوہ دا عشق بگھیلا، رت پیندا گوشت چر دا

کیہہ کردا نیں کیہہ کردا نیں؟ کوئی پچھو کھاں دلبر کیہہ کردا؟

مشکل الفاظ ومعانی: پچھو: معلوم کرو۔ دلبر: محبوب، محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ) اِکسے: ایک ہی۔ وسدیاں: رہتے ہوئے۔ مسیت: مسجد۔ جِتول: جس طرف۔ اُت وَل: اسی طرف۔ سنگ: ساتھ۔ بگھیلا: شیر کا بچہ، نوجوان شیر۔ رت: خون۔ پیندا: پیتا۔ چردا: کھاتا۔

ترجمہ:

دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟ دیکھو وہ کیا کرتا ہے؟
ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ مسجد میں نماز پڑھتا ہے اور بت خانے کا رخ کرتا ہے۔ آپ اکیلا ہے لیکن لاکھوں گھر ہیں۔ جس طرف دیکھتا ہوں ادھر وہی ہے۔ وہ ہر ایک کے ساتھ ہے۔ موسیٰ اور فرعون دونوں بنا کر، کیوں لڑاتا ہے؟
وہی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ یہ چوچک[1] کس کو لے کر جاتا ہے؟
ایسی نازک بات کیوں کہتا ہے؟ جو نہ کہہ سکتا ہے اور نہ برداشت کر سکتا ہے۔
بلھے شاہ! محبوب کا عشق نوجوان شیر کی طرح ہے۔ جو خون پیتا ہے اور گوشت کھاتا ہے۔
دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟
دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟

(۹۷) کیتھوں لامکانی وَسدے او

(۱) کیتھوں لامکانی وَسدے او
تُسی ہر رنگ دے وِچ وَسدے او
کُن فیکون تُسیں آپ کہایا
تیں باجھوں ہور کیہڑا آیا
عِشقوں سبھ ظُہور بنایا
عاشق ہو کے وَسدے او
کیتھوں لامکانی وَسدے او
تُسی ہر رنگ دے وِچ وَسدے او

(۲) پُچھو! آدم کِس نے آندا ہے
کِتھوں آیا کِتھے جاندا ہے
اوتھے کِس دا تَیوں لانجھا ہے
اوتھے کھا دانا اُٹھ نَسدے او

---

[1] ہیر کا باپ

کیتھوں لامکانی وسدے او
تُسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

(۳) آپے سُنیں تے آپ سناویں
آپے گاویں آپ بجاویں
ہتھوں قول سُرود سُناویں
کِتے جاہل ہو کے نسدے او
کیتھوں لامکانی وسدے او
تُسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

(۴) تیری وحدت توئیں بُجھاویں
انا الحق دی تار ہلاویں
سُولی تے منصورؒ چڑھاویں
اَتے کول کھلو کے ہسدے او!
کیتھوں لامکانی وسدے او
تُسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

(۵) کِتے ہو سکندر طرف نوشاباں
ہو رسول لے آویں کتاباں
یوسفؑ ہو کے اندر خواباں
زلیخا دا دل کھسدے او
کیتھوں لامکانی وسدے او
تُسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

(۶) کِتے رومی ہو کتے زنگی ہو
کِتے ٹوپی پوش فرنگی ہو

رکت میخانے وچ بھنگی نہیں

رکتے مہر مہری بن وسدے او

کیتھوں لامکانی وسدے او

تُسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

(۷) بُلھا شوہ عنایتؒ آرس ہے

اوہ میرے دل دا وارث ہے

مَیں لوہا تے اوہ پارس ہے

تسی اوسے دے سنگ گھسدے او

کیتھوں لامکانی وسدے او

تُسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

مشکل الفاظ ومعانی: لامکانی: لامکان ہونے کی حالت۔ کن فیکون: ہوجا اور وہ ہوگیا۔ تیں: تو۔ یا تجھوں: بغیر۔ لا نجھا: اندیشہ، ہتھوں: پاس سے سرود: نغمہ، گیت۔ جاہل: انجان۔

ترجمہ:

(۱) یہ کسے لامکانی بتایا جارہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔ خود ہی کن فیکون کہلوایا۔ آپ کے بغیر اور کون آیا؟ عشق سے ہی ہر ... اظہار فرمایا۔ عاشق ہو کر آپ نے یہ سب کچھ بتادیا ہے۔

یہ کسے لامکانی بتایا جارہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۲) آدم سے پوچھو کہ اسے یہاں کون لایا؟ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جارہا ہے؟ وہاں کس چیز کی فکر ہے کہ دانہ کھا کر بھاگتے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جارہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۳) خود ہی سنتے اور خود ہی سناتے ہو۔ خود ہی گاتے ہو اور خود ہی بجاتے ہو۔

اپنے پاس سے ہی نغمے کے بول سناتے ہو اور کہیں انجان بن کر اٹھ بھاگتے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جارہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۴) اپنی وحدت سے متعلق خود ہی بجھاتے ہو۔ خود ہی انا الحق (میں حق ہوں) کی تار ہلاتے ہو۔ منصور کو سولی پر چڑھاتے ہو اور پاس کھڑے ہو کر ہنستے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۵) کہیں سکندر بن کر جشن مناتے ہو۔

رسول بن کر کتابیں لے آتے ہو۔ کبھی خوابوں میں یوسف بن کر ذلیخا کا دل چھین لیتے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۶) کہیں رومی ہو اور کہیں زنگی ہو۔ کہیں ٹوپی پہننے والے فرنگی ہو۔ کہیں مے خانے میں بھی موجود ہو اور کہیں مہر و محبت بن کر رہتے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے۔

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۷) بلھے شاہ! میرا محبوب شاہ عنایتؒ ایک نگینہ ہے۔ وہی میرے دل کا وارث ہے۔ میں لوہا ہوں اور وہ پارس ہے۔ اسی سے کچھ حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۹۸) کیہے لارے دینائیں سائوں؟

کیہے لارے دینائیں سائوں؟ دو گھڑیاں مل جائیں

نیڑے وسیں تھاں نہ دسیں، ڈھونڈاں رِکت وِل جاہیں
آپے جھاتی پائی احمدؐ، ویکھاں تاں مُڑ ناہیں
آکھ گئیوں مڑ آیوں ناہیں، سینے دیوچ بھُڑکن بھاہیں
اِکسے گھر وِچ وسدیاں رسدیاں، رِکت وِل کُوک سُناہیں
پاندھی جا میرا دے سُنیہا، دِل دے او ہلے مُکدا! کیہا
نام اللہ دے نہ ہو وَیری، مُکھ ویکھن نُوں نہ ترسائیں

بُلھا شاہؒ کیہہ لایا مَیتوں، رات آدھی ہے تیری مہماں
اوجھڑ بیلے سبھ کوئی ڈر دا، سو ڈھونڈاں میں چائیں چائیں

مشکل الفاظ ومعانی: کیہے: کیسے۔ لارے: دلاسے، تسلیاں۔ کت ول: کس طرف۔ جاہیں: جگہیں۔ بھائیں: بھانبڑ، آگ۔ کوک: فریاد۔ پاندھی: مسافر۔ اوجھڑ: جنگل، بیلا۔ چائیں چائیں: بڑے شوق سے۔

ترجمہ:

اے محبوب! تم مجھے کیسے دلاسے دے رہو۔ ذرا دو گھڑی کے لئے ہم سے آکر مل جاؤ۔

نزدیکی کا بتاتے ہو لیکن اپنی جگہ اور مقام کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے۔ میں تجھے کدھر ڈھونڈنے جاؤں۔ خود ہی نبی کریم ﷺ نے مجھ پر اک نظر ڈالی اور جب میں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

تم آنے کا کہہ کر گئے تھے لیکن آئے نہیں، میرے سینے میں آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے میں پھر کس کے آگے فریاد کروں گا۔

اے مسافر! تو جا کر میرا پیغام دے کہ محبوب! دل کے پردہ میں کیوں چھپا ہوا ہے؟ اس سے کہنا کہ خدا کا واسطہ ہے مجھے اپنے دیدار سے نہ ترسائے۔

اے بلھے شاہ! کیا فائدہ کہ آدھی رات۔ جنگل بیلے سے ہر کوئی ڈرتا ہے، لیکن میں شوق اور چاؤ سے ڈھونڈتا پھرتا ہوں۔

(۹۹) کھیڈ لے وِچ ویہڑے گھمی گھم

(۱) کھیڈ لے وِچ ویہڑے گھمی گھم

ایس ویہڑے وِچ آلا سوہندا، آلے دیوچ تاکی
تاکی دیوچ چھج وچھاواں، نال پیا سنگ راتی

ایس ویہڑے دے نُو دروازے، دَسواں گپت رکھاتی
اوس گلی دی میں سار نہ جاناں، جہاں آوے پیا جاتی

ایس ویڑے وِچ چرخہ سوہندا، پانی آس بوہتے پھیرے
اپنے پیاتوں یاد کریساں، چرخ دے ہر پھیرے

ایس ویہڑے وِچ ملنا ہاتھی، سنگل نال کھہیڑے
بلھے شاہؒ فقیر سائیں دا، جاگدیاں نُوں چھیڑے
کھیڈ لے وِچ ویہڑے گھمی گھم

مشکل الفاظ ومعانی: آلا: مناسب جگہ، چھوٹا سا کمرہ۔ سوہندا: خوبصورت۔ تاکی: کھڑکی۔ چھیج: بیج۔ پیا: محبوب۔ سنگ: ساتھ۔ گپت: خفیہ، چھپا ہوا۔ سار: قیمت، مول۔ مکنا ہاتھی: ایک قسم کا ہاتھی، جس کے باہر کے دانت نہیں ہوتے۔ سنگل: زنجیر۔

ترجمہ:

صحن میں تم خوشی سے کھیل لو۔

اس صحن میں مناسب خوبصورت جگہ ہے اور اس میں ایک کھڑکی بھی ہے۔ کھڑکی میں، میں بیج بچھاتی ہوں اور محبوب کے ساتھ خوشیاں مناتی ہوں۔

اس صحن کے نو دروازے ہیں اور دسویں کا کوئی پتہ نہیں۔ اس گلی کی قیمت کا ہی کچھ پتہ نہیں جہاں محبوب کا آنا جانا ہے۔

اس صحن میں چرخہ بہت بجتا ہے اور میں اس کو زیادہ سے زیادہ چلاتی ہوں۔ چرخے کے ہر ایک پھیرے کے ساتھ اپنے محبوب کو یاد کرتی ہوں۔

اس صحن میں ایک چھوٹا سا ہاتھی ہے جو زنجیروں کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ اے بلھے شاہ! یہ جاگتے ہووں کو بھی تنگ کرتا ہے۔

صحن میں تم خوشی سے کھیل لو۔

(۱۰۰) گر جو چاہے، سو کردا ہے

(۱) گر جو چاہے سو کردا ہے

میرے گھر وچ چوری ہوئی ستی رہی نہ جاگیا کوئی

میں گر پھڑیا سوجھی ہوئی جوئی مال گیا سو تردا ہے

گر جو چاہے سو کردا ہے

(۲) پہلے مخفی آپ خزانہ سی اوتھے حیرت خانہ سی

پھر وحدت دے وچ آنا سی کل جز دا مجمل پردا ہے

گر جو چاہے سو کردا ہے

زور شور سے عبادت کرلو۔

انسانی جسم۔

دن رات عبادت وریاضت میں رہتی ہوں۔

نفس امارہ۔

(۳) کُن فیکون آوازہ دیندا وحدت وچوں کثرت
پہن لباس بندہ بن بہندا کر بندگی مسجد وڑدا
گر جو چاہے سو کردا ہے

(۴) روز میثاق الست سناوے قالُوا بلیٰ شھدنا چاہو
پھر گجھ اپنا آپ چھپاوے اوہ کُن کُن وستاں دھردا
گر جو چاہے سو کردا ہے

(۵) گر اللہ آپ کہندا ہے گر علیؓ نبی ﷺ ہو بہندا
گر ہر دے دل وچ رہندا اے اوہ خالی بھانڈے بھردا
گر جو چاہے سو کردا ہے

(۶) بلھا شوہ نوں گھر وچ پایا جس سانگی ایہہ سانگ
لوکاں کولوں بھیت چھپایا اوہ درس پرم دا پڑھدا
گر جو چاہے سو کردا ہے

مشکل الفاظ ومعانی: گر: گرو کا مخفف، مرشد، استاد، رب۔ سوجھی ہوئی: جاننے والی ہوئی۔ مخفی: چھپا ہوا۔ کل: مکمل
کی ذات۔ جزو: حصہ۔ مجمل: پیچیدہ، غیر واضح۔ وستاں: چیز، شے، سامان۔ دھرنا: رکھنا۔ بھانڈے: برتن۔ شوہ: محبوب۔ سانگ
بہروپ۔ پرم: محبت، پیار۔

ترجمہ:

(۱) گرو (مرشد) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔
میرے گھر میں چوری ہوئی اور میں سوئی رہی میں نے گرو (مرشد، رب) کو پکڑا تو مجھے گیان حاصل ہوا۔ میرا ڈوبا ہوا مال
تر گیا ہے۔
گرو (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۲) پہلے خود ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ وہاں سوائے حیرت کے کچھ نہ تھا۔ پھر وحدت میں آتا ہوا۔ اور جزو کو کل کا مجمل پردہ بنا دیا۔
گرو (مرشد، رب) جو چاہتا ہے، وہی کرتا ہے۔

---

۱ خواب غفلت میں سوئی رہی۔ ۲ ضائع شدہ اعمال بھی مقبول ہو گئے۔

(۳) کن[۳] فیکون کی آواز دیتا ہے۔ وحدت سے کثرت تخلیق کر ڈالتا ہے۔ لباس پہن کر آدمی بن جاتا ہے۔ بندگی کرتا ہے اور مسجد کے[۴] میں داخل ہوتا ہے۔

گرو (مرشد، رب) جو چاہتا ہے، وہی کرتا ہے۔

(۴) روزِ مثیاق" "الست" سناتا ہے۔ "قالوا بلیٰ شھدنا" چاہتا ہے۔ پھر کھا اپنے آپ کو مخفی بھی رکھتا ہے۔

کن کر چیزوں[۶] کو رکھتا ہے۔

گرو (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۵) گرو (مرشد، رب) کبھی اپنے آپ کو اللہ کہلواتا ہے، کبھی علیؑ نبیؐ ہو بیٹھتا ہے۔ گرو (مرشد، رب) ہر دل میں بستا ہے۔ وہ خالی کھپر تن بھر دیتا ہے۔

گرو (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۶) بلھے شاہ! محبوب کو گھر میں پایا ہے، جس نے اپنے آپ کے کئی روپ بنا لئے ہیں لوگوں سے اس نے بھید چھپایا ہے اور محبت کے درس دیتا ہے۔

گرو (مرشد، رب) جو چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

(۱۰۱) گل رَولے لوکاں پائی اے

(۱) گل رَولے لوکاں پائی اے گل رَولے لوکاں پائی اے

سچ آکھ مناں کیوں ڈرناں ایں

اس سچ پچھے تُوں تَرناں ایں

سچ سدا آبادی کرناں ایں

سچ وست اَچنبھا آئی اے

گل رَولے لوکاں پائی اے گل رَولے لوکاں پائی اے

---

۳ "ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے" قرآن پاک کی آیت کے الفاظ۔

۴ ہر جگہ اور ہر روپ میں موجود ہے۔

۵ "الست بربکم" قرآن پاک کی آیت کے الفاظ کیا میں تمہارا رب نہیں؟

قالو بلیٰ شھدنا کہا یعنی کہ تو ہمارا رب ہے۔ گواہی دی۔

۶ ان گنت چیزوں میں جلوہ دکھاتا ہے۔

۷ جس دل کو طلب ہوتی ہے اس میں جا بستا ہے۔

(۲)
باہمن آن ججمان ڈرائے
پتھر پیڑ دس بھرم دوڑائے
آپے دس کے جتن کرائے
پوجا شروع کرائی اے
گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۳)
پتر تساں دے اوپر پیڑا
گڑ چاول مناو لیڑا
ہنجو پاؤ لاہو بیڑا
جھلی ٹرت پوائی اے
گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۴)
پیڑ نہیں اینویں نکلن لگی
روک روپیہ بھانڈے ڈھگی
ہووے لاکھی درست نہ تگی
بلھا ایہہ بات بنائی اے
گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۵)
پرتم چھڈی مات بنائی
جس نوں پوجے سرب لوکائی
پاچھی وڈھکے ججھ چڑھائی
ڈولی ٹھم ٹھم آئی اے
گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۶)
بھل خدا نوں جان خدائی
بتاں اگے سیس توائی

جیہڑے گھر کے آپ بنائی
شرم رتا نہ آئی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۷) ویکھو ٹکسی مات بنائی
سالگ رامے سنگ پرنائی
ہس رس ڈولی چا چڑھائی
سوہرا بنے جوائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۸) دھیاں بھیناں سبھ ویاہون
پردے اپنے آپ کجاون
بلھا شاہؒ کیہہ آکھن آون
نہ ماتا کے ویاہی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۹) شاہ رگ تھیں رب وسدا نیڑے
لوکاں پائے لئے جھیڑے
یاں کے جھگڑے کون نبیڑے
بھج بھج کے عمر گوائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۱۰) بدھ باغ وچ نہیں جدائی
بندہ رب تیویں بن آئی
پچھلے سوتے تے رکھ آئی

ڈِٹھا آن مِٹھائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۱۱) بُھلا آپے بُھل بُھلایا اے

آپے چھپیاں چ دبایا اے

آپے ہوکا دے سُنایا اے

مُجھ میں بھیت نہ کائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۱۲) گرم سرد ہو جس نوں پالا

حرکت کیتا چہرہ کالا

تس نوں آکھن جی سنبھالا

اس دی کرو دوائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۱۳) اکھیاں پکیاں آکھن آیاں

الٹی سمجھ کے آو نی مائیاں

آپے بُھل گئیاں ہُن سائیاں

ہُن تیرتھ پاس سدھائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۱۴) جو کوئی وسدا ایہو پیارا

بُھلا آپے ویکھن ہارا

آپے بید قرآن پکارا

جو سُنئے وست بُھلائی اے

گل روّلے لوکاں پائی اے گل روّلے لوکاں پائی اے

(۱۵) پوتی آکھے ملّے اَفیم
بندہ بھالے قادر کریم
نہ کوئی دیّے گیان حکیم
عقل تُساڈی جائی اے

گل روّلے لوکاں پائی اے گل روّلے لوکاں پائی اے

مشکل الفاظ ومعانی: من: دل۔ ترناں ایں: کامیاب ہونا ہے۔ وست: چیز۔ اچنبھا: انوکھی۔ ججمان: سردار، اونچے مرتبے کے لوگ۔ پتر: پتے۔ پیڑ: درخت۔ بھرم: ساکھ۔ جتن: کوشش۔ پیڑا: مصیبت، تکلیف، دکھ۔ لیوا: کپڑا۔ ترت: جلد ہی۔ روک: نقدی۔ دھگی: گائے۔ لاکھی: سرخ رنگ کی۔ بگی: سفید رنگ کی پرتم: محبوب، خاوند۔ ماتا: ماں۔ سرب: تمام۔ پاچھی: پیچھے۔ سیس: سر۔ رتا: ذرا۔ بھج بھج کے: دوڑ دوڑ کر۔ برچھ: پودا، درخت۔ کھڑ آئی: کھل گئی۔ دُبھتا: الزام۔ چتیاں وچ: خیالوں میں ہوکا: آواز۔ بھیت: راز۔ پالا: سردی۔ پکیاں اکھیاں: دکھتی آنکھیں۔ پوتی: افیمی۔

ترجمہ:

(۱) بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ اے دل! سچ کہہ، ڈر بالکل نہ۔ اس سچ میں ہی تیری کامیابی ہے۔ سچ نے ہی ہمیشہ خوش اور خوشحال رکھنا ہے اور یہ سچ ایک انوکھی ہی چیز ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔

(۲) برہموں نے ججمانوں (بڑے بڑے سرداروں) کو ڈرایا ہے۔ پتوں اور درختوں کا بھرم قائم کر ڈالا ہے۔ خود ہی بتا کر کوششیں کروائی ہیں اور پھر پوجا شروع کرادی ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔

(۳) (برہموں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ) تمہارے بیٹے کے اوپر مصیبت آنے والی ہے۔ گز، چاول اور کپڑا وغیرہ دو۔ زنار پہنو اور برتن اتار دو۔ تمہارے اوپر ایک چلو (کسی جنس کا) صدقہ کا آتا ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔

(۴) یہ تکلیف یونہی نہ جانے پائے گی۔ تم نقدی، روپیہ پیسہ اور برتن دو۔ ساتھ گائے بھی ہو جو سرخ رنگ کی ہو، سفید نہ ہو۔
بلھے شاہ! یہ بات بنائی گئی ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔

(۵) محبوب کی ناپسند کو ماں بنالیا ہے۔

بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔

(۱۵) الفوئی کو اقیم کی طلب ہوتی ہے لیکن بندہ قادر اور کریم کو ڈھونڈتا ہے۔ کوئی بھی نظر نہیں آتا۔
کوئی طبیب نہیں ملتا تم لوگوں کی تو عقل جا چکی ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔
بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔

(۱۰۲) گھر میں گنگا آئی سنتو!

گھر میں گنگا آئی سنتو! گھر میں گنگا آئی

آپے مرلی آپ کنہیا آپے جادو رائی
آپ گو ربا آپ گدڑیا، آپے دیت دکھائی
انہد دوار کا آیا گوریا، کنگن دست چڑھائی
مونڈ منڈا موہے پریتی کو، زین کناں میں پائی
امرت پھل کھالیو رے گسائیں، تھوڑی کرو بڈ ہائی

گھر میں گنگا آئی سنتو! گھر میں گنگا آئی

مشکل الفاظ و معانی: سنت: درویش۔ مرلی: بانسری۔ رائی: سرسوں کی مانند چھوٹا سا بیج۔ پریتی: محبت کرنے والا۔ امرت پھل: آب حیات جیسا پھل۔

ترجمہ:

اے درویشو! گنگا[1] خود گھر میں آگئی ہے۔
خود ہی بانسری ہے اور خود ہی اس کو بجانے والا ہے۔ اور خود جادو کی رائی بھی ہے۔ خود ہی ادنیٰ ہے اور خود ہی اعلیٰ ہے۔ خود ہی اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔
وحدانیت کے گھر سے وہ آیا ہے اور ہاتھوں میں کنگن پہنے ہوئے ہیں۔ میری داڑھی مونچھیں منڈوا کر اس نے میرے کانوں میں مندریاں ڈال دی ہیں۔
اے درویشو! امرت پھل کو کھا لینا اور بڑھاپے میں کچھ کر لینا۔

☆☆☆

---

1. ہندوستان کا مشہور دریا جس کو ہندو بڑا مقدس جانتے ہیں اور اس کے پانی کو مذہبی رسوم میں استعمال کرتے ہیں۔

میں تاں فریاد پکار دی ہاں

گھنگٹ اوہلے نہ لک سوہنیا! میں مشتاق دیدار دی ہاں

(۲) مفت وکاندی جاندی باندی

مل ماہی جند اینویں جاندی،

اِک دم ہجر نہیں میں سہندی

میں بلبل اس گلزار دی ہاں

گھنگٹ اوہلے نہ لک سوہنیا! میں مشتاق دیدار دی ہاں

مشکل الفاظ ومعانی: گھنگٹ: گھونگھٹ۔ اوٹ: حجاب۔ سوہنیا: اے دلبر۔ جانی: محبوب۔ باجھ: بغیر۔ نوکاں: طعنہ، طنز طعنے۔ سبھوئی: سب ہی۔ جیکر: شاید۔ دل جوئی: دلداری۔ باندی: لونڈی۔ ہجر: جدائی، فراق۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! گھونگھٹ کی اوٹ نہ لو کہ میں دیدار کی پیاسی ہوں۔ دلبر کے بغیر میں دیوانی ہوگئی ہوں۔ سب لوگ میری ہنسی اڑاتے ہیں شائد محبوب ہی میری دلجوئی کرے۔ میں اس لئے فریاد کرتی ہوں۔

اے محبوب! گھونگھٹ کی اوٹ نہ لو کہ میں دیدار کی پیاسی ہوں۔

(۲) میری جان تو مفت بکتی باندی کی طرح ہے۔ اے محبوب! جلد آمل کہ یہ جان ایسے ہی بے کار نہ چلی جائے۔ میں ایک پل بھی نہیں برداشت کرسکتی کیونکہ میں اس باغ کی بلبل ہوں۔

اے محبوب! گھونگھٹ کی اوٹ نہ لو کہ میں دیدار کی پیاسی ہوں۔

(۱۰۵) گھنگٹ چک او سجنا

(۱) گھنگٹ چک او سجنا، ہن شرماں کاہنوں رکھیاں وے

زلف کنڈل نے گھیرا پایا

بشیر ہو کے ڈنگ چلایا

کر کے خونی اکھیاں وے

گھنگٹ چک او سجنا، ہن شرماں کاہنوں رکھیاں وے

(۲) دو نیناں دا تیر چلایا

میں عاجز دے سینے لایا
گھائل کر کے مکھ چھپایا
چوریاں ایہہ کن وسیاں وے
گھنگٹ چک او سجنا، ہُن شرماں کاہنوں رکھیاں وے

(۳) برہوں کٹاری کس کے ماری
تد میں ہوئی بے دل بھاری
پتیاں تیریاں کچیاں وے
گھنگٹ چک او سجنا، ہُن شرماں کاہنوں رکھیاں وے

(۴) نیونہہ لگا کے من ہر لیتا
پھیر نہ اپنا درشن دیتا
زہر پیالہ میں ایہہ پیتا
ساں عقلوں میں کچیاں وے
گھنگٹ چک او سجنا، ہُن شرماں کاہنوں رکھیاں وے

مشکل الفاظ ومعانی: گھنگٹ: گھونگھٹ، پردہ۔ کنڈل: پیچ۔ نین: آنکھیں۔ گھائل: زخمی ۔برہوں: فراق، جدائی۔ کٹاری: خنجر۔ تد: تب۔ مڑ: پھر۔ سار: خبر۔ پتیاں: پیت کی جمع محبت۔ نیونہہ: عشق۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟
تیری زلف کے پیچ نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ سانپ کی طرح یہ مجھ پر ڈنک چلا رہی ہے۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا ہے۔
اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟

(۲) تو نے دو نینوں کا تیر چلایا اور مجھ عاجز کے سینہ کو زخمی کیا۔ مجھے زخمی کر کے تو نے مکھڑا چھپا لیا ہے۔ یہ داؤ پیچ تم نے کہاں سے سیکھے؟
اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟

(۳) تم نے جدائی کا خنجر بڑے زور سے مارا۔ میری تو جان پر بن گئی۔ تم نے تو ہماری پھر خبر ہی نہ لی۔
شاید تمہاری محبتیں کچی ہیں۔
اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟

(۴) اپنی محبت میں میرا دل موہ لیا لیکن پھر کبھی اپنا درشن نہ دیا۔ میں نے یہ (ہجر کا) زہر پیالہ پی لیا۔ ہاں! میں عقل کی کچی تھی۔ اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ، اب شرم کس بات کی ہے۔

(۱۰۶) لن ترانی دس کے جانی!

لن ترانی دس کے جانی، ہن کیوں مکھ چھپایا ای

میں ڈھولن وچ فرق نہ کوئی انما فرمایا ای

آ سجن گل لگ سواں میں، ہن کیہہ گھنگٹ پایا ای

تن صابر دے کیڑے پائے، جو جھڑیا سو منایا ای

منصورؒ کولوں کجھ ظاہر ہویا، سولی پکڑ چڑھایا ای

دسو نکتہ ذات الٰہی، سجدہ کس کرایا ای

بلھا شوہ دا حکم نہ منیا شیطاں خوار کرایا ای

لن ترانی دس کے جانی، ہن کیوں مکھ چھپایا ای

مشکل الفاظ ومعانی: دس کے: بتاکے۔ مکھ: چہرہ۔ ڈھولن: محبوب۔ پکڑ: پکڑ۔ دسو: بتاؤ۔

ترجمہ:

اے محبوب "لن ترانی" کہہ کر اب مکھ کیوں چھپاتا ہے؟

مجھ میں اور محبوب میں کچھ فرق نہیں۔ اسی لئے تو "انما" فرمایا ہے۔

آ محبوب میں گلے لگ کر سو جاؤں تو نے یہ گھونگھٹ کیوں ڈالا ہوا ہے۔

حضرت ایوبؑ کے تن میں کیڑے پڑ گئے اور جو کیڑا گرتا وہ دوبارہ اس کو اس کی جگہ رکھ دیتے۔

منصور سے جو کچھ ظاہر ہوا تو اس کو اس کی پاداش میں سولی پر چڑھا دیا گیا۔

تم ذرا ذات الٰہی کا نکتہ تو بتاؤ کہ سجدہ کس نے کرایا تھا؟

اے بلھے شاہؒ! محبوب کا حکم نہ مانا تو شیطان ذلیل وخوار ہو گیا۔

اے محبوبؐ! "لن ترانی" کہہ کر اب مکھ کیوں چھپاتے ہو؟

☆☆☆

۱۔ تو ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو اس کے جواب میں یہ فرمایا گیا۔

۲۔ جس طرف بھی جاؤ............اس طرف ہی اللہ کا چہرہ پاؤ گے۔

(۱۰۷) مائی قدم کریندی یار

مائی قدم کریندی یار

مائی جوڑا، مائی گھوڑا
مائی دا اسوار
مائی مائی نوں دوڑائے
مائی دا کھڑکار

مائی قدم کریندی یار

(۲) مائی مائی نوں مارن لگی
مائی دا ہتھیار
جس مائی پر بوہتی مائی
تس مائی ہنکار

مائی قدم کریندی یار

(۳) مائی باغ بغیچہ مائی
مائی دی گلزار
مائی مائی نوں ویکھن آئی
مائی دی اے بہار

مائی قدم کریندی یار

(۴) چار سیاں رل کھیڈن لگیاں
نچوں وچ سردار
ہس کھیڈ مڑ مائی ہوئیاں
پوندیاں پیر پسار

مائی قدم کریندی یار

(۵) ہس کھیڈ مڑ ماٹی ہوئی
ماٹی پاؤں پسار
بُلھا ایہ بُجھارت بُوجھیں
لاہ سر بھوئیں مار

ماٹی قدم کریندی یار

مشکل الفاظ ومعانی: ماٹی: مٹی۔ جوڑا: لباس، پوشاک۔ کھڑکار: کھڑ کنے کی آواز، شور وغوغا۔ بوہتی: زیادہ۔ تس اس۔ ہنکار: غرور وتکبر۔ سیاں: سہیلیاں۔ رل: مل کر۔ کھیڈنا: کھیلنا۔ ہس کھیڈ: ہنس کھیل۔ پوندیاں: پڑتی ہیں۔ پیر پسار: پاؤں پھیلا کر۔ بجھارت: پہیلی، معمہ۔ لاہ سر: سر اتار کر۔ بھوئیں: زمین پر۔

ترجمہ:

(۱) اے دوست! مٹی ہی عمل وحرکت کرتی ہے۔
مٹی ہی لباس ہے اور مٹی ہی گھوڑا ہے سوار بھی مٹی کا ہے۔ مٹی مٹی کو دوڑاتی ہے اور مٹی کا ہی شور وغوغا ہے۔
اے دوست! مٹی ہی عمل وحرکت کرتی ہے۔

(۲) مٹی مٹی کو مارتی ہے۔ ہتھیار بھی مٹی کا ہے۔ جس مٹی پر مٹی ذرا زیادہ لگی ہو، وہ مٹی مغرور ومتکبر ہو جاتی ہے۔
اے دوست! مٹی ہی عمل وحرکت کرتی ہے۔

(۳) مٹی کا ہی باغ ہے اور مٹی کا ہی باغیچہ ہے۔ مٹی کا ہی گلزار ہے۔ مٹی مٹی کو دیکھنے آئی ہے اور مٹی کی ہی یہ سب بہار ہے۔
اے دوست! مٹی ہی عمل وحرکت کرتی ہے۔

(۴) چار سہیلیوں نے مل کر کھیلنا شروع کیا۔ ان میں پانچویں ایک اور سردار[1] بن گئی۔ وہ سب ہنس کھیل کر مٹی ہو گئیں، اب پاؤں پسار کر لیٹ گئی ہیں۔
اے دوست! مٹی ہی عمل وحرکت کرتی ہے۔

(۵) مٹی ہنس کھیل کر مٹی ہو گئی ہے۔ اور اس مٹی نے اب پاؤں پسار لئے۔
بلھے شاہ! اس بجھارت کو بوجھو تو لیکن پہلے اپنا سر (غرور وتکبر) اتار کر زمین پر مار دو۔
اے دوست! مٹی ہی عمل وحرکت کرتی ہے۔

☆☆☆

---

[1] چار عناصر آگ، پانی، ہوا اور مٹی اور پانچویں روح جوان کی سردار ہے۔
قدیم یونانی فلاسفہ کے نزدیک انسان چار عناصر آگ، پانی، ہوا اور مٹی سے مرکب ہے۔

(۱۰۸) ماہی وے تیں ملیاں، سبھ دُکھ ہوون دُور

ماہی وے تیں ملیاں، سبھ دُکھ ہوون دُور

لوکاں دے بھانے چاک چکیٹا، ساڈا رب غفور
جیں دے ملن دی خاطر چشماں ہندیاں سی نت جُھور
اُٹھ گئی ہجر جدائی جگروں، ظاہر وسدا نُور
بُلھا رمز سجھ دی پائی آ، نہ نیڑے نہ دُور

ماہی وے تیں ملیاں، سبھ دُکھ ہوون دُور

مشکل الفاظ ومعانی: ماہی: محبوب، پیارا، دلبر۔ تیں ملیاں: تیرے ملنے سے۔ بھانے: خیال میں۔ چاک: گلہ بان۔ چکیٹا: نوکر۔ جیں دے: جس کے۔ چشماں: آنکھیں۔ جھور: مغموم۔ رمز: راز۔

ترجمہ:

اے محبوب! تیرے ملنے سے میرے تمام دکھ دور ہوتے ہیں۔
لوگوں کی نظر میں تم گلہ بان اور نوکر ہو لیکن میری نظر میں تو تم میرے مالک اور مجھے بخشنے والے ہو، (تم وہ ہو) جس کے ملنے کی خاطر آنکھیں ہمیشہ ترستی رہی ہیں۔ دل وجگر سے جدائی اٹھ چکی ہے۔ ظاہر روشن دکھائی دیتا ہے۔
بلھے شاہ! میں نے یہ رمز (راز) پائی ہے کہ وہ نہ نزدیک ہے اور نہ دور ہے۔ اے محبوب! تیرے ملنے سے میرے تمام دکھ دور ہوتے ہیں۔

(۱۰۹) مائے نہ مُڑ دا عشق دیوانہ

(۱) مائے نہ مُڑ دا عشق دیوانہ، شوہ نال پرِیتاں لا کے
عشق شرع دی لگ گی بازی، کھیڈاں میں داؤ لگا کے

(۲) مارن بولی تے بول نہ بولاں، سُناں نہ کن لا کے
ویہڑے وچ شیطان نچیندا، اُس نُوں رکھ سمجھا کے

(۳) توڑ شرع نُوں جت لئی بازی، پھر دی تنگ وڈھا کے
میں اَن جانی کھیڈ وگُچی آں، کھیڈاں میں آ کے با کے

(۴) ایہہ کھیڈاں ہن لگدیاں جھیڈاں، گھر پیا دے آ کے
سیاں نال میں پاواں سِدھا دلبر لگ لگ جھاکے

(۵) پچھونی ایہہ کیوں شرماندا، جاندا نہ بھیت بتا کے

کافر کافر آکھن مینوں، سارے لوک سنا کے

(۶) مومن کافر دوویں نہ دسدے، وحدت دے وچ آکے

چولی چنی تے پھوکیا جھگا، دھونی شرک جلا کے

(۷) وداریا کفر وڈا میں دل تھیں، تلی تے سیس ٹکا کے

میں وڈ بھاگی ماریا خاوند، بتھیں زہر پلا کے

(۸) وصل کراں میں نال سجن دے، شرم حیا گوا کے

وچ چمن میں پلنگ وچھایا، یار ستی گل لا کے

(۹) سروہی نال مل گئی سروہی بلھا شوہ نوں پا کے

مائے نہ مڑدا عشق دیوانہ، شوہ نال پریتاں لا کے

مشکل الفاظ و معانی: مائے: اے ماں۔ شوہ: محبوب۔ پریتاں: پریت کی جمع، محبت، عشق۔ شرع: شریعت۔ کے وڈھانا: بے عزت ہونا، رسوا ہونا۔ کھیڈ وہنجی: کھیل نہ جاننے والی۔ آکے باکے: بچوں کا سا کھیل۔ جھیڑاں: جھیڑ کی جمع، مذاق۔ پیا: محبوب، دلبر۔ جھگا: قمیص وڈ بھاگی: خوش قسمت۔ وصل: ملاپ۔

ترجمہ:

(۱) اے ماں! عشق دیوانہ باز نہیں آتا اور محبوب سے میں نے محبت کر لی ہے۔ عشق و شرع کی بازی لگ چکی ہے جس میں داؤ کر کھیل رہی ہوں۔

(۲) مجھے طعنے دیے جاتے ہیں اور میں پھر بھی نہیں کچھ کہتی۔ اس طرف کان نہیں دھرتی۔ شیطان[1] صحن میں ناچ رہا ہے۔ اس کو تو کر کر رکھنا ضروری ہے۔

(۳) شرعی اصولوں کو توڑ کر میں نے بازی جیت لی اور اب بے عزت ہو کر پھر رہی ہوں۔ میں انجان ہوں اور کھیلنا نہیں جانتی۔ اب میں بچوں کی طرح کھیل رہی ہوں۔

(۴) محبوب کے گھر آ کر یہ کھیل اب مذاق لگ رہے ہیں۔ سہیلیوں کے ساتھ میں خوشی سے تالیاں بجا رہی ہوں اور محبوب چھپ چھپ کر دیکھتا ہے۔

(۵) ذرا پوچھو تو یہ کیوں شرماتا ہے اور جاتی مرتبہ بھید بتا کر بھی نہیں جاتا۔ سب لوگ مجھے کافر کافر کہہ رہے ہیں۔

(۶) وحدت کے مقام پر آ کر مومن اور کافر دونوں ہی نظر نہیں آتے۔ میں نے شرک کی دھونی جلا کر قمیص سب کچھ پھونک دیا ہے۔

---

[1] نفس شرارتیں کرتا ہے۔

(۷) دل پرے میں نے کفر کو قربان کر ڈالا ہے اور ہتھیلی پر سر نکالیا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے اپنے خاوند[۲] کو زہر پلا کر مار ڈالا ہے۔

(۸) شرم وحیا گنوا کر میں محبوب سے وصل کرتی ہوں چمن میں میں نے پلنگ بچھایا ہے اور محبوب کو گلے لگا کر سوئی ہوں۔

(۹) بلھے شاہ! محبوب کو پا کر گویا جوہر[۳] کو جوہر سے مل گیا ہے۔

اے ماں! عشق دیوانہ باز نہیں آتا اور محبوب سے میں نے محبت کر لی ہے۔

(۱۱۰) متر پیارے کارن، نی میں

(۱) متر پیارے کارن، نی میں لوک اُلاہمے سہنی ہاں
لگا نیونہہ میرا جس سیتی
سرہانے ویکھ پلنگ دے جیتی
عام گیوں سمجھاوے ریتی
میں ڈھٹھے باجھ نہ رہنی ہاں
متر پیارے کارن نی میں لوک اُلاہمے سہنی ہاں

(۲) تُسی سمجھاؤ ویرو بھوری
رانجھن ونیدا مینڈھوں چوری
جیں دے عشق کیتی میں ڈوری
میں نال آرام نہ بہنی ہاں
متر پیارے کارن، نی میں لوک اُلاہمے سہنی ہاں

(۳) برہوں آ وڑیا وچ ویہڑے
زور و زور دیوے تن گھیرے
دارو درد نہ باجھوں تیرے
میں سجناں باجھ مرنی ہاں

---

۲ میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے اپنے نفس کو کلمہ کے ذریعے مار ڈالا ہے۔

۳ فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچ گئی ہوں محبوب کی محبت میں گم ہو گئی ہوں۔

جتر پیارے کارن، نی میں لوک اُلاہمے سہنی ہاں

(۴) بُلھے شاہ گھر رانجھن آوے
نال خوشی دے رَین وہاوے
غم خواری سُھ میتھوں جاوے
نال خوشی دے رہنی ہاں

جتر پیارے کارن، نی میں لوک اُلاہمے سہنی ہاں

مشکل الفاظ ومعانی: جتر: محبوب، دوست، جانی جان۔ کارن: خاطر۔ اُلاہمے: طعنے، شکایات۔ سہنی ہاں: برداشت کرتی ہوں۔ نیونہہ: عشق۔

ترجمہ:

(۱) میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طعنے سنتی ہوں۔
جس کے ساتھ میں نے محبت کی اس کو گھر میں اپنے سرہانے دیکھ کر جیتی ہوں۔ دنیا مجھے کیوں سمجھاتی ہے۔ میں تو اس کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتی۔
میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طعنے سنتی ہوں۔

(۲) اے بھائیو! تم ہی کچھ سمجھاؤ۔
میرا محبوب چوری چوری جاتا ہے۔ اس کے عشق نے تو مجھے حیرانی میں ڈال دیا ہے۔ میں چین کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی۔
میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طعنے سنتی ہوں۔

(۳) جدائی میرے صحن میں داخل ہو چکی ہے، زور وشور سے مجھے گھیرتی ہے۔ تیرے بغیر تو درد کا علاج نہیں ہو سکتا۔ میں تو محبوب کی جدائی کی وجہ سے مرتی ہوں۔
میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طعنے سنتی ہوں۔

(۴) اے بلھے شاہ! میرا محبوب میرے گھر آئے۔ میری رات خوشی میں گزر جائے۔ غم خواری مجھ سے دور ہو جائے تو تب میں خوش وخرم رہتی ہوں۔ میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طعنے سنتی ہوں۔

☆☆☆

(۱۱۱) مُرلی باج اُٹھی اَن گھاتاں

(۱) مُرلی باج اُٹھی اَن گھاتاں
سُن کے بُھل گئیاں سبھ باتاں
لگ گئے اَنہد بان نیارے
جھوٹھی دُنیا کوڑ پسارے
سائیں مُکھ ویکھن ونجارے
مَینُوں بُھل گئیاں سبھ باتاں
مُرلی باج اُٹھ اَن گھاتاں
سُن کے بُھل گئیاں سبھ باتاں

(۲) ہُن میں چنچل مرگ پھسایا!
اوسے مینُوں بنھ بہایا
صرف دوگانہ عشق پڑھایا
رہ گئیاں دو ترے چار رکاتاں
مُرلی باج اُٹھی اَن گھاتاں
سُن کے بُھل گئیاں سبھ باتاں

(۳) بُوہے آن کھلوتا یار
بابل بیچ پیا تکرار
کلمے نال جے رہے وہار
نبی محمد ﷺ بھرے شفاعتاں
مُرلی باج اُٹھی اَن گھاتاں
سُن کے بُھل گئیاں سبھ باتاں

(۴) بیٹھے شوہ میں ہُن بدلائی

جد کی مُرلی کاہن بجائی
باوری ہو تساں ول دھائی
کھوجیاں کت ول وست براتاں

مُرلی باج اُٹھی اَن گھاتاں
سُن کے بھُل گئیاں سبھ باتاں

مشکل الفاظ ومعانی: مُرلی: بانسری۔ باج اُٹھی: بج اٹھی۔ ان گھاتاں: بے وقت۔ بان: تیر۔ نیارے: عجیب۔ کوڑ پیارے: جھوٹے دنیاوی اسباب۔ ونجارے: پھیری والے۔ چنچل: شوخ۔ مرگ: ہرن۔ پھہایا: پھنسایا۔ بنھ بہایا: باندھ کر بٹھانا۔ بابل: باپ۔ بج: بہانہ۔ تکرار: بحث۔ وہار: تعلق۔ برلائی: چیخ وپکار کی۔ کاہن: نجومی۔ باوری: دیوانی۔ وست براتاں: مقدر کا سامان۔

ترجمہ:

(۱) اچانک ہی بانسری سُریلی دھن میں بج اٹھی ہے۔ اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔ مجھے اس کے (وحدانیت کے) عجیب تیر لگ گئے ہیں۔ یہ دنیا جھوٹی ہے اور اس کے اسباب بھی جھوٹے ہیں۔ ونجارے (طالبانِ حقیقت) تو صرف محبوب کا منہ دیکھتے ہیں اور مجھے تمام باتیں بھول گئی ہیں۔
اچانک ہی بانسری سُریلی دھن میں بج اٹھی ہے اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔

(۲) میں نے اب شوخ ہرن (محبوب) پھنسایا ہے اور اسی نے مجھے (اپنی محبت میں) باندھ کر بٹھا رکھا ہے۔ مجھے اس نے عشق دوگانہ پڑھایا ہے۔ صرف دو چار رکعتیں پڑھنی رہ گئی ہیں۔
اچانک ہی بانسری سُریلی دھن میں بج اٹھی ہے اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔

(۳) دوست (عزرائیل) دروازے پر آن کھڑا ہوا ہے۔ میرا بابل یونہی بہانے سے بحث وتکرار میں پڑ گیا ہے۔ اگر کلمے سے تعلق قائم رہا تو نبی کریم ﷺ ضرور شفاعت کریں گے۔
اچانک ہی بانسری سُریلی دھن میں بج اٹھی ہے۔ اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔

(۴) اے بلھے (شاہ) میں محبوب کی محبت میں دیوانہ وار چیخ وپکار کر رہی ہوں۔ جب سے اس نے بانسری بجائی ہے میں تو اسی وقت سے دیوانوں کی طرح تیری طرف دوڑتی چلی آتی ہوں۔
قسمت میں لکھا ہوا پتہ نہیں کدھر تلاش کیا جاتا رہا ہے؟
اچانک ہی بانسری سُریلی دھن میں بج اٹھی ہے۔ اسے سن کر میں سب باتیں بھول گیا ہوں۔

☆☆☆

(۱۱۲) مُلاں مینوں ماردا اِی

مُلاں مینوں مار دا اِی

مُلاں مینوں سبق پڑھایا
الفوں اَگے کُجھ نہ آیا
اوہ ب اِی ب پُکار دا اِی
مُلاں مینوں مار دا اِی
مُلاں مینوں مار دا اِی

مُلاں مینوں مار دا اِی

مشکل الفاظ ومعانی: الف: اللہ تعالیٰ کے نام کا پہلا حرف۔ مُلاں: مولوی ب: ماسوا اللہ

ترجمہ:

ملاں مجھے مارتا ہے۔
ملاں نے مجھے سبق پڑھایا
"الف"[1] سے آگے مجھے کچھ نہ آیا لیکن وہ "ب[2]" ہی "ب" پکارتا ہے۔
ملاں مجھے مارتا ہے!
ملاں مجھے مارتا ہے!!
ملاں مجھے مارتا ہے!!!

(۱۱۳) مِل لو سَہیلڑیو!

(۱) مِل لئیو سَہیلڑیو، میری راج گہیلڑیو، مَیں سوہَریاں گھر جانا
تساں بھی ہوی اللہ بھانا، میں سوہریاں گھر جانا
اَماں بابل ڈاج جو دِتا: اِک چولی اک چُنّی
ڈاج تنہاں دا ویکھ کے مَن میں ہنجو بھر بھر رُنّی
اِک وچھوڑا سیاں دا، جیویں ڈاروں کونج وِچھُنّی

1۔ اللہ تعالیٰ کے نام کا پہلا حرف
2۔ اللہ کے سوا

(۲) رنگ برنگے سول اٹھے، جاندے چیر نیں جی نوں
ایتھوں دے دکھ نال لجاواں، اگلے سونپاں کینہوں
سس ناناں دیون طعنے، بڑی نموشی مینوں

(۳) ایتھے سائوں رہن نہ ملدا، جانا وارو واری
چنگ چنگیرے پکڑ منگائے، کیہڑی پیاری
جس گن پلے، بول سوتے، سو ای شوہ نوں پیاری

مل لئیو سہیلڑیو، میری راج گہیلڑیو، میں سوہریاں گھر جانا
تساں بھی ہوسی اللہ بھانا، میں سوہریاں گھر جانا

مشکل الفاظ ومعانی: بھانا: تقدیر۔ داج: جہیز۔ سیاں: سہیلیاں۔ اُیتھے: الٹے۔ نموشی: شرمندگی۔

ترجمہ:

(۱) اے میری سہیلیو! مجھ سے مل لو، میں سسرال کے گھر جا رہی ہوں۔
تمہیں بھی یہ تقدیر کا لکھا ماننا پڑے گا۔
ماں باپ نے جہیز میں صرف کپڑوں کا ایک جوڑا دیا ہے اور میں یہ جہیز دیکھ کر جو بھر بھر کر روتی ہوں۔
ایک کونج کے قطار سے بچھڑنے جیسی سہیلیوں کی جدائی ہے۔

(۲) طرح طرح کے دکھ دل کو چیرتے ہیں۔ یہاں کے دکھ ساتھ لے جاؤں تو آگے کس کے سپرد کروں؟
ساس اور نندیں مجھے طعنے دیتی ہیں اور میں بہت شرمندہ ہوں۔

(۳) یہاں ہمیں قیام نہیں، سب کو ہی باری باری جانا ہے۔ اچھے اچھوں کو اس نے منگوا لیا ہے، میری حیثیت کیا ہے؟
جس میں خوبیاں ہوں اور اس کی باتیں بھی اچھی ہوں، وہی محبوب کو پیاری لگتی ہے۔
اے میری سہیلیو! مجھ سے مل لو میں سسرال کے گھر جا رہی ہوں۔
تمہیں بھی تقدیر کا لکھا ماننا پڑے گا۔

☆☆☆

(۱۱۴) مَن اَٹکیو شام سُندر سَوں

(۱) مَن اَٹکیو شام سُندر سُوں

کہوں دیکھوں بھن کہوں سیکھا

آپ آپ کرن سبھ لیکھا

کیا کیا کھیلیا ہَر سُوں!

مَن اَٹکیو شام سُندر سُوں

(۲) سُوجھ پڑی تب رام دہائی

ہم تم ایک نہ دوجا کائی

اِس پریم نگر کے گھر سُوں

مَن اَٹکیو شام سُندر سُوں

(۳) پنڈت گون کت لکھ سُنائے

نہ کہیں جائے نہ کہیں آئے

جیسے کرکا کنگن گر سُوں

مَن اَٹکیو شام سُندر سُوں

(۴) بلھا شوہ دی پیریں پڑیئے

سیس کاٹ کر آگے دھریئے

مَن میں ہَر دیکھا ہَر ہَر سُوں

مَن اَٹکیو شام سُندر سُوں

مشکل الفاظ ومعانی: مَن: دل۔ شام: محبوب۔ اٹکنا: ٹھہر جانا، رکنا۔ رام دہائی: آہ وفریاد۔ گون: گیت۔ کرکا: شان وشوکت والا۔ ہر: محبوب۔

ترجمہ:

(۱) خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

کہیں بھن کو دیکھوں اور کہیں سیکھا کو، سب ہی حساب کتاب کی باتیں کرتے ہیں ہر کسی نے کس کس طرح سے کھیلا ہے!

خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

(۲) کچھ سمجھ میں آیا تو میں آہ و فغاں کرنے لگی:۔
اس پریم نگر جیسے گھر میں ہم اور تم ایک ہی ہیں کوئی دوسرا نہیں۔
خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

(۳) یہ پنڈت کہاں کے گیت لکھ کر سناتا ہے۔ وہ تو نہ کہیں جاتا ہے اور نہ آتا ہے۔
وہ تو خوبصورت کنگن کی طرح ہے اور ایک ہی جگہ پر رہتا ہے۔
خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

(۴) بُلھے شاہ! محبوب کے پاؤں پڑتے ہیں[۲] اور اپنا سر کاٹ کر اس کے آگے رکھتے ہیں۔
اب میں ہر طرف محبوب ہی کو دیکھ رہا ہوں۔
خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

(115) مُونہہ آئی بات نہ رَہندی اے

(۱) مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

جُھوٹھ آکھاں تے کُجھ بچدا ہے   سچ آکھیاں بھانبڑ مچدا ہے
جی دوہاں گلاں توں بچدا ہے   جَچ جَچ کے جیبھا کہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رَہندی ہے

(۲) جس پایا بھیت قلندر دا   راہ کھوجیا اپنے اندر دا
اوہ واسی ہے سکھ مندر دا   جتھے کوئی[۱] نہ چڑھدی لہندی ہے

مونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۳) اِک لازم بات ادب دی ہے   سانوں بات ملوی سبھ دی ہے
ہَر ہَر وچ صورت رب دی ہے   کتے ظاہر ہے کتے چُھپدی ہے

---

۱ ہر کسی میں الگ الگ خوبیاں ہیں۔
۲ محبوب پر اپنی جان قربان کرتے ہیں۔

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۴) اِتھے دُنیا وِچ اَنھیرا ہے   ایہہ تلکن بازی ویہڑا ہے
وڑ اندر ویکھو کیہڑا ہے   کیوں خلقت باہر ڈھونڈیندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۵) اِتھے لیکھا پاؤں پسارا ہے   ایہدا وکھرا بھیت نیارا ہے
اک صورت دا چمکارا ہے   جیوں چنگ دارو وچ پیندی ہے

مُونہہ آئی ات نہ رہندی ہے

(۶) کتے ناز ادا دکھلائیدا   کتے ہو رسول ملائیدا
کتے عاشق بن بن آئیدا   کتے جان جُدائی سہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۷) جدوں ظاہر ہوئے نور ہوری   جل گئے پہاڑ کوہ طور ہوری
تدوں دار چڑھے منصورؒ ہوری   اوتھے شیخی میندی نہ تیندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۸) جے ظاہر کراں اسرار تائیں   سبھ بھل جاون تکرار تائیں
پھر مارن بلھے یار تائیں   اتھے مخفی گل سوہیندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۹) اساں پڑھیا علم تحقیقی ہے   اوتھے اکو حرف حقیقی ہے
ہور جھگڑا سبھ ودھیکی ہے   اینویں رولا پا پا بہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۰) اے شاہ عقل توں آیا کر   سانوں ادب آداب سکھایا کر

میں جھوٹھی نُوں سمجھایا کر   جو مُورکھ ماہنوں گھندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۱) واہ واہ قُدرت بے پرواہی ہے   دیوے قیدی دے سر شاہی ہے

ایسا بیٹا جیا مائی ہے   سبھ کلمہ اُس دا کہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۲) اُس عاجز دا کیہہ حیلہ ہے   رنگ زرد تے مُکھڑا پیلا ہے

جتھے آپے آپ وسیلہ ہے   اوتھے کیہہ عدالت کہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۳) بلّھا شوہ اساں تھیں وکھ نہیں   بن شوہ تھیں دُوجا کُکھ نہیں

پر ویکھن والی اَکھ نہیں   تاں ہی جان پئی دُکھ سہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

مشکل الفاظ ومعانی: جھوٹھ: جھوٹ۔ بھانبڑ: آگ کا الاؤ۔ جھج جھج کر: ڈر ڈر کر۔ جیبھ: زبان۔ بھیت: بھید۔ واسی: رہنے والا۔ سکھ مندر: سکون کی جگہ۔ علوی: معلوم۔ تلکنا: پھسلنا۔ ویہڑا: صحن۔ لیکھا: حساب کتاب۔ پاؤں پسارا: دنیاوی مشغولیات۔ نیارا: انوکھا۔ چمکارا: روشنی۔ چنگ: چنگاری۔ دارو: شراب۔ سہنا: برداشت کرنا۔ سوہندی ہے: اچھی لگتی ہے۔ ودھیکی: زیادہ، فاضل۔ مورکھ: احمق، جاہل۔ ماہنوں: مجھے۔

ترجمہ:

(۱) منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔
جھوٹ بولوں تو کچھ بچتا ہے۔
سچ کہوں تو مشکل پیش آتی ہے۔
دل ان دونوں باتوں سے ہی ڈرتا ہے۔ میری زبان ڈر ڈر کر کچھ کہتی ہے۔
منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۲) جس نے بھی بھید قلندر کا پایا ہے اس نے اپنی اندر کی راہ تلاش کر لی ہے۔ وہ ایسی پر امن اور پر سکون جگہ میں رہنے والا بن گیا ہے۔ جہاں کوئی پریشانی نہیں پہنچ سکتی۔

۱۔ وہ ہمیشہ خوشی و مسرت کی زندگی گزارتا ہے۔

منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی

(۳) ایک بڑی ضروری ادب کی بات ہے اور ہمیں وہ ساری ہی بات معلوم ہے کہ وہ ذرے ذرے میں موجود ہے کہیں وہ ظاہر ہے اور کہیں وہ چھپا ہوا ہے۔
منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۴) جہان دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ (اس دنیا کے) صحن میں پھسلن ہی پھسلن ہے۔ اندر داخل ہو کر دیکھو کہ کون ہے؟ باہر[2] دنیا کیوں تلاش کرتی پھرتی ہے؟ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۵) یہاں رہتے ہوئے کا حساب کتاب ہوتا ہے۔ اس کا ایک الگ اور انوکھا ہی بھید ہے۔ یہ ایک صورت کا چکارا ہے۔ جس طرح کہ شراب میں کوئی گرم شے ڈالی جاتی ہے۔ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۶) کہیں ناز و ادا دکھایا جا رہا ہے اور کہیں رسول[5] بن کر ملایا جا رہا ہے۔ کہیں عاشق بن بن کر آیا جاتا ہے اور کہیں جان پر جدائی کا دکھ سہا جاتا ہے۔ منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۷) جب اس کے نور کا ظہور ہوا تو طور پہاڑ بھی جل گیا۔ تب منصور[3] دار پر چڑھا۔ (اے دوست) وہاں میری تیری کوئی شیخی نہیں چلتی۔ منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۸) اگر میں چھپے رازوں کو ظاہر کر دوں تو سب لوگ بحث و تکرار کو بھول جائیں اور بلھے شاہ کو مارنے لگیں۔ اس لئے یہاں بات کو چھپانا ہی اچھا ہے۔ منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۹) ہم نے علم حقیقی حاصل کیا ہے۔ وہاں صرف ایک ہی حرف حقیقی ہے اور سب فالتو جھگڑے ہیں۔ (دنیا تو) ایسے ہی شور و غل کرتی ہے۔ منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۱۰) اے عشق کے بادشاہ تو ہی آیا کر اور ہمیں ادب آداب سکھایا کر۔ مجھ جھوٹی کو سمجھایا کر کیونکہ دنیا مجھے جاہل و گنوار کہتی ہے۔
منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۱۱) اس کی قدرت کی بے پروائی ہے۔ وہ قیدیوں کے سر پر شاہی تاج رکھ دیتا ہے۔ (یہ بھی اس کی قدرت ہے کہ) کوئی ماں ایسا بیٹا[5] پیدا کرتی ہے جس کا ساری دنیا کلمہ پڑھتی ہے۔
منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۱۲) اس عاجز کا کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ جس کا (ڈر سے) رنگ زرد اور چہرہ پیلا پڑ گیا ہو۔ جہاں اپنا آپ ہی[6] وسیلہ ہو۔ وہاں عدالت (بھلا) کیا کہتی ہے؟
منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

(۱۳) بلھے شاہ! محبوب ہم سے جدا نہیں کیونکہ محبوب کے بغیر کچھ نہیں۔ دیکھنے والی آنکھ نہیں ہے۔ تبھی تو جان دکھ برداشت کرتی ہے۔
منہ پہ آئی بات نہیں رہ سکتی۔

---

1 جبکہ محبوب تو دل میں موجود ہے۔
2 سب اس کے ہی روپ ہیں۔
3 منصورؒ نے بھی جلوہ دیکھا تو جان قربان کر دی۔
5 حضور اکرم ﷺ
6 جہاں اچھے اعمال ہی بخشش کا وسیلہ ہیں۔